ہر کس بہ پرستی دماغست   من و طلب و دوستی دل

چمیلی اور گلاب کا

CHAMELI AND GULAB.

قصہ

FOR

INDIAN GIRLS, BOYS, LADIES AND GENTLEMEN.

لڑکی لڑکے اور عورت مردوں کے پڑھنے کیلیے

بابو شیوپرشاد نے بنایا

BY

BABU SIVAPRASAD.

اور اپنے دوست واثق مہربان منشی نول کشور کو بطور تحفہ یادگار دیا

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا
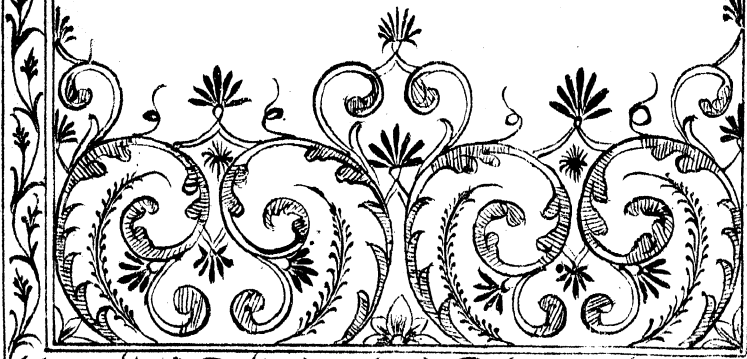
بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلاب شادی کرکے اپنی بی بی کو لیکے جب اپنے علاقہ سکھ پورہ کے نزدیک
پونہچا اور اونکی گاڑی اوس چڑھائی پر چڑھگئی کہ جس کے دونو جانب وہ گھنے
گھنے درخت کدم اور مولسری کے سبز اور شاداب کسی زمانے کے بڑے
بڑے کھڑے ہین وقت شام کا تھا آفتاب غروب ہوتا تھا شفق کا پھولنا پہاڑون
کا چوگرد حلقی کی طرح نظر پڑنا محل کا ایک بلندی پر دکھلائی دینا اور جھیل کے پانی
کا اوس کی جڑ سے ٹکرانا کنارون پر اوس کے ہر طرف ثمردار درختون کا
جھک آنا اور اوس گھڑی اونکے لنبے لنبے سایون کا اوسکے پانی پر پڑنا
کہ جو شعاع آفتاب سے مثل گلے ہوئے سونے کے چمک رہا تھا عجب
ایک کیفیت دکھلاتا تھا گلاب کی بی بی چمیلی اپنے شوہر کے مکان پر پہار کو

اوس کوہسار گلزار مین دیکھکر نہایت باغ باغ ہوئی جسطرف کو نگاہ اوٹھاتی
تھی بس اوسی طرف کی ہو رہتی تھی غرض اوس مقام کی خوبیونکو دیکھتے بھالتے
سیر کرتے سراہتے جب اون درختون کے جھنڈ مین آن پہنچے جو محل کے
سامنے سڑک پر دو طرفہ لگے تھے گلاب نے چمیلی سے کہا کہ نوجان عزیز
سفر تو خیر و عافیت سے تمام ہوا مشقت کے ایام کا اختتام ہوا اب اس میرے
مسکن کو اپنے قدوم مسرت لزوم سے رونق بخشو مین اوس پروردگار مطلق اور
خداوند برحق کے سامنے جو ہر جگہہ حاضر و ناظر اور ہر عمل کا مبصر ہے تمھارے
ساتھہ یہہ قول کرتا ہون کہ جب جس بات کو تمھارا دل چاہے اور جب جس چیز
کی تمکو آرزو ہو صرف ایک اشارہ کردینا کافی ہے میری طرف سے اوسکے
بر لانے مین جہانتک کہ ممکن ہے کبھی قصور نہو گا بلکہ اس امر کو مین ہمیشہ
اپنے اوپر فرض سمجھونگا چمیلی نے رک کر جواب دیا کہ اول آرزو میری فقط
اس بات کے دریافت کرنے کی ہے کہ آپ اپنی دانست مین کس کام کو انسان
پر واجب اور لازم سمجھتے ہین آیا اپنی زندگی کسی اچھے مصرف مین لانا اور
بے فائدہ بیشغلی مین اوسے نہ گنوانا؟

گلاب — اے جان باتمیز اگر یہی تمھاری سمجھ ہے تو پھر تم ہمیشہ خوش
رہوگی جس نے یہ بات اپنے دل مین ٹھانی خوشی تو پھر اوسکی گویا زرخرید
لونڈی بنگئی —

دونواسی گفتگو مین تھے کہ گلاب کے نوکر چاکر اور رعیت بوڑھے
جوان اور بچے اوسکے آنے کی خوشخبری سنکر گاڑی کے گرد ہجوم کر لائے
مبارک سلامت کی ہر طرف سے شور غل مچائے کوئی ان دونون کے
حق مین دعائین دیتا تھا اور کوئی بلائین لیتا تھا اور صدقے جاتا تھا اسی عرصے
مین گلاب کی چچی بی بی مونگا بھی دونون لڑکیون کو ساتھ لیے ہوئے دروازے
کے باہر زینون پر آگئین گلاب فوراً اپنی بی بی کو لیکر گاڑی سے باہر نکلا
بی بی مونگا نے چنبیلی کو چھاتی سے لگایا اور محبت مادرانہ کے ساتھ اوسے
دعا دی پھر اپنے بھتیجے کو چھاتی سے لگایا وے لڑکیان بھی آکر گلاب سے
لپٹ گئین اور پیار کرنے لگین تب گلاب نوکرون کیطرف متوجہ ہوا اور
پوچھا کہ سب خوش ہو وہ اس استفسار سے نہال ہو گئے پھولون نہ سمائے
شاخ ثمردار کی روش جھک کر آداب بجالائے پھر چنبیلی کے ہاتھہ مین ہاتھہ
دیے ہوئے ایک دلچسپ دیوان خانے مین کہ عین جھیل کے اوپر بنا تھا
خراماں خراماں آیا اور چند ساعت تفریحاً اوس مقام جانفزا مین توقف فرمایا
سادی خوزادی خوش مزاج خندہ پیشانی بی بی مونگا کہ اونکا سن شریف
پچاس برس کے قریب تھا اس نرمی وگرمی و انداز و لحاظ کے ساتھ چنبیلی سے
گفتگو کرنے لگین کہ ہیج محبت و ادب نے اوسکے زمین خاطر مین جگہہ پائی گلاب
ادن دونون لڑکیون کو چنبیلی کے پاس لایا اور کہا کہ یے میری بھانجیان ہین

مجھے اپنی بیٹیون سے زیادہ انکی الفت ہے کہو تمکو بھی بچون سے کچھہ محبت ہے
چمیلی نے کہا بچا عجب چیز ہے مجھے جان سے عزیز ہے اور یہ کہکر اس ڈھب اون
لڑکیون کے ساتھہ با محبت پیش آئی کہ وہ اوسی دم اوسکی گرویدہ ہوگئین اور اوسکی
الفت کا دم بھرنے لگین ایک لڑکی گلاب کی چھاتی پر سر دہرے اوسکا منھہ
تک رہی تھی دوسری چمیلی کی گود مین بیٹھی ہوئی اونکی باتین سن رہی تھی
گھنٹے ایک تک دہان اوس دیوان خانے مین وہ سب جھیل کا تماشا دیکھتے
رہے بی بی مونگا کا وفور گرمی صحبت چمیلی کے ساتھہ دمبدم تکلف کا پردا زیادہ
وہ اوٹھاتا تھا اور دونون مین محبت اور نظرون مین وقار باہم بڑھتا جاتا تھا
کہ اس عرصے مین دائی نے آکر لڑکیون کو سونے کے لیئے بلایا اور کہا کہ بیٹی
چلو رات بہت گئی دونون گلاب کی چھاتی سے لگ کر اوسے پیار کرنے لگین
اور ٹھنڈی سانسین بھرنے گلاب نے بہت شفقت کے ساتھہ اونکی پیشانیان
چومین اور کہا کہ ملول نہ ہو شب بخیر خدا حافظ اب جاکر سو رہو لڑکیون نے
بی بی مونگا کو جھک کر سلام کیا اور پھر چمیلی کے پاس آکر اوس سے یون پوچھنے
لگین کہ یہ جان نثارین آپ کو کیا کہکر پوکارین بی بی مونگا بولین تم انکے ساتھہ
ادب سے رہو اور انہین ممانی چمیلی کہو ممانی چمیلی مجرا عرض کرتی ہون یون
پکارین اور اپنی انا کے ساتھہ سونے کو سدہارین تھوڑی دیر بعد ایک ملازم
خاص نے پاس آکر گلاب سے کچھہ بات کہی گلاب متردد سا ہو کر بولا اے

جان جان چمیلی اب تم ہماری خاطر سے اوٹھو اور ہمارے گھر کے دستور بموجب اوس کام مین شریک ہو جسکی اطلاع مینے پہلے سے تمھین کردی ہے بلکہ مشہور و حاضر ویدی ہے چمیلی بولی مین بسر و چشم حاضر ہون چلیے اور یہ کہکر اوٹھہ کھڑی ہوئی گلاب کا ایک ہاتھہ چمیلی کے ہاتھہ مین دوسرا بی بی مولگا کے اس ہئیت سے تینون عبادت خانے مین آئے گھر کے سارے نوکر چاکر مودب دست بستہ صف باندھے کھڑے تھے گلاب نے ایک جانب اپنی چچی کو اور ایک جانب اپنی بی بی کو بٹھا دیا اور آپ درمیان مین بیٹھا وہان طاق پر سے ایک کتاب اوٹھا کر ورق گردانی کرنے لگا جب وہ مناجات جسکی تلاش مین تھا نکل آئی تو وہ کتاب چمیلی کے ہاتھہ مین دی اور باقی سب لوگون کو اوس مناجات کا صرف نام بھر تبلا دیا پھلے گلاب نے خدا کی حمد و ثنا کا گانا شروع کیا مگر آواز اوسکی کچھہ اولجھی ہوئی اور گھبراہٹ کیسی تھی بی بی مولگا نے اوسکا ساتھہ دیا اور لوگون نے بھی اپنا سُر اوس سے ملایا چمیلی ان لوگون کے شامل نہو سکی جن دنون گلاب چمیلی کے گھر جارہا تھا تو وہان چمیلی کے سب نوکر چاکر اور خویش اقربا آپسمین ہنستے تھے اور بڑا تعجب کرتے تھے کہ یہہ شخص امیر و عالم ہوکر کیون ایسی بیوقوفی کے کام کرتا ہے یعنی اپنے ساری ملازمان و متعلقان کو جمع کرکے اونکے سامنے گیت گاتا ہے کیا ہی بیوقوف ہے غرض چمیلی کا دل ان خیالون مین اولجھا ہوا تھا اور سر کتاب پر جھکا تھا گلاب نے اس عرصے مین اپنی

آواز سنبھالی اور اچھی طرح پورے سُر سے گانے لگا سننے مین وہ اوسکا گانا
بہت شیرین اور دلچسپ معلوم ہوتا تھا کبھی کبھی چمیلی یہ بھی سوچتی کہ خدا کی عبادت
تو یون ہی کرنی چاہیے مگر پھر اوسکو وہ اپنے پچھلے خیالات یاد آجاتے جب
گلاب گاچکا اور مناجات ختم ہوئی چمیلی نے اپنے دلمین گویا ایک مصیبت سی
رہائی پائی گلاب کتاب پڑہنے لگا اوسکے پڑھنے کا انداز دل پر اس قدر
نقش اور اثر کرتا تھا کہ چمیلی بہت توجہ سے سننے لگی وہ خود بھی اپنے معمولی
وقت پر کتاب کے اکثر مقامات جو اوسکو پسند تھے پڑہا کرتی لیکن وہ اس کتاب
مذہبی کو ایک ایسا مجموعۂ مہمل اور بے معنی تصور کرتی تھی کہ اپنے اوس تصور سے
بھی نادم تھی اور باعث اوس ندامت کا یہہ تھا کہ بچپن مین اوسکی مانے مذہب
کی تعظیم و تکریم اسطور پر نقش جگر کردی تھی کہ اب اس عمر مین بھی جب دلائل عقلی دلپر
زور لاتے تھے اور معنیون مین شک و شبہہ ڈالتے تھے وہ اپنی مادر مرحوم کی بزرگی
کے لحاظ سے ہرگز اس باب مین لب نہ کھولتی اور نہ کبھی اپنے باپ سے اسکا کچھ
تذکرہ کرتی گلاب کی آواز اور اوسکے پڑھنے کے انداز نے اوسکے دلپر ایسا
اثر کیا کہ وہ بچپن کی باتین ساری یاد آگیئن اور کچھہ خوشی اور کچھہ عبرت کے
ساتھہ خوب دل دیکر سنتی رہی اگر کوئی فقرہ درمیان مین ایسا آجاتا کہ جسکے
معنی سمجھنے سے باہر ہوتے گلاب ٹھہر جاتا اور جو کچھہ اوسکے معنی آپ سمجھے ہوتے
یا دوسرون نے شرح اور تفسیر کی ہوتی اس صفائی سے بیان کردیتا کہ وہ چمیلی

کے ذہن نشین ہو جاتے غرض اوسکا دل اوسوقت کتاب کے سننے مین ایسا
لگ گیا کہ جب گلاب نے جسقدر پڑھنا منظور تھا پڑھکر کتاب بندکی چمیلی یہی
چاہتی تھی کہ ابھی کچھ اور بھی پڑہی جا کتاب کے بند ہونے پر سب لوگ سجدے
مین آے یہہ بات پھر چمیلی کو ناپسند ہوئی جس عجز و انکسار سے کہ گلاب نے اپنے
گناہ ظاہر کیے چمیلی ہرگز یقین نکر سکتی تھی کہ وہ اظہار صفائی قلب کے ساتھہ
بالکل راست ہی اور علی ہذا القیاس جب وہ شکر و سپاس مین مبالغہ کرنی
لگا تو بھی وہی کھٹکا اوسکے دلکو بنا رہا کیونکہ وہ کبھی کسی بات مین مبالغہ نکرتا تھا
جون کی جون راست راست اپنے سیدھے انداز سے بیان کر دیتا مگر تسپر بھی
بعض بعض باتین اوسکی چمیلی کے دل پر ایسا اثر کرتی تھین کہ بس نقش فی الحجر
ہو جاتی تھین وہ نجانتی تھی کہ کیا باعث ہے لیکن اوسکے دل مین گلاب کیطرف
سے تعظیم بڑھتی جاتی تھی اور دمبدم زیادہ جگہہ پاتی تھی بعد ازان گلاب نے
اوٹھتے وقت اپنے نوکرون سے بہت شفقت اور مہربانی کے ساتھہ کچھہ
کچھہ حال پوچھا اون سبھون نے بہت ادب اور امتیاز سے جواب دیا۔

بی بی مونگا کہو چمیلی تم ہمارے گھر کے ان دستورون کو کیسا پسند کرتی ہو؟

چمیلی کوئی کوئی دستور آپکے یہان کا بہت اچھا ہے اونکو مین بہت
پسند کرتی ہون۔

بی بی مونگا وہ کون سے دستور ہین جنکو تم ناپسند کرتی ہو۔

چمیلی ناپسند کا لفظ سخت ہے یہ مین ہرگز نھین کہہ سکتی کہ مین کوئی بات
ناپسند کرتی ہون لیکن ۔ اتنا کہکر وہ رُک گئی اور گلاب کیطرف دیکھنے لگی
گلاب نے اس عرصہ مین پھر کتاب کھولی تھی اور اوسپر ہاتھہ رکھے ہوئے ان
دونون کی بات سن رہا تھا اور چمیلی کے جواب کا منتظر تھا لیکن جب چمیلی رُک گئی
تو بولا کہ اے عزیز ذرا تم اس سطر کو تو پڑہو چمیلی فوراً اوٹھکر اوسکے نزدیک گئی
اور جہان پر اوسنے نشان دیا پڑھنے لگی وہ یہ مضمون تھا٭ جب انھون نے حمد گائی
گلاب یقین ہے کہ آگے اور پیچھے جو کچھہ لکھا ہے وہ تمکو سب یاد ہوگا پس
زیادہ پڑھنے کی احتیاج نہین ۔
چمیلی بیشک مجھے وہ سب یاد ہے ۔
اور اسکے ساتھہ ہی چمیلی کو جب وہ سب عبارت یاد آگئی تو اوسکے چہرہ پر
عبرت کا اثر چھا گیا ۔
گلاب پس اس بات مین تم بھی میری راے سے اتفاق کروگی کہ اگر ہملوگ
پرستش کے اوس طریقے کو جسکی تمنے ابھی مثال پڑھی خندہ زنی کرین یا خندہ
زنی کی دہشت سے چھوڑ دین تو ہملوگون کا دل ہرگز اوس حالت کو نہین
پہنچ سکتا جسکا حصول واجبات سے ہے چمیلی اپنے نالائق خیالون سے ایسی
نادم ہوئی کہ آنکھین ڈبڈبا آئی اور بولی کہ بیشک گلاب اسمین کچھہ شبہہ نہین
گلاب نے فوراً باگ گفتگو کی دوسرے میدان کیطرف موڑی اور وہ بات اوسی

جگھہ چھوڑی لیکن چمیلی اپنے دل مین بہت معقول ہوئی اور دیر تک سوچتی رہی
کہ دیکھو کس خوبی سے اور جس ملایمی سے گلاب نے میری غلط فہمی ثابت کی

دوسرا باب

دوسرے روز صبح کو چمیلی کی خادمہ صندل نے جو اپنی خاتون سے دل کا
کچھہ حال بیان کرنے کا موقع پایا تو نہایت خوش ہوکر کہنے لگی کہ بی بی صاحب
یہہ تو عجیب مقام ہے اور یہان کے آدمی کیا ہی نیک فرجام ہین جس کسی کے
پاس مین جاتی ہون بس مہربانی اور شفقت کی صورت پاتی ہون بی بی ہنا
جو یہان گھر بار کے سارے کام کی مختار ہین مجھسے کہنے لگین کہ بی بی مونگا
صاحبہ نے مجکو حکم دیا ہے کہ جسطرح بنے تو صندل کے خوش رہنے کی تدبیر کر
کسی بات کی اوسکو تکلیف نہ پہنچے یہہ کام مین تیرے بھروسے پر چھوڑتی ہون
دیکھہ اسمین کبھی غفلت نہ کیجو سو اب آپ فرمایئے کہ مین آپ کیواسطے کیا سامان
مہیا کرون جب جو چیز درکار ہو مجھسے دل کھولکر کہدیا کیجیے کیونکہ اگر آپ خوش
نہ رہینگی یا کسی بات کی تکلیف پائینگی تو بی بی مونگا صاحبہ ضرور ہملوگون سے ناخوش
ہونگی اور اسمین پھر ہملوگون کی کمال نالیاقتی ثابت کرینگی وہ یہہ بھی کہتی تھی کہ
جب آپ کو دیکھتی ہے تو اوسکو آپکی ساس یاد آتی ہین اوسنے بہت دنون
اونکی خدمت کی تھی اور اوسکی گفتگو سے یہہ بھی پایا گیا کہ اگر آپ اوسکو اوسی

مھربانی کی نظر سے دیکھینگی جو مجھپر مبذول رکھتی ہین وہ ہمیشہ دل وجان سے آپ
کی چاکری کیا کریگی پھر صندل دیر تک گلاب کی تعریف کرتی رہی اور یہ بات
ایسی تھی کہ چمیلی کے دلکو بھی بہت بھائی دیر تک کان دھر کے سنتی رہی اور
من ہی من مین خوش ہوتی صندل نے گلاب کی یہان تک تعریف کی کہ کہنے
لگی بی بی یہہ تو آپ کا خاوند کوئی فرشتہ ہے اس گھر بھر مین ایسا کوئی نہین
جو اوسکو دل سے نچاہتا ہو سارے نوکر مثل ماباپ کے اوسے مانتے ہین اور
تماشا یہہ کہ وہ اپنے حکم کا بڑا پکا ہے مقدور نہین کہ کوئی اوسکی عدول حکمی کرے
یا جو سب دستور کہ اوسنے باندھے ہین اونکو توڑے اور پھر گھڑی بھر بھی اس جگہہ
ٹھہرنے پائے اسپر بھی کوئی ایسا ملازم مجھے نظر نہین پڑتا کہ دونی تنخواہ ملنے
سے بھی اوسکی نوکری چھوڑکر کسی دوسرے کے پاس جائے عجب اوسنے
قاعدے باندھے ہین جب کوئی نیا کر رہتا ہے وہ اوسے تنہائی مین لیجا کر کچھہ باتین
تبلا دیتا ہے اور کتابین بھی بخشتا ہے بلکہ ساتھی بدھو جمعدار کو یہہ بات کہہ رکھی
ہے کہ ہر روز صبح اور شام کو کچھہ دیر تک سارے نوکرون کو کتاب پڑھنے کی
چھٹی دیا کرے اور اوسوقت اونسے کچھہ بھی کام نہ لے اور طرہ یہہ کہ اوسکے
نوکر بھی اوسکی بخشی ہوئی کتابون کو دل دیکر پڑھتے ہین اور جہان کہین وہ اٹکتی
ہین تو وہ اکثر اونکو بلاکر تبلا اور سمجھا دیتا ہے بی بی مونگا صاحبہ اسیطور پر عورتون
کی خبر لیتی رہتی ہین —

چمیلی کپڑا پہنکر گھڑی ہاتھہ مین لیے ایک وریچے مین صبح کے ادا ے فرائض کے
وقت کی منتظر بیٹھی ہوئی تھی اور جنگل پہاڑون کی فضا دیکھہ رہی تھی کبھی اس
اپنی حالت کو سوچنے لگتی کبھی گلاب کی طرفہ مزاجی اور اوسکے ادا ے فرائض کے
انداز اور اوسکے دینی اعتقاد پر خیال کرتی کبھی اپنے دل مین یہہ کہتی کہ میرا خاوند
میرے تئین اپنے دلمین کیا تصور کرتا ہوگا جس طور کی کہ مینے تعلیمین پائی ہین وانسی
توضرور وہ یہی سمجھتا ہوگا کہ اسکی کبھی میرے ساتھہ رفاقت نہوگی اور یہہ بھی
میری جانی دوست نہ بن سکیگی لیکن کاش مین اوسے اس بات کا یقین دلا سکتی کہ
چاہیے جسقدر رہے مجھے وہ متکبر اور بے پروا اور من موجی اور دولت کی متنشی کیون
نہ سمجھے اور چاہیے جسقدر اور باتین مجھمین فی الحقیقت کیون نہ موجود ہون پر
حصول کمال کی مین بھی خواہان ہون —

اس عرصے مین آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹانے کی جو آواز سنائی
دی اور چمیلی نے اوٹھکر کھولا تو دیکھا کہ بی بی مونگا لڑکیون کو لیے ہوے کھڑی ہین

بی بی مونگا — آپ طیار رہین خوب ایسا ہی چاہیے —

لڑکیان اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھہ چمیلی کے گلے مین ڈالکر اوس سے
لپٹ گیئن اوسنے بھی اونکو بڑی محبت کے ساتھہ چھاتی سے لگالیا —

جب بی بی مونگا چمیلی کو لیکر عبادت خانہ مین گیئن گلاب وہان تنہا
بیٹھا ہوا تھا خوش ہوکر چمیلی کو اپنے پاس بٹھایا اور پھر نوکرون کو آواز دی و

بھی فی الفور آکر وہان دست بستہ صف باندھکر کھڑے ہو گئے

جب گلاب نے خدا کی حمد وثنا گانی شروع کی چمیلی نے بھی اوسکا ساتھہ دیا اور سُر ملا کر گانے لگی اوسوقت اوسے ایسا معلوم ہوا کہ گویا وہ بھی اوس پاک پرستش مین جسنے اوسکے خاوند کے دل کو اُبھار ا تھا شریک ہوگئی بعد ازان گلاب نے پڑھنا شروع کیا تو وہ بہت غور سے کان دیکر سنتی رہی لیکن جب اوسنے دعا مانگی اور صدق دل سے اپنے اعمال وافعال اور خیالات وتصورات کی اوسقدر پاکی اور صفائی چاہی کہ جو چمیلی کے وہم مین بھی کبھی نہ آئی تھی اوسنے اپنے کمال سے گلاب کے کمال مین بڑا فرق پایا اور جب گلاب نے یہہ اظہار کرنا شروع کیا کہ مینے اسقدر اپنا وقت مفت کھویا اور برباد کیا یا رحیم کریم تو اپنے بندون کے دل کی آنکھہ کھول اور اونھین دکھلا کہ یہہ چندروز کی زندگی کیسی غنیمت ہے اور اس حیات مستعار کے ایک ایک لحظے پر جو مثل آب روان گذرے چلے جاتے ہین کیسی کیسی باتون کا مدار ہے چمیلی کے دل پر ایک اوداسی سی چھا گئی۔

جب نوکر سب باہر چلے گئے چمیلی نے گلاب سے پوچھا کہ آپ کمال کسکو کہتے ہین اگر خدا آدمی مین اسقدر پاکی اور صفائی چاہے کہ جو آپ ابھی اپنی دعا مین مانگ رہے تھے یعنے اوسکے دلمین بری باتون کے کبھی خیال بھی نہ گذرین تو پھر تو میرے واسطے یاس ہے بھلا انسان کے بھی دل کا کبھی اسقدر پاک وصاف ہونا ممکن ہے اور کیا آپ اس بات کے قائل ہین گلاب نے

اوسکے چہرے کیطرف دیکھا اور جواب دیا کہ مین ہرگز یہہ بات نہین کہتا کہ ایک بھی اچھے خیال کا دلمین لانا ہم لوگونکے اختیار مین ہے یہہ بات خود کتاب مین لکھی ہے اور مجھے تو تجربہ بھی ہو چکا ہے۔

چمیلی مین نہین سمجھتی کہ آپ کا اصلی مطلب کیا ہے۔

اور پھر بی بی مونگا کیطرف پھر کر بولی کہ مین اس امر کا انصاف آپ ہی پر چھوڑتی ہون آپ اتنا فرماوین کہ انکی خلاف بیانی انھین کے کلام سے ثابت ہوتی ہے یا نہین پہلے تو یہہ اوس درجے کا کمال چاہتے ہین کہ جسکا بیان ہی سننے سے انسان کے جو خطا اور نسیان سے بھرا ہوا ہے ہوش اُڑتے ہین اور پھر آپ ہی فرماتے ہین کہ انسان اس لائق بھی نہین کہ کوئی اچھی بات اپنے خیال مین لا سکے۔

بی بی مونگا اختلاف اس بات مین چاہے جیسا ہو لیکن اوسکے سچ ہونے مین کسیطرح کا شک نہین خود کتاب مین یہہ لکھا ہے کہ پاکی کے بغیر بہشت ہرگز نہ دکھلائی دیگا اور پھر یہہ کہ ہم لوگ کوئی بھی اچھی بات اپنے خیال مین نہین لا سکتے۔

چمیلی نے بہت منت کے ساتھہ عرض کی لِلّٰہ جناب آپ ایسے مختلف قولون سے مجھے حیران نہ کیجئے مین اس باب مین صرف آپ کی راے دریافت کرنا چاہتی ہون مینے ان باتون کو ابتک بہت خفیف سمجھا تھا۔

اور پھر گلاب سے کہنے لگی کہ گلاب مجھے اس بات کو جو ابھی تمنے
کہی بخوبی ذہن نشین کردو۔

گلاب اے جان عزیز میری اس بات سے یہہ مراد نہ تھی کہ آدمی اپنی
کوشش سے اوس کمال کو حاصل کرسکتا ہے بلکہ چاہیے جیسا وہ لائق کیون
نہو مین جناب باری سے تائید و توفیق مانگتا تھا کہ جسمین ہمارے دل ایسے
پاک ہون جسکی سچے دیندار رات دن آرزو رکھتے ہین۔

چمیلی نے ٹھنڈی سانس بھری اور چہرے سے اوسکے ظاہر تھا
کہ اطمینان نہوا۔

گلاب میری بات ابتک بھی تمھارے دلنشین نہین ہوئی لیکن یاد کرو کہ
مینے تمسے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ہمارے گھر والون کی کئی باتین تمکو بہت عجیب
غریب معلوم ہونگی اور تمنے وعدہ کیا تھا کہ جب تک مین اون سب کو بخوبی
انصاف کی راہ سے نہ جانچ لونگی اور اچھی طرح سے اس بات کا سبب نہ
دریافت کرلونگی کہ تمھارے گھر والے کیون اور بہت لوگون سے جدا راہ
پر چلتے ہین برا بھلا کچھ نہ کہونگی۔

چمیلی بیشک مجھے اپنا وعدہ بخوبی یاد ہے اور مین اوسے پورا کرونگی
اب بھی جسقدر کہ مینے یہان کے دستور دیکھے ہین میرا دل کمال حاصل کرنے
کو چاہتا ہے لیکن جب آپ کوئی ایسی بات کرتے ہین کہ جو میری سمجھہ مین

نہین آتی تو دل گھبرانے لگتا ہے۔

گلاب کیا کمال حاصل کرنے کو آپکا دل چاہتا ہے ابھی اسی بات سے آپ ناراض ہوئی تھین۔

چمیلی ہان وہ کمال جسکا آپ نے بیان فرمایا البتہ اوسکا حصول اس انسان خاکی بنیان کے واسطے ناممکنات سے ہے پر مینے جس کمال کا ذکر کیا وہ اسقدر پاک نہین ہے۔

گلاب نے چمیلی کا ہاتھ پکڑلیا اور کہا کہ بالفعل مین اس باب مین تمھارے ساتھہ مباحثہ نہین کرنا چاہتا کیونکہ مینے ایک شخص سے آدھہ گھنٹے بعد باہر جانے کا وعدہ کیا ہے اب چلکر کچھہ ناشتہ کرنا چاہیے لیکن تم فرصت کی وقت ذرہ اس بات کو اچھی طرح غور کر کے اپنے دل مین جانچنا کہ آیا اس عقیدہ کو جو تمنے ابھی ظاہر کیا عقل بھی قبول کرتی ہے تب اس بات مین پھر گفتگو کرینگے اور مسکرا کر پھر بھی کہا کہ چمیلی تم میری بات پر خفا نہونا مین تمسے کبھی کسی بات مین پردہ نہین رکھتا جب جو کچھہ دلمین آتا ہے صاف کہدیتا ہون۔

چمیلی خفا ہونے کی اسمین کیا بات ہے اگر میرا کوئی عقیدہ ایسا ہو کہ جسے عقل قبول نہین کرتی تو یہہ کچھہ عمدًا و قصدًا نہین ہے مین آپ ہی چاہتی ہون کہ مجکو کوئی شخص یہہ بات ثابت کردے۔

بی بی مونگا اے دختر نیک اختر اب چلکر کھانا کھاؤ ورنہ آدھہ گھنٹہ

گذر جائیگا تو پھر تمھارا خاوند کھانا کھائے بغیر بھوکھا ہی چلا جائیگا وعدہ اپنا ہرگز
نہ توڑے گا۔

غرض وہ تینون ہاتھہ پکڑے ہوئے کھانا کھانے کے لیے آئے
بی بی مونگا ہمارے گھر مین یہہ بھی گھڑی ایک بڑی خوشی کی ہے اے
عزیز چمیلی ہمارے یہان اب بھی وہی پرانا دستور کھانا کھانے کا جاری ہے
اسوقت گھر کے سارے آدمی جمع ہوتے ہین کوئی غیر حاضر نہین رہتا اور کیا ہی
میرے دلکو ایک طرح کا سرور حاصل ہوتا ہے کہ جب سب لوگونکو کھانا کھانے
سے پہلے فرائض مذہبی ادا کرتے دیکھتی ہون اور پھر وہ کھانا کھاتے ہوئے
محبت کی بھری ہوئی باتین مفید اور دل لگی کی کرتے ہین فی الحقیقت بی بی چاند
کا کہنا بہت سچ ہے کہ اوسوقت صبح کی تازگی گویا ہمگو لوگونکے دلون کے اندر
چھا جاتی ہے۔
چمیلی چاند بی بی کی ملاقات کو میرا بھی دل بہت چاہتا ہے مینے اونکی
بڑی تعریف سنی ہے شائد اونھین سے مجکو یہہ بات معلوم ہوجاے کہ کمال
کیا چیز ہے گلاب مسکرایا اور بولا کہ اونسے آپ اس بات کی امید ہرگز نہ رکھو
وہ اپنا حال کچھہ اور ہی بیان کرینگی۔
گلاب تو کھانا کھا کے باہر چلا گیا اور بی بی مونگا چمیلی کو پہلے تو مکان
دکھلاتی رہین پھر باغ کیطرف لیگیئین اور محل کے آس پاس روشون پر چہل قدمی

کرتی رہین چمبیلی جو چیز دیکھتی تھی نہایت تعجب کھاتی تھی اور اپنے دل مین وہانکی
انتظام پر سو سو آفرین کرتی تھی جو چیزین اوسنے وہان دیکھین سب اپنے اپنی
موقع کے مناسب پائین آسایش نفاست اور سادگی ہر جگھہ برستی تھی
نوکرونکی نظرون سے یہہ بات عیان تھی کہ وہان اونکی بڑی خاطر داری
ہوتی ہے اور وہ بی بی مونگا کو بہت محبت اور تعظیم کے ساتھہ مانتے تھے
اور اپنے مالک کی نئی بی بی کا دل خوش کرنے کو بڑی کوشش کرتے تھے
کاشتکارون کو جو دیکھا تو وہ بھی اوسی ڈھب راضی اور باادب دکھلائی دیئے
بی بی مونگا نے بہت شفقت سے اونکے ساتھہ گفتگو کی وہ اونکے گھر کے سارے
حالون سے واقف تھین اس عرصے مین چمبیلی سے کہنے لگین آؤ چلو ہم تمکو اپنا
گانون دکھلائین اور ایک درختون کے جھنڈ مین سے پگڈنڈی کی راہ جھیل
کی طرف اوترین اور گھومتے گھامتے جب ایک پتھر کے نکڑ پر پہنچین تو وہان
سے وہ گانون بخوبی دکھلائی دیا جھیل کے کنارے پر کاشتکارون کے
بہت صاف ستھرے اور پاکیزہ جھوپڑے بنے ہوئے تھے پہاڑ کے سبب زمین
ناہموار تھی کوئی اونچا کوئی ذرہ نیچا بیچ بیچ مین پہاڑون کے جھرنونکا جو پانی
آتا تھا نالے پڑ گئے تھے کہین اونکے درمیان ثمردار درختون کے جھنڈ کہین
کسیطرف ہرے ہرے کھیت عجب کیفیت دکھلاتے تھے اس عرصے مین
گلاب بھی آکر اونکے شامل ہو گیا۔

چمپیلی آپکو وہ بھی بات یاد ہے کہ جو صبح کو آپ نے میرے عقیدے کو بعید از عقل ثابت کر دینے کا وعدہ کیا تھا۔

گلاب ہان اگر اور نہین تو اتنا تو مینے البتہ چاہا تھا کہ تم اس باتکو آپ اپنے دل مین ثابت کر لو مجکو تمھارے ساتھہ ایسی بھاری باتون مین مباحثہ کرتے ہوئے بہت خوف لگتا ہے کیونکہ مین کئی مرتبہ تمکو یہہ بات کہتے ہوئے سُن چکا ہون کہ آپ درس و وعظ سے بہت نفرت رکھتی ہین چمپیلی کھسیانی سی ہو کر گلاب سے منت کرنے لگی کہ پیارے کسیطرح ان باتون کو بھول بھی جاؤ کہانسے مجھے بیوقوفی نے گھیرا کہ ایسی باتین میری زبان سے نکلین یقین جانو کہ جب مینے یہہ بات کہی تھی اوسی وقت میرے دل نے مجھپر لعنت بھیجی۔

گلاب خیر اگر یہی بات ہے تو مین تمکو سمجھا تا ہون سمجھو مگر پہلے اتنا مجکو بتلاؤ کہ تم جو عقائد دینی کو ایک ایسی چیز سمجھتی ہو کہ اوسپر انسان کا دھیان ہر گھڑی نہین رہ سکتا اسکا کیا باعث ہے چمپیلی نے رُک کر جواب دیا کہ باعث اسکا یہی ہے کہ ہملوگ کار دنیاوی مین ایسے پھنسے رہتے ہین اور رہر وقت دل کے اندر ایسے واہیات خیالات بھرے رہتے ہین کہ تصورات دینی کو اونکے ساتھہ ملانا ایک امر غیر واجب معلوم ہوتا ہے بلکہ سراسر بیجا ہے۔

گلاب لیکن اے جان عزیز یہہ تو بتلاؤ کہ تم تصورات دینی کسکو کہتی ہو

اور وہ کس چیز کا تصور رہے ۔

چمیلی تصورات دینی مین اسی کو سمجھتی ہون کہ خالق پروردگار پر اعتقاد رہے جسنے یہہ ساری کائنات پیدا کی اور جو اپنی قدرت کاملہ سے اوسے ٹھہرائے ہوئے ہے جسکی صفتین ہملوگون کے قیاس سے باہر ہین ۔

گلاب یہان تک تو ہم دونو کی راے متفق ہے اور تب تم یہہ بھی مانوگی کہ جو اوسنے اپنی مرضی ہملوگون پر ظاہر کی وہ گویا ہملوگون کیواسطے دستور العمل ہے اور حرف بحرف ہمکو اوسکی تعمیل کرنی چاہیے لیکن اوس دستور العمل مین یہہ بھی تو لکھا ہے کہ ہملوگونکو اپنی سب راہون مین خدا کو ماننا چاہیے خدا کی راہ مین چلنا چاہیے ہمیشہ اوسپر بھروسا رکھنا چاہیے سب باتون مین اوسے راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ۔

چمیلی مین تمسے صاف کہتی ہون کہ یہہ بات مطلق میری سمجھہ مین نہین آتی اسمین تو شک ہی نہین کہ جو مین اوسکے معنی لگاتی ہون ہرگز میرا اوس سے اطمینان خاطر نہین ہوتا ۔

گلاب لیکن کیا ان سے یہہ معنی نہین نکلتے کہ شرع ہملوگون کی ہر کام مین رہنمائی کرسکتی ہے اور سارے کام ہملوگون کو شرع کے موافق کرنے چاہئین ۔

چمیلی بیشک یہہ معنی نکلتے ہین ۔

گلاب بھلا چمیلی تمکو اوس دستورالعمل مین کوئی ایسا بھی حکم یاد پڑتا ہے کہ جو حلال خوشیون کے منانے کی ممانعت کرے۔

چمیلی نہین ایسا تو اوسمین کوئی حکم نہین ہے۔

گلاب ایسا بھی اوسمین کوئی حکم ہے کہ جسکے بموجب چلنے سے دلکی اصلی خوشی نہ بڑھے۔

چمیلی نہین ایسا بھی اوسمین کوئی نہین ہے۔

گلاب تو پھر تم یہہ کیون تصور کرتی ہو کہ اوسکے قواعد و احکام کا ہمیشہ یاد رکھنا غیر واجب ہے۔

چمیلی نے مسکرا کر جواب دیا کہ شاید آپ ان باتونسے میرے عقیدے کا بعید از عقل ہونا ثابت کر دینگے لیکن تاہم میرا دل یہی کہتا ہے کہ دین کی باتون کو دنیا کی باتون کے ساتھہ ہرگز نہ ملانا چاہیے اور نہ اوسکا کبھی خیال کرنا واجب ہے۔

گلاب یہہ تم بہت سچ کہتی ہو فی الحقیقت دین کو دنیا کی خراب باتون کے ساتھہ ہرگز نہ ملانا چاہیئے لیکن کیا دنیا کے کام شرع کے بموجب نہین انجام ہو سکتے یہہ کیا عقل کی بات ہے کہ ہملوگ اپنے تئین دیندار ظاہر کرین اور پھر ایسے کامونمین مشغول رہین اور ایسے خیالون مین مصروف کہ جنسے وہ بات ہی دل مین نہ جگہہ پاوے کہ جو وہ دین اوسمین لاتا ہے۔

چمیلی — نہین یہہ عقل کی بات تو ہرگز نہین ہے لیکن پیارے جب تک کہ تم دنیا کے انتظام نہ بدلو اور اوسکا دل ہی نیا نگر ڈالو یہہ کب ممکن ہے کہ سب لوگ ایسے متشرع اور متدین ہو جاین اور ایسے پاک تصورات باندھی۔

گلاب — اے چمیلی جب کوئی بات راست ہوتی ہے اور طبیعت کے موافق نہین آتی تو اوس سے بھاگنے کا یہ بہت خاصا عذر ہے لیکن مین تمسے پوچھتا ہون کہ اگر انسان ساری دنیا پر اختیار نہین رکھتا تو کیا اپنے دل کا بھی مختار نہین ہے اگر فرداً فرداً اس دنیا کو دیکھو تو ہر شخص کو اپنے اپنے دل کا اختیار ہے اور ہر متنفس اپنے اپنے گفتار و کردار کا مختار۔

چمیلی — لیکن آخر اوس ایک دل کو بھی تو بدلنا پڑیگا۔

گلاب — ایک کیا دل تو سب کے بدلنے چاہیین۔

اور پھر بہت منت کے ساتھہ کہنے لگا کہ اے چمیلی کاش کسی ڈھب مین تمھارا اس بات پر یقین لاسکتا کہ جب تک تم اپنے دل کو ایسا نہ بدلو کہ وہ خود بخود بصد آرزو ہر وقت و ہر لحظہ یہی چاہے اور اسی کوشش مین رہے کہ ایسی کوئی بات جو خلاف شرع ہے کبھی خیال مین نہ آوے اور اوسکے حس و حرکات بلکہ تصورات بھی وہی ہوا کرین کہ جنکی وہ دستورالعمل رہنمائی کرتا ہے ہرگز اصلی راحت کا مزہ نہ پاوگی بلکہ اوسکی کیفیت سے بھی مطلق واقف نہ ہوگی۔

چمیلی پہلے تو سنجیدگی کے ساتھہ بولی گلاب مین بھی چاہتی ہون کہ کاش میرا دل ایسا بدل جاتا لیکن امید نہین پڑتی کہ قیامت تک یہہ بات ظہور مین آوے اور پھر مسکرا کر بولی کہ خدا نے میری طبیعت بھی ایسی نہین بنائی کہ جو عابد و زاہد بننے کے لائق ہون جو کچھہ کہ مجھسے ہو سکتا ہے وہی غنیمت ہے مین اوسی پر قانع ہون۔

گلاب کی مراد جو نہ نکلی تو وہ کچھہ مایوس سا ہوکر خاموش ہو رہا

چمیلی پیارے اوداس مت ہو جیسا تم چاہتے ہو ویسا ہی مین کرونگی۔

گلاب اوسی اوداسی مین مسکرا کر بولا کیا عابد و زاہد بنوگی۔

چمیلی اگر آپ عابد و زاہد بننے کی ضرورت سمجھین مین اوس بات کی بھی کوشش کرونگی۔

چمیلی کے دلمین اوس روز اسی بات کا خیال رہا اور جون جون وہ اپنے دلمین سوچتی اور غور کرتی تھی گلاب کی بات کا راست ہونا ثابت ہوتا جاتا تھا اور یہہ کھلتا جاتا تھا کہ اوسنے ابتک اس بات کی قدر نہ سمجھی اور ایسی خفیف جان رکھی کہ گویا اوس سے کچھہ کام ہی نہین ہے غرض اوسنے عزم بالجزم کیا کہ جہان تک بن پڑے گلاب کے عقیدے کو دریافت کرے اور اوسکے مزاج سے بخوبی واقف ہوجاوے۔

تیسرا باب

دوسرے روز صبح حسب معمول چمیلی جب عبادت کے واسطے عبادتخانے مین گئی پچھلے دن کی بات سب یاد تھی دلمین پکا منصوبہ باندھا کہ گلاب کے عقیدے کو دریافت کرے اور اوسکی پیرو رہے چہرے پر اوسکے تازگی برستی تھی اور صورت سے اوسکی بشاشت نمایان تھی۔

گلاب اوسوقت وہان تنہا بیٹھا تھا چمیلی کو دیکھکر اوٹھا اور مسکراکر بولا کہ چمیلی آج تو تم ایسی بشاش ہو کہ مزاج کی خیر و عافیت پوچھنے کی بھی کچھ احتیاج نہین

چمیلی دلکی خیر و عافیت پوچھو۔

گلاب آپ کی نظرون سے دل کا بھی خوش ہونا ثابت ہے۔

چمیلی شاید ایسا ہی ہو کیونکہ مینے اب ایک منصوبہ ایسا پکا اپنے من مین ٹھانا ہے کہ جس سے ہمیشہ کی دلجمعی حاصل رہے آپ اب مہربانی فرماکر اس دائمی درد کو تسکین بخشنے مین میری مدد اور رہنمائی کیجیے اور اوسے درست کر دیجیے۔

گلاب اے جان عزیز اس اجازت کی مین کہان تک شکر گذاری ادا کرون مجھے تو بڑا خوف تھا کہ شائد کل کی باتون سے کہین آپ کی طبیعت دق نہ ہو گئی ہو۔

چمیلی نہین دق ہونے کی کیا بات تھی جب مینے اپنے دل مین غور کیا تو معلوم ہوا کہ آپکا فرمانا بہت راست تھا لیکن یہ تو تبلائیے کہ وہ کونسی تدبیر ہے جس سے میرے تئین دین کی باتون کا اوسیقدر خیال رہے کہ جو واجب ولازم ہے جو کام تم تبلاؤ اوسیکو مین شروع کرون۔

اسی عرصے مین جو بی بی مولنگا لڑکیونکو ساتھہ لیے ہوئے آگئین تو گلاب جواب دینے سے متعذر رہا اور پھر نوکر چاکر بھی آگئے چمیلی نے سمجھا کہ بس یہہ گفتگو اسوقت اسی جگہہ رہی لیکن گلاب نے کہا کہ قطع کلام ہونا کچھہ ضرور نہین مین تمھاری بات کا جواب کتاب سے دیتا ہون یہہ کہکر اوسنے فی الفور وہ مقام پڑھا جسمین چمیلی کا سوال وجواب دونون درج تھا۔

چمیلی کے دل پر بڑا اثر ہوا جب وہ گلاب کے ساتھہ اوسکے گانے مین شریک ہوئی تو یہہ بات اوسکی آواز سے پائی جاتی تھی لیکن جب گلاب نے دعا مانگنی شروع کی تو اور صاف کھل گئی یعنے وہ بڑی خوشی اور صدق دل سے اوسکے ساتھہ شکر وسپاس ادا کرتی تھی اور دل اوسکا احسان مندی اور عجز وانکسار کے باعث امڈا آتا تھا جب اوسنے گلاب کے ساتھہ صدق دل سے یہہ دعا مانگی کہ کم عمر اور بیوقوفون کے دل روشن ہون اور انکے دل بھلی ہی سے کہ جب خالق پروردگار کی محبت کا لمعہ چمکتا ہے اوس سے لولین ہو جاین گویا ایک ایک لفظ اوسکے دل سے نکلتا تھا اور اوسکے دلکو اثر

عبادت کے خیال سے جسقدر سرور حاصل ہوا عمر بھر کبھی لذات دنیاوی
سے نپایا تھا
پیچھے سے چمبیلی نے گلاب سے صاف کھدیا کہ پیارے تمنے میرے
سوال کا اچھا جواب دیا اور اب بخوبی سمجھی کہ تم میرے صادق دوست ہو
کھانا کھانے کے بعد ڈاک والے نے آکر گلاب کو ایک خط دیا او سکے
دیکھنے سے گلاب کے چہرے پر کچھہ آثار ملال کے سے ظاہر ہوئے پہلے
تو دیر تک ادھر اودھر کی باتون سے دل بھلاتا رہا آخر وہ خط چمبیلی کے
ہاتھہ دیا اور کہا کہ پیاری اب مین تمسے جدا ہونگا چمبیلی کا تو اس بات کے
سنتے ہی رنگ اوڑگیا چہرہ زرد ہوگیا ہاتھہ کانپنے لگا خط کا کھولنا مشکل ہوگیا
بی بی مونگا بھتیرا چاہتی تھین کہ اوسکی آنکھون مین آنسو نہ آنے دین مگر وہ
کب رکتے تھے گلاب بھی اوداس ہوگیا نظر تو سامنے نکر سکا لیکن دھیمی آواز
سے کہنے لگا چمی جی یہہ کام جسکے واسطے میری بلاہٹ ہے دیر کا نہین مجھے
جلد جانا چاہیئے مین کل ہی روانہ ہونگا اور پھر چمبیلی سے کہنے لگا کہ آپ بخوبی
اون سب کامون کو سمجھہ لو کہ جو میری مراجعت تک تمکو سمبھالتے پڑینگے گلاب
نے سب کامون کا ایسا سہل انتظام کردیا کہ وہ بخوبی اوسکے مطلب کو پہنچ
گئی گلاب کا مطلب یہی تھا کہ کسیطرح چمبیلی کا اون کامون مین دل لگی خاطر
کرکے روپیئے کی داد وستد اور نقدی کے معاملات مین کیونکہ گلاب

اسکو ایک ایسا امر اہم وضروری سمجھتا تھا کہ جو چمیلی کے کبھی خواب وخیال مین بھی نگذرا تھا —

گلاب اے جان عزیز ہملوگ منعم حقیقی کے صرف تحویلدار ہین اور ہملوگونکا کچھہ فقط اتنا ہی کام نہین ہے کہ دولت کو مصرف بیجا سے بچائین بلکہ ہملوگون کو جاننا چاہیے اور بہت دل دیکر سیکھنا چاہیے کہ کس طرح اوسکو مصرف مین لائین اور کونسے وہ کام ہین جنمین اپنی دولت لگائین —

اگرچہ گلاب نے کام کے بوجھون سے چمیلی کو لاد دیا لیکن وہ بات اس سے خوش تھی کیونکہ گلاب کا اوسپر بڑا اعتبار ثابت ہوا غرض دن بھر تو وہ چمیلی کو اپنے گھر کے سب کام اور دل کے منصوبے سمجھاتا رہا لیکن کھانا کھانے کے بعد شام کو اوسنے کہا کہ آو اون درختون کے جھنڈ مین چلکر ہوا کھائین جو اماّ جان کی چہل قدمی کا مقام تھا سب نے خوشی سے قبول کیا اور وہ جگہہ بھی محل کے پاس بہت ہی دل فزا تھی شام کے وقت ٹھنڈی ٹھنڈی مُندی مُندی خوشبو سے بھری ہوا کا بہنا جھیل کے پانی کا لہرانا شفق کا پھولنا جنگل پہاڑ ون کا دور دور تک دکھلائی دینا عجب دلکو لبھاتا تھا جیسا اوسوقت اون لوگونکا دل تھا ویسا ہی وہان سما بندھ رہا تھا چمیلی کے دلکو ٹھنڈھا کرتا تھا گویا وہ بھی اوسکی اُداسی سے ملتا تھا غرض وہ شام کا وقت جیسے رات اور دن کے بیچ مین تھا اوسیطرح اوسکا دل بھی فضا کی جانفزائی اور گلاب کی جدائی کے بیچ

مین بڑا تھا سب کے سب خاموش تھے یہان تک کہ گلاب نے کہا چمیلی تمکو وہ
وقت اپنے گھر کا یاد ہے کہ مین اسیطرح تمھاری ساتھ تمھارے باغ مین ٹہلتا تھا
اور ایساہی سماںبندھہ رہا تھا چمیلی نے بی بی مونگا کی طرف آنکھہ پھیر کر کہا مجھی
بخوبی یاد ہے اوس روز جو شام کو ہم دونون اپنے باغ کی روشون پر ٹہل
رہے تھے اور جب مینے اون سب چیزون کی حسن خوبیون کا جو اوسوقت
دل کو بھاتی تھین کچھہ بیان کیا تو گلاب مجھے اس طور ملامت کرنے لگے
کہ جو چیزین خالق مطلق کی عظمت و قدرت ظاہر کرتی ہین اونکا ذکر ایک لفظ مہمل
یعنے طبیعت کے ساتھہ کرنا کیا مناسب ہے دیکھو اُن سب چیزون سے
جو اسوقت دلکو بھاتی ہین کیسی اوس پروردگار برحق کی عظمت اور
قدرت ظاہر ہے۔

بی بی مونگا بیشک چمیلی یہہ بہت غیر واجب ہے کہ مخلوق کی تو تعریف
کرین اور خالق کو کچھہ بھی خیال مین نہ لائین اس باب مین گلاب کی راے مجھسے
بہت مطابق ہے اکثرون کو مینے دیکھا ہے کہ جب اون سب چیزون کو جنھین
وہ طبیعی سمجھتے ہین اور بڑی بڑی تعریفین کرکے اون پر اپنا دل لگاتے ہین
اگر کوئی شخص اونکو مخلوق ٹھہراکر خالق پروردگار کی حمد و ثنا مین زبان کھولے
تو وہ سردمہری سے منہہ پھیر لیتے ہین لیکن اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہملوگ
اس خیال سے کہ خدا ہمارے عزیزون کا حافظ و ناصر ہے اپنے دلون کو تسکین

دینا چاہتے ہین دیکھو جب ہملوگون کے عزیز آنکھون کے سامنے نہین ہوتے
اور دور رہتے ہین تو دل بے اختیار اس بات پر یقین لانا چاہتا ہے کہ جسنے
ایسی ایسی خوبصورت اور کام کی چیزین پیدا کی ہین ضرور وہ ہمارے عزیزون
کی بھی حفاظت کریگا اور اونھین اپنی پناہ مین رکھیگا لیکن نہایت شرمناک
ہوتی ہے اوسوقت جب وہ لوگ جو عمر بھر تو مذہب کا نام بھی نہین لیتے
لیکن جب کسی دوست سے اونکی جدائی ہوتی ہے تو اون باتون سے اپنے
دلکو تسلی اور تسکین دیا چاہتے ہین کہ جو صرف اون متدین لوگون کے واسطے
ہین کہ جو راحت کے وقت بھی اپنے دین کا ایسا ہی خیال رکھتے ہین جیسا
رنج کے وقت خدا ہملوگون کا دل چاہتا ہے جیسے قبلہ نما کی سوئی ہمیشہ جانب
مغرب رہتی ہے انسان کا دل بھی اوسیطرح ہر حالت مین جانب خدا رہنا چاہیے

چمیلی پس اگر اس نظر سے مین اپنے دلکو دیکھون تو پھر کیا امید
باقی رہیگی میرا دل تو ہرگز اس امتحان مین کامل نہ اوتریگا اور مین گلاب
تمسے پوچھتی ہون کہ کیا دنیا مین کسی کا بھی دل اسطرح کا ٹھہر سکتا ہے ـ

گلاب کیون ٹھہرنے کو کیا ہوا بھتون کا ایسا دل ہے لیکن اے جان
عزیز اس کہنے سے یہہ غرض میری نہین ہے کہ کسی آدمی کا کوئی دن گھڑی
یا لحظہ بغیر کچھہ بھی کام کیے یا سوچے ہوئے گذرتا ہو کہ جو خالق پروردگار
کی مرضی کے سراسر برخلاف ہے وہ خالق پروردگار کہ جسکی پاکی ہملوگون

کے خراب خیالون سے برترا اور کہین بڑھہ چڑھکر ہے لیکن یاد رکھو کہ جو
سچے دیندار ہین اونکو اس بات سے کہ انسان ضعیف البنیان خالق منّان
کے جملہ احکامات کو جیسا کہ وہ پاک اور صاف ہین اوسی پاکی اور صفائی کے
ساتھہ عمل مین نہین لاسکتا بڑھکر دنیا مین کوئی زیادہ رنج کی بات نہین
ہے اے عزیز چمیلی تم بخوبی جانتی ہو کہ اگر ہملوگ اس دنیا مین اپنے کسی
پیارے اور محبوب کو ناخوش اور ناراض کرین جب تک اوس سے اپنا قصور
معاف کروا کر پہر صفائی حاصل نہ کرلین کیسا دلکو ایک درد و رنج بنا رہتا ہے
پس جو لوگ کہ صدق دل سے اپنے خالق پروردگار کو جانتے ہین اونکا بھی
یہی حال ہے اسمین شک نہین کہ وہ ترغیب و تحریص مین پڑکر ایسی باتین
بھی کر بیٹھتے ہین کہ جو اوسکی ناراضی کا موجب ہون لیکن جب اسطرح کی
کوئی بات اونسے ہوجاتی ہے تو ایسا مغموم اور افسردہ خاطر ہوتے ہین
کہ پھر آخر اوسکی محبت اون سب باتون پر غالب رہتی ہے —

چمیلی کچھہ دیر تو خاموش غور مین پڑی رہی مگر پھر اوسنے اپنے زبان
کے گھوڑے کو تقریر کے میدان مین یون جولان دیا کہ اے عزیز گلاب
اگر مہربان ہو تو اتنا اور بھی تبلاؤ کہ وہ اپنے دل کو کیونکر ایسا قابو مین
رکھتے ہین جو اس دنیا کی ہوا و ہوس کے درمیان عبادت معبود حقیقی
پر قائم و مستقل رہتے ہین —

گلاب   اے جان عزیز مین اس بات کو تمہین بخوبی سمجھاونگا اور کتابین جنکو پڑھنے کا تمنے وعدہ کیا ہے اس باب مین بہت کام آئینگی اومین اسی بات کی دلیلین لکھی ہین کہ آیا کتاب مین یہ لکھا ہے کہ ہملوگ اپنے پورے دل جان سے خدا کی عبادت مین مشغول رہین اور اپنے سارے حس وحرکات اوس پاک پروردگار کی خدمت مین لائین یا یہ کہ مردمان جو فروش گندم نما کی طرح اوس کتاب کو صرف ایک چیز پڑھنے کی سمجھکر ہرگز اوسکے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش نکرین جو جو مقامات کہ اون کتابون مین بہت مدلّل اور تمھارے کام کے سمجھے مینے اون سب پر پنسل کا نشان کر دیا ہے۔

چمیلی   آپکی مہربانیون کا شکر تو مین کسی طرح بھی ادا نہین کر سکتی جو محنتین اور تردداتکہ آپ مجکو راہ راست پر چلانے کے لیے کرتے ہین اگر اسپر بھی مین بھٹکتی پھرون تو پھر کچھہ بھی جاے عذر باقی نہین۔

گلاب مسکرا کر بولا۔

اے جان عزیز میری یہ تمنّاے دلی ہے کہ تمکو خوش کرون اور یہ میرا عقیدہ ہے کہ جب تک ہملوگ راہ راست پر نہ چلین خوشی کے گرد نہین پھٹک سکتے۔

گلاب کی اس گفتگو نے چمیلی کے دل پر عجب ایک اثر پیدا کیا آنکھون سے آنسوؤن کی دھار بے اختیار جاری ہوگئین گلاب کے وہ کلمات نصیحت آمیز

ومحبت انگیز اوسکے سینہ پر کا نقش نے الجھ ہوگئے اسی عرصے مین مرغ زرین بال
آفتاب آشیانہ مغرب مین غروب ہوا خدمتگار نے ماوب گلاب کے پاس آکر
اطلاع کی کہ عبادت کا وقت ہوگیا۔

بی بی مونگا اس سے بہتر اور عبادت کی جگہہ کیا ہوگی چاند اوٹھتا ہے
پروانہین اوسکی روشنی سے گھر کو چلینگے۔ کیا میٹھی میٹھی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے

گلاب کیون چمیلی اگر تمھاری بھی یہی مرضی ہو تو آوَ اسی جگہہ عبادت مین
مشغول ہون۔

چمیلی اس سے بہتر اور کونسی بات ہے۔

تھوڑی ہی دیر مین گھر کے نوکر چاکر بھی سب ماوب دست بستہ صف بصف
آکھڑے ہوئے بی بی مونگا خدا کی حمد وثنا مین کچھہ گیت جنسے عزیزون کی جدائی
کے مضمون ٹپکتے تھے بہت میٹھے سر سے گانے لگین اور وہ سب گیت کہ
جنمین بہشت کی تعریف ہے جہان پھر عزیزون مین جدائی نہ ہوگی اور سب پاکدامن
لوگ مہر برادری کے ساتھہ یکجا ہونگے نوکرونکو بھی وہ گیت یاد تھے گانے
مین ساتھہ دیا اور سر ملا لیا چمیلی اپنے دل مین یہی خیال کرتی تھی کہ آیا مین حالت
خواب مین ہون یا بیداری مین پہلے کبھی اوسکو ایسے مجمع مین بیٹھنے کا اتفاق نہوا
تھا مگر چونکہ اوسوقت سارا سامان موافق تھا اور ایک سما سا بندھہ گیا تھا دل
اوسکا مثل پھول کے کھلتا چلا جاتا تھا گلاب نے بھی وہ مقامات اپنی کتاب مین

جو انسان کے دلکو پروردگار حقیقی کیطرف رجوع کرتے ہین اور موجب راحت لایزال کا ہوتے ہین بہت موثر آواز اور لہجے سے پڑھے وہ اوسکی آواز جو ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ مین گونجتی ہوئی برابر چلی جاتی تھی کیا ہی سہاونی معلوم ہوتی تھی بعد ازین گلاب کھڑا ہوکر نہایت عجز و انکسار اور صدق دل اور الحاح سے اون سب کے لیے جو وہان موجود تھے جناب باری کی درگاہ سے دعائین مانگنے لگا کہ یا رحیم علیم تو اپنے بندون کو برکت دے اور ہدایت بخش انھین گردش روزگار اور ہوا و ہوس نفسانی سے محفوظ رکھہ یا بار آلہی تو میری دعا قبول کر اور اونکو صلح کل عنایت فرما غرض جب حمد و ثنا اور مناجات و دعا سے فراغت پائی تو سب لوگ آہستہ آہستہ گھر کی طرف چلے۔

گھر پہنچتے پہنچتے رات زیادہ گذر گئی اور گلاب کو دوسرے روز تڑکے ہی کوچ کرنا تھا اس باعث سے بی بی مونگا جلد ہی برخاست ہوئین گلاب اونکے ساتھہ ساتھہ کمرے کے باہر تک چلا آیا۔

گلاب چچی جی اے میری پیاری چچی مین آپ سے صبح کے وقت رخصت نہ ہو سکونگا میرا ارادہ تڑکے ہی سوار ہونے کا ہے۔

بی بی مونگا نے اوسے چھاتی سے لگایا اور چاہا کہ دعا دے مگر جوش محبت کے باعث آواز منہہ سے باہر نہ نکل سکی۔

جب گلاب نے اس لحاظ سے کہ تڑکے چمیلی کو وقت معمولی سے پیشتر

جگانے کی تکلیف نہ دینی پڑے اوس سے رخصت مانگی تو اوسکے دلکو بڑا صدمہ
پہنچا فی الحقیقت اوسکے رخصت مانگنے مین جسقدر محبت ٹپکتی تھی اوسی قدر غیرت
جھلکتی تھی چمیلی نہ سمبھال سکی بصد مشکل اپنے کمرے تک پہنچی رونے لگی اور آنسوؤن
کے موتی پرونے لگی نہ اوسکو یہ خیال تھا کہ نوکر چاکر اپنے دل مین کیا کہینگے
اور نہ کسی کا لحاظ تھا دل گلاب کی جدائی سے بے اختیار تھا ملازمون کے اصرار
سے پلنگ پر گئی نیند کہان آتی تھی ؎

چوتھا باب

گلاب تو دوسرے روز صبح سوار ہوگیا لیکن چمیلی کی گھبراہٹ اور بے
چینی درد فراق سے دمبدم بڑھتی جاتی تھی آخر بی بی مونگا کا استقلال دیکھکر
اپنے دلکو ڈھارس دیتی تھی وہ نیکبخت گھر کے سارے کامون مین حسب معمول
مشغول تھین اور تغیر و تبدل کو ذرہ بھی چہرے پر نہ آنے دیتی تھین جب وہ
دونون کھانے کے لیے بیٹھین تو گلاب کی جگہہ خالی دیکھکر بی بی مونگا کے
چہرے پر کچھہ آثار رنج وملال کے نمودار ہونا چاہتے تھے مگر پھر کمال استقلال
سے اوس بات کو رفع کرکے حسب عادت بشاشی کے ساتھہ گفتگو کرنے لگین
چمیلی کو اس بات کے دیکھنے سے ایک گونہ تسلی ہوئی لیکن اپنے چہرے پر
اوسکی سی بشاشی نہ لاسکی کھانے کے بعد اوسکی وہ دونون بھانجیان بھی

آگئین چمیلی اونھین چھوڑکر وہان سے نہ اوٹھہ سکی خاموش بیٹھی بیٹھی اونکی
بھولی بھولی باتین سُناکی لیکن جب وہ اپنے ماموگلاب کا ذکر کرنے لگین اور اونکی
پیار کی باتین درمیان مین لائین تو چمیلی سے نہ رہا گیا اوٹھکر کھڑکی کی طرف جا کھڑی
ہوئی اونمین سے ایک لڑکی بھی اوسکے پیچھے لگی ہوئی چلی گئی چمیلی ایک کوچ
کے سہارے سے کھڑی تھی وہ لڑکی کوچ پر چڑھکر چمیلی کی گردن سے لپٹ گئی
چمیلی نے چھاتی سے لگایا اور بہت پیار کیا وہ لڑکی بھولی بھندلی کہنے لگی کہ ممانی
جی ہمکو ماموصاحب چلتے وقت یون کہہ گئے تھے کہ تم اپنی ممانی سے ہمیشہ ہمارا
تذکرہ کرتی رہنا کہ جسمین وہ ہمکو کبھی بھول نجائین چمیلی نے لڑکی کا منھہ چوما اس
عرصے مین بی بی مولگا نے بھی گلاب کی شروع جوانی اور اوایل عمر کا تذکرہ چھیڑا
اور کہنے لگین کہ سنو بی بی چمیلی یہ تم جو اب اپنے خاوند کا مزاج دیکھتی ہو مکتب ہی
مین اوسنے اپنے سارے اوستادون سے شاباش پائی تھی اور مورد تحسین و
آفرین ہوا تھا اوسکے ساتھی اور ہم سبق سب اوسکے ساتھہ الفت اور محبت رکھتے
تھے اوسکے چلن ایسے درست تھے او اخلاق اسقدر حمیدہ اور جسپر تعین اوقات کا ایسا
پکا کہ اوستادنے اوسے اپنے سارے مکتب کے لیے گویا ایک نمونہ اور ضرب المثل
ٹھہرایا تھا اور ہمیشہ سب لڑکون کو اوسکی نظیر دیتا اور طرہ اوسپر یہ کہ جملہ اہل مکتب
اوسے اسقدر پیار کرتے تھے کہ آتش رشک سے نہ جلکر اوسکی پیروی اور
اقتدا مین بدل کوشش کرتے اور اوسکو سب سے برتر اور بڑھکر سمجھتے انگریز

چمیلی جو محبت اور الفت کہ کسی شخص کے اوصاف حمیدہ کے باعث ہوتی ہے
وہ اوس محبت اور الفت سے جو نہ معلوم کس ڈھب صرف ظاہری اسباب دیکھکر
ہملوگون کے دلمین پیدا ہو جاتی ہے کہین بڑھہ چڑھکر ہے محبت صادق کسی چیز سے
کہ جو فی الحقیقت لائق محبت کے ہے دنیا مین سب نعمتون سے بڑھکر انسان کو
خوشی اور راحت دیتی ہے غور کرو کہ کسقدر آرام و تسکین اوس عورت کو حاصل
ہیگی جو بدل یقین جانتی ہے کہ میرا خاوند بھی ہر شئے مین اپنی نیت اسیطرح درست
رکھتا ہے کہ جسطرح مین رکھتی ہون بہ نسبت اوسکے جو اپنے خاوند سے اس بات کے
پوچھنے مین بھی ڈرتی ہے کہ تمنے اپنی عمر گذشتہ مین کیا کیا کام کیے اور جسکے خاوند کے
ہر کام کی بنیاد وضعداری پر ہے اور جسکا بھروسا اوس عورت کو صرف اسی بات پر
ہے کہ وہ اوسکے دلکو لبھا سکتی ہے اور دوسرا کوئی اوسکا لبھانے والا نہین
اور پھر بی بی مونگا نے بہت درد کے ساتھہ فرمایا کہ اے عزیز چمیلی غور کرو کہ
اوسوقت اون دونون عورتونکے دلونکی حالت مین کیسا فرق و تفاوت ہوگا کہ
جب یکایک وہ گھڑی جدائی کی کہ پھر اس دنیا مین منہہ دیکھنا نصیب نہوگا آن پہنچیگی
کہان تو اوس شخص سے جدا ہونا جسنے خدا کی درگاہ مین اپنی قربت بہم پہنچائی
جسکے باعث ہماری بہ نسبت درجے بدرجے کمال کیطرف قریب تر ہونے پایا اور
ہمیشہ ہملوگون نے اوسکا اعزاز و احترام کے ساتھہ لحاظ رکھا اور جسکی راہ روز
بروز روشن ہوتی گئی یہانتک کہ مثل روز روشن ہوگئی اور کچھہ بھی اوسمین

تاریکی باقی نرہی اگرچہ ایسے شخص سے بھی جسکے حصول کمال مین کسیطرح کا شک نہین ہے جدا ہونے مین بڑا قلق ہوتا ہے لیکن خیال کرنا چاہیئے اوس قلق کا کہ جب وہ شخص جدا ہوتا ہے جسنے ہملوگون نے زندگی بھر اپنی جان سے زیادہ سمجھا اور جو اس دنیا سے کوچ کرتا ہے پر یہ نہین جانتا ہے کہ کھان جائیگا اور نہ کچھ زاد راہ مہیّا کیا ہے کبھی اپنی تسکین کے لیے وہ پچھلی باتون پر نظر دوڑاتا ہے لیکن وہان بھی کیا پاتا ہی کبھی اوسوقت پر خیال لاتا ہی جو بیجا واہیات مین ضائع کیا کبھی اپنی لیاقت اچھی استعمال مین نہ لانے کا افسوس کھاتا ہی کبھی وہ توہین و حقارت یاد آتی ہین کہ جو بہ نسبت اُس واجب الوجود کے کرنے مین آئین کہ جسکے سامنے اب جانا پڑیگا غرض جسقدر زمانہ گذشتہ پر نگاہ کرتا ہے خوف زیادہ بڑھتا ہے ناچار زمانہ استقبال کیطرف پناہ لاتا ہے اوسے اوس سے بھی بدتر پاتا ہے وہان اوسے بالکل اندھیرا ہی اندھیر انظر پڑتا ہے۔

چمیلی نہایت خوف کا مقام ہے۔

بی بی منولگا بیشک خوف کا مقام ہے لیکن تمھارے واسطے کچھ خوف نہین ہے۔

دوسرے روز چمیلی اون کتابون کو دیکھنے لگی جو گلاب اوسکے دیکھنے کے لیے چھوڑ گیا تھا اور جن سب مقامون پر وہ پنسل سے نشان کر گیا تھا بہت شوق سے پڑھتی رہی اون کتابون مین باتین اوسکے لیے گویا ساری نئی تھین اور

طبیعت چمیلی کی متفحص اور جویا تھی اس باعث اونمین بہت دل لگا اور پہلے روز
کی طرح او داس نہ رہا تاہم چمیلی کو وہ دن پہاڑ سا معلوم ہوتا تھا اور ڈاک
کے ہرکارے کا انتظار تھا کہ شاید گلاب کا کوئی خط لاوے مثل مشہور ہے
الانتظار اشد الموت تحمل نہ اسکی بی بی مونگا کے ساتھ ٹہلتی ٹہلتی آپ ہی ڈاک
گھر کی طرف چلی تھوڑی دور گئی ہوگی کہ دیکھا ایک سوار چٹھیون کا تھیلا لیے
ہوئے چلا آتا ہے یہ دوڑکر آگے کو بڑھی اوسنے اوترکر گھوڑے کو درخت
سے باندھا اور تھیلے مین سے چمیلی کے نام کا خط نکال کر اوسکے حوالے کیا چمیلی
وہان سے مڑی اور فوراً لفافہ کھولکر خط پڑھنے لگی اوسمین گلاب نے لکھا تھا
کہ مینے جب سے سکھ پورہ چھوڑا آج دن بھر برابر چلتا رہا لیکن دل میرا سکھ پورہ
مین ہے اسدم کہ رات بھی زیادہ جا چکی اور ظفرآباد کے ڈاک بنگلے مین اکیلا
بیٹھا ہون مگر آنکھون کے سامنے وہی سکھ پورہ گھومتا ہے گویا تم سب لوگ جمع
ہوکر کتب دینی کی پاک نصیحتین اور حیات بخش وعدے پڑھ رہی ہو اور
مجھ مہجور دور از حضور کی عوض بی بی مونگا خواہ تم سب گھر کے نوکر چاکرونکو
سنا رہی ہو غرض آج دن بھر میرا اسی خیال مین کٹا کہ کب پھر گھر پھر دن گا
اور اپنے پیارون کو دیکھونگا لیکن اب اس عالم تصورات اور خیالات سے
نکل کر اوس طرف ڈھلتا ہون کہ جو تمھارا عندیہ ہے تمنے چلتے وقت کہا تھا کہ
وہ عقیدے جنکے باعث سکھ پورہ مین یے نئے نئے دستور اور معمول بندھی

ہوئے ہین مجکو بھی سکھلاؤ اور دل کھول کر اون راست باتون کی ہدایت کرو
کہ جنکے بغیر انسان کسی حالت مین بھی خوشی حاصل نہین کرسکتا اور اونکا علم اگر
دنیاکے ساری رنج ومحن کے ساتھہ بھی حاصل ہوسکے تو جانو کہ بہت سستی پارا اور تیرے
یقین ہے کہ وہ سب کتابین جو مین تمہین پڑھنے کو دے آیا تھا تمنے پڑھنی شروع
کی ہون گا تو اور مدارس کے کام مین تمھارا کیسا دل لگتا ہے اس حال سے
مجھے مطلع کرنا یہ نہ سمجھنا کہ مین تمپر حکم چلاتا ہون لیکن چونکہ مجکو اس بات کا بدل
یقین ہے کہ اس دنیا مین بھی ہم لوگ خوش تبھی رہ سکتے ہین کہ جب راہ راست
پر چلین اور اپنے فرایض کو ادا کرتے رہین پس کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ مین
تمھارے ساتھہ الفت رکھون اور تمکو حتی المقدور اصلی خوشی کی راہ پر چلانے
کی کوشش نکرون تمکو یہ بات تب باور ہوگی کہ جب تم میرے دل سے واقف
ہوجاؤ کہ کسقدر تمھارے ساتھہ محبت رکھتا ہون —

چمیلی گلاب کے تصور مین ایسی محو و مستغرق ہوگئی تھی کہ دوسرے کا اوسکو
مطلق خیال نرہا بار بار اولٹ اولٹ کر اوسی خط کو دیکھتی تھی یہانتک کہ بی بی
مونگا بولین چمیلی اوس بہت پڑتی ہے اب گھر کو چلو چمیلی نے بی بی مونگا کا ہاتھہ پکڑلیا
اور کہنے لگی کہ اس خط کا مضمون کچھہ تھوڑا سا مین آپ کو بھی سنانا چاہتی ہون
اور اوسپر آپکی راے لینے کا ارادہ رکھتی ہون اور پھر وہ فقرہ پڑھا جسمین
گلاب نے لکھا تھا کہ تم سب گھر کے نوکر چاکرون کو کتاب سنا رہی ہو —

بی بی مونگا مسکرائین اور فرمانے لگین کہ گلاب بھی بڑا حکمتی ہی۔

چمیلی بیشک مین بھی یہی خیال کرتی ہون لیکن اگر آپ اونکی مرضی مطابق نوکر چاکرونکو کتاب سنائین تو اسمین میری بھی عین خوشی ہے

بی بی مونگا مین ہرگز نہین سنا سکتی اور یہ گلاب کا لکھنا کہ اوسکی جگہہ اب ای عزیز تم بطور صاحب خانہ سارے کام کرو بہت بجا اور درست ہے لیکن اتنا اپنے دلمین سوچ لو کہ اگر تم اس دستور کو جاری کرتی ہو تو پھر اوسکو برابر بحال بھی رکھنا چاہیئے اگر اوسوقت کہ جب سب لوگ یہان جمع ہونگے تم ہنسے جانے کی دہشت سے اوسے چھوڑ دوگی تو پھر بہ نسبت پڑھنے کی فائدون کے وہ چھوڑ دینا موجب ضرر و نقصان کا ہوگا۔

چمیلی جس بات کو کہ مین واجب اور درست سمجھتی ہون لوگونکی ہنسی کی دہشت سے کبھی نچھوڑونگی۔

بی بی مونگا اے عزیز تو پھر تم اس بات کو غور کر لو کہ گلاب نے جو تمکو لکھا ہے واجب اور درست ہے یا نہین۔

چمیلی جب کہ گلاب نے لکھا ہے تو پھر اوسکے واجب اور درست ہونے مین کسیطرحکی جاے شک باقی نہین۔

بی بی مونگا لیکن تمکو اوسکے واجب اور درست ہونے کی کوئی اس سے بہتر دلیل دکھلانی تھی۔

چمیلی — اگر یہی بات ہے تو اس سے بہتر اور کیا دلیل ہو گی کہ ناواقفون کو واقف کرنا بہر صورت واجب اور درست ہی۔

بی بی مولگا — بیشک اور خاص کر کے اس بات کا لحاظ رکھنا کہ یہ سب بیچارے نوکر چاکر جو ہملوگون کے تحت مین رہتے ہین بھلا اور کچھہ نہین تو کتب دینی کے چند فقرات ہی سن لیا کرین ہم سب کو حکم ہے کہ جہان تک بن پڑے خلق اللہ کا بھلا کرین پس ہر ایک انسان کو سوچنا چاہیے کہ وہ اپنی استعداد اور مقدرت اور سرمایہ اور اپنے عقل و علم اور اون سب چیزونکے موافق جو پروردگار نے اوسے عطا فرمائی ہین کسقدر اور کسطور پر لوگونکا بھلا کر سکتا ہی اور پھر اوسکو لازم ہے کہ جب تک جیتا رہے اوسیقدر اوسطور پر لوگون کا بھلا کرتا رہے ہر شخص پر جس نے جامہ انسانی پہنا یہ بات فرض ہے اور ہر شخص کچھہ نہ کچھہ اپنے اختیار مین رکھتا ہی ہے۔

چمیلی نے ایک آہ سرد بھری۔

بی بی مولگا — بیشک عزیز چمیلی کچھہ نہ کچھہ ہر شخص کے اختیار مین ہے دیکھو مین غریب بڈھی بیوا جسکے نہ کوئی لڑکا نہ لڑکی اور کون زیادہ بڑھکر مجھسے نکما اور بے اختیار آدمی ہوگا لیکن شکر ہے پروردگار کا کہ مین کچھہ نرا زمین کا بوجھا بڑھانے کے لیے پیدا نہین ہوئی دیکھو اکثر ایسے بھی آدمی ہین جو بعض باتون سے کہ سب کے کام کی ہین مجھسے بھی زیادہ ناواقف ہین پس مین انکو وہ

باتین سکھلاتی ہون اکثر آدمی درد و الم مین گرفتار ہین اونھین تسکین اور تسلی کی وہ
دوا تبلاتی ہون جس سے مینے آرام پایا خدا نے ان دو لڑکیون کو میری خبرداری
مین چھوڑا ہے اور جب تک کہ وے میرے پاس ہین گویا یہ مجھے زندگی کی آرزو
کا ایک باعث ہوگیا ہے لیکن اگر اوس رحیم کریم کی کبھی یہی مرضی ہو کہ مین کسی
دوسری طرح سے اپنی محبت اوسکی جانب نہ ثابت کرسکون تو اپنے واسطے یہی
کافی سمجھی ہون کہ میری جانکو اوسکا بھروسا ہے اور یہی آخری وقت مین اوسکی
خدمت کے لیے میری تقویت کریگا۔

بی بی مونگا نے یہ کلمہ آسمان کیطرف آنکھہ اوٹھا کر ایک ایسے جوش او
صفائی قلب کے ساتھہ کہا کہ چمیلی کی آنکھون مین آنسو بھر آیا۔

چمیلی ایک بات اور بھی آپکے اختیار مین ہے کہ جسکا ذکر آپ نے نہین
فرمایا یعنی آپ مجکو ہدایت بھلائی کرنے کی کرین جسقدر باتین آپ سے سنتی جاتی
ہون میری دلکو زیادہ تر یقین ہوتا جاتا ہے کہ مین راہ راست سے محض ناواقف
ہون مین صاف دیکھتی ہون کہ مجھے ہر شے مین آپکی ہدایت درکار ہوگی۔

بی بی مونگا ای جان عزیز تم انسان خاکی بنیان کی ہدایت پر کبھی بھروسا
نہ کرو اور مین تو تمھارے واسطے دل جان سے حاضر ہون کیا از راہ دوستی کیا از راہ
صلاح کیا از راہ دعا اور کیا از راہ نصیحت مین کبھی کسی مین قصور نکرونگی کیونکہ
تم مجکو بدل عزیز ہو۔

چمیلی   خیر تو یہ امر طے ہوگیا مین آج دعا پڑھونگی اور کل مجھے لیجالکر گانون اور اسکول بھی دکھلا دیجیے تاکہ مین ان سب باتون کا گلاب کو جواب لکھہ سکون لیکن آپکو ہر شے مین میری ہدایت کرنی پڑیگی کیونکہ جب مین ہی ناواقف ہونگی تو پھر دوسرون کو کیا سکھلا سکونگی مین یہ بھی نہین جانتی کہ کون سا مقام کتاب کا نوکرون کو سنانا مناسب ہے ۔

بی بی مونگا   اے عزیز گلاب کی کتاب مین بہت کم ایسے مقام ہین جو اونکے سنانے کے لائق نہون اوس کتاب کے مطالعہ سے تمکو از خود یہ بات معلوم ہو جائیگی کہ کون سے مقام اون لوگون کے زیادہ مفید مطلب پڑینگے غریبون کی خوش نصیبی سے کہ جو اس دنیا مین زیادہ تر مخلوق ہوئے ہین کتب دینی مین اکثر اُنھین لوگون کیطرف خطاب کیا ہے کہ جو مسکین اور بے علم ہین ۔

چمیلی   آپ کل صبح مجھے بلا بھیجیگا ۔

غرض اب چمیلی کو بدل اس بات کی کوشش ہوئی کہ جسطرح گلاب کی خواہش ہے اوسیطرح پر سب کامون کو انجام دے اور اوسکے دل مین یہ بھی یقین ہوگیا کہ یہ ساری باتین جو گلاب چاہتا ہے صرف اوسکی راحت کے لیے اور ماسوا اسکے چمیلی کو یہ خیال بھی ایک خوشی کا موجب تھا کہ بھلا اس فراق مین اپنے تئین اس لائق تو بنا لے کہ اپنے عزیز گلاب کی ہر بات مین رفاقت کر سکے ✢

پانچوان باب

دوسرے روز نور کے تڑکے ہی چمیلی خواب راحت سے بیدار ہوئی
اور ایسا جلد منھہ ہاتھہ دھوا اور کپڑا پہنا کہ اوسکی خادمہ صندل کو بھی حیرت پیدا
ہوئی پھر اوسکو حکم دیا کہ جاکر بی بی پنا سے کہہ آکہ وقت معمولی پر گھر کے سب نوکر چاکر
حسب دستور کتب خانے مین جمع ہون اور آپ اوس کتاب کو پڑھنے لگی جو گلاب
نے اوسے اول دیکھنے کے لیے تبلائی تھی اور اپنے دل مین عزم بالجزم کر لیا
کہ چاہے جس قدر دل کیون نہ اُکتائے لیکن بغیر پڑھے اُن کتابون سے جو
گلاب دے گیا ہے ایک کو بھی نہین چھوڑنا سوائے اسکے اوس کتاب مین دل
بھی اوسکا بہت لگا عقل اور دل دونو کی طرف اوسمین خطاب تھا مضمون وسمین
یہ تھا کہ اکثر جو لوگ امیر اور اعلیٰ ہین اونھین کی رائے عقائد شرعی مین غلطی اور
احکام دینی سے خلاف ورزی کرتی ہے چمیلی نے جسقدر اوس کتاب کو پڑھا
مضمون اوسکا سینہ پر گویا نقش فی الحجر ہوگیا ایسا کوئی فقرہ اوسمین نہ ملا جسکی
راستی پر چمیلی کا دل گواہی نہ دے سکے غرض مطالعہ کتاب مین وہ اسقدر مستغرق
ہوگئی تھی کہ گھنٹا گذرتے معلوم بھی نہ پڑا صندل نے اطلاع کی کہ عبادت خانے
مین سب ملازم جمع ہین جب چمیلی نے عبادت خانے مین قدم رکھا تو اوسکے دل پر
ایک ایسی فروتنی چھائی کہ جو کبھی عمر بھر نہوئی تھی وہ بخوبی جانتی تھی کہ مین جس مجمع

کو اختیار کیا چاہتی ہون ہرگز اوسکا استحقاق نہین رکھتی اور قبل اسکے کہ پڑھنا
شروع کرے محجوب سی ہوکر کہنے لگی کہ گلاب کی خواہش کے بموجب مین بھی
اس دستور کو جاری رکھتی ہون امید ہے کہ اس سے ہم سبھون کو فائدہ حاصل ہو
اور تلقین ملے اور اس بات کی مین بھی کچھہ تم لوگون سے گھٹ کر محتاج نہین ہون

چمیلی اسپتال غریب خانہ مدرسہ وغیرہ سب چیزون کے دیکھنے کے لیے
ایسی مشتاق تھی کہ کھانا کھانا بھی بھاری پڑگیا جون ہی ہاتھہ دھوئے بی بی مونگا
کے ساتھہ گانون مین گئی اور کاشتکارون کے جھوپڑون کی صفائی اور اپنے
اور بی بی مونگا کے جانے کے باعث انکی خوشیان دیکھکر نہایت خوش ہوئی
جب گانون کو اور وہان کے سب مکانون کو مثلاً مدرسہ و کتب خانہ و شفاخانہ وغیرہ جو
گلاب نے غریب غربا اور لڑکونکی تعلیم و تربیت و رفاہ کے لیے بنائے تھے
ایک نیکذات حمیدہ صفات مہتمم کے تحت مین تھی اور اونکو کہہ دیا تھا کہ رپورٹ
ہر ایک امر کا چمیلی سے کرتے رہین دیکھہ چکی تو بی بی مونگا اوسکو لڑکیون کے مدرسہ
مین لیگئی چمیلی اوس مدرسہ کے موقع کو دیکھکر بہت ہی خوش ہوئی وہ گانون سے
کنارے لب جھیل درختون کے جھنڈ مین عجب ایک دلچسپ اور پرفضا مقام پر بنا تھا
اور وہان سے ایک راستا بھی سیدھا محل کو درختون مین ہوکر جاتا تھا۔

بی بی مونگا یہ مدرسہ گلاب نے اس مقام پر اس نظر سے بنوایا تھا کہ
سیکھہ پورے کی صاحب خانہ ہمیشہ اوسکی خبر گیران رہے اور گویا خاص اپنا مدرسہ

سمجھے ای عزیز اب امید ہے کہ تم اوسکی آرزو کو پورا کروگی اور اون کاشتکارون کی لڑکیون کو گویا اپنی ہی لڑکی سمجھوگی میرا دل اس کام مین بہت لگتا تھا لیکن مین اب بڈھی ہوئی بہت خوشی سے تمھارے سپرد کرتی ہون —

چمیلی اندر سے بھی اوس مدرسہ کا مکان اور لڑکیونکے چہرے پر بشاشتی اور ترو تازگی دیکھکر نہایت خوش ہوئی لڑکیان چمیلی کو دیکھتے ہی اُٹھکر کھڑی ہوگئین اور جو جو سوالات اوسنے پوچھے بہت ادب اور ہوشیاری کے ساتھہ سب کے جواب دیئے چمیلی کا اوس مدرسہ مین ایسا دل لگ گیا کہ اگر دن بھر بھی وہان ٹھہرتی تو اوسکو معلوم نہوتا اوسنے اون لڑکیونکی خدا کی حمد و ثنا گانے اور کتب دینی پڑھنے کو بہت پسند کیا اور اس بات سے اور بھی زیادہ تر خوش ہوئی کہ وہ لڑکیان اپنا گانا اور پڑھنا بہت شوق سے اوسکو سناتی تھین اور جب کبھی وہ شاباش دیتی یا آفرین کرتی اونکے چہرے پر کمال خوشنودی کا اثر ظاہر ہوتا آخر بی بی مونگا نے فرمایا کہ دن بہت چڑھہ آیا —

جب وہ دونو محل کیطرف بڑھین تو بی بی مونگا بولین کہ یہان سُکھہ پور مین کوئی بھی لڑکا لڑکی بنا پڑھنا لکھنا سیکھے نہین رہتا اور مہتمم اونکی تعلیم دینی مین بدل ساعی و سرگرم ہین وہ بہت نیک شخص ہین اور ہر شخص اونکا لحاظ رکھتا ہی جو کام تم رفاہ خلائق کے واسطے تجویز کروگی وہ ضرور تمھارے ممد او معاون ہون گے —

اوس روز چمیلی کو دن بھر اسقدر محنت پڑی کہ تھک گئی تھی مگر تاہم جب شب کو پلنگ پر گئی تو دل اوسکا منبسط تھا دوسرے روز اوسنے ماہی گیرین کا گاتون اور اپنے علاقہ کے اور دور دور کے سب مکانات ملاحظہ کیے جہان گئی صفائی اور فضا اور وہان والون کی خاطرداری اور تواضع دیکھکر بہت ہی راضی ہوئی اکثر مقامات جو ذرہ پتلے پر تھے اونکے دیکھنے کے لیے گاڑی پر سوار ہوکر گئی جب محل کے نزدیک پہنچی تو چمیلی نے پوچھا کہ اے بی بی مونگا مین کون سی تدبیر کرون کہ جسکے باعث ان سب لوگونکے کچھ کام مین آسکون۔

بی بی مونگا — ای چمیلی اگر تم ان لوگونکے حال سے واقف ہوجاؤ اور ان لوگون کو اس بات کا یقین دلاؤ کہ تم دل سے اونکی بھلائی و بہبودی کی خواہان ہو جو لوگ نالائق ہین اونسے رخ پھیرے رہو اور جو نیک ہین اُنھین ہر طرح سے مدد دو لڑکونکی تعلیم و تربیت مین کوشش کرو اور جو سب باتین کہ گلاب نے رفاہ خلائق کے لیے شروع کی ہین تم انھین انجام کو پہنچاؤ تو دیکھو کسقدر تم ان لوگونکا بھلا کرسکتی ہو مین کہان تک کہون صدہا بلکہ ہزارہا ایسی باتین ہین جن سے تم ان لوگون کے کام مین آسکتی ہو۔

چمیلی نے بی بی مونگا سے صلاح کر کے جب تک کہ گلاب نہ آئے سب کام کے لیے اپنے وقت مقرر کیے اور برابر اونکی پابند رہی یہان تک کہ ایک ہفتہ اسی طرح گذرا اور اوسنے اپنے تین روز بروز زیادہ خوش پایا بی بی مونگا

کی جانب اوسکی محبت دن پر دن بڑھتی جاتی تھی وہ چمیلی کو ہر بات مین کامل نظر پڑتی
اور وہ بھی اسے بہت چاہتی تھین لڑکیون کے ساتھ چمیلی کو بڑی الفت ہوگئی
تھی اور اونکا دل کہ جو مثل سادی تختی کے تھا نیک اور اچھی باتون کیطرف رجوع
کرنے مین عجب ایک سرور اوسکو حاصل ہوتا تھا۔

اس ہفتہ مین گلاب کا ایک اور بھی خط آگیا بی بی مونگا کو اوسنے کلکتہ کا
سب حال اور اپنا عزم آیندہ لکھا تھا اور لکھا تھا کہ اب مین چند روز مین یہان سے اپنی منزل
مقصود کیطرف کوچ کرنے والا ہون چمیلی کے نام جو خط تھا اوسمین کچھہ اوسکی باتین
اور کچھہ اپنے دل کے حالات لکھے تھے یہ بھی اوسمین درج تھا کہ ای جان عزیز
تم لکھتی ہو کہ چچی صاحب نے میری شروع جوانی کی باتین تمسے بیان کرکے گویا
میری جدائی کے درد کو بھلا دیا لیکن مین جانتا ہون کہ تم اس خیال مین بہت بھولی
ہوئی ہو وہ بیشک تعریف کرینگی لیکن تم اگر دریافت کرو کہ مین اوسوقت کسقدر
متکبر اور مغرور تھا اور کیسا گناہونکے مارے مٹی ہو رہا تھا تو پھر میری طرف سے
وہ احترام خالص تمھارے دلمین ہرگز نہ باقی رہیگا کہ جو تم اپنے محبت نامے مین جسکے
ہر حرف سے بو الفت کی آتی ہے لکھتی ہو ایک مرتبہ تمنے مجھسے یہ پوچھا تھا کہ ان سب
کاروبار دنیاوی کے درمیان انسان کیونکر ہمیشہ اپنے سب کام شرع کی ہدایت
کے بموجب کرسکتا ہے اور مینے وعدہ کیا تھا کہ خطون کے وسیلے سے جہان تک
بن پڑیگا مین تمکو یہ بات سمجھاونگا حقیقت یہ ہے کہ جسکا دل دنیا کے خواب و خیال

رسے جاگتا ہے نہ کچھ شعر ع صرف باعث اوسکے بھروسے اور تسلی کا ہوتی ہی
بلکہ اسی سے گویا اوسکو ساری خوشی اور راحتین ملتی ہین جو کچھ کہ مجکو اس عالم
مین تجربہ ہوا ہے اوسکا حال مین تمکو دوسرے خط مین لکھونگا۔

چنبیلی نے گلاب کے خط کو حرف بحرف بہت غور سے پڑھا اگرچہ گلاب کی عمر
وہ اپنی بہ نسبت بہت کم سمجھی لیکن اون کتابون کو بتوجہ تمام پڑھنے کا جو گلاب
نے بتلائی تھین مصمم ارادہ باندھا اور یہ بھی منصوبہ کیا کہ چاہیے وہ کتاب
دلپر اثر کرین یا نکرین جو حقیقت حال ہو صاف صاف گلاب سے بیان کرون
گلاب نے جو اپنی طرف سے زیادہ از حد صفائی اور بے تکلفی رکھی تو اوسکا نتیجہ
بھی اوسکو من مانتا ملا یعنے چنبیلی کو اوسپر بالکل اعتماد ہوگیا اور چنبیلی کو اپنے دل کا
کوئی بھید بھی اوسپر ظاہر کرنے مین رکاوٹ نرہی گلاب کی یہ خواہش کہ چنبیلی
کو اپنی غلطیون سے مطلع کرے اور اوسکے دلمین اپنی جھوٹھی بڑائی کو راہ نپانے
دے موجب چنبیلی کی نہایت خوشی اور تعجب کا ہوئی چنبیلی نے بہت بے تکلفی
اور صفائی قلب کے ساتھہ اس بات کا جواب لکھا کہ مین تمھارے اس بھروسے
کی بڑی قدر کرتی ہون۔

چھٹا باب

غرض پندرہ روز اسی شغل مین جو گلاب کی خواہش سے اوسنے شروع کی

گیا گذر گئے جون جون اوسکی واقفیت بڑھتی جاتی تھی اور جون جون بی بی مونگا
کے ساتھ گفتگو کرنے سے اوسکو معلوم ہوتا جاتا تھا کہ گلاب کی سمجھ مین کون کون
سی باتین اصلی دینداروں کو ہونی ضرور ہین اوسکا دل زیادہ تر یقین اون کی راست
اور درست ہونے پر لگتا جاتا تھا جو بات اوسکے دلکو مشکل یا مشکوک معلوم ہوتی وہ
اوسے صاف بی بی مونگا سے بیان کر دیتی اور گلاب کے کہنے بموجب اوس عقیدہ
کو جسے وہ مانتا تھا کما ینبغی دریافت کرنے مین بدل مستعد اور سرگرم رہتی بی بی
مونگا مین اوسنے مہر مادری اور صفائی قلب اور بے تکلفی مثل دوست جانی
کے پائی اور اوسکی لیاقت واقفیت اور تجربہ کاری اس نوجوان کے دلکو جو
بیشک مضبوط اور صاف تھا روشن کرنے مین بہت کام آئی چمبیلی کو گلاب کی
جدائی بہت شاق گذرتی تھی لیکن شغل اوسکو یہ اسطرح کے ملے تھے کہ اوسکی
بڑی دل لگی تھی اور کمال شوق سے شب و روز ادن مین مشغول رہتی
تھی —

ایک روز کا تذکرہ ہے کہ صبح کے وقت بی بی چاند چمبیلی کی ملاقات کو
آئین صندل نے اطلاع کی بی بی چاند تشریف لائی ہین کہ جنکے وجود مین گویا
خالق پروردگار نے الفت اور محبت کو مجسم کیا ہے فی الحقیقت وہ عورت اسطرح
کی تھی جو اوسے دیکھتا تخم اوسکی توقیر اور الفت کا اپنے مزرعۂ دلمین بوتا صورت
بھی اوسکی کچھ بری نہ تھی وہ پیار سے بھری ہوئی آنکھین اور دل کی لبھانے والی

مُسکراہٹ عجب ایک سج دھج دکھلاتی تھی لیکن ایک اثر غور اور تفکر کا اوسکے
چہرے پر نمایان تھا بلکہ وہ مسکرانا بھی جو دل کو لُبھاتا تھا صرف باعث اخلاق تھا
نہ کچھہ دلسے اور اس بات کو عیان کرتا تھا کہ وہ ایسی ناچیز اور بے حقیقت دنیا کی
چیزون سے بڑھہ چڑھکر اپنا خیال رکھتی ہے بلکہ اوسکے سارے چہرے سے یہ
بات جھلکتی تھی۔

بی بی چاند   بی بی مونگا فرماتی تھین کہ اِن دنون آپ بہت مشغول رہتی
ہین اور اِن شغلون کو بہت پسند کرتی ہین۔

چمیلی   بیشک بہت پسند ہین اور امید ہے کہ ہمیشہ اسیطرح پسند
رہین گے۔

بی بی چاند   ہرگز نہین ایسا کبھی خیال نہ کیجئے اور اس بات پر اپنا دل پہلے
سے مضبوط رکھیے کہ اگر کسی وقت خاطر مبارک اوسکو پسند نہ بھی کرے تو
آپ گھبرا کر چھوڑنہ دین ہین کئی مرتبہ اسیطرح چھوڑتی چھوڑتی بچ گئی ہون۔

چمیلی   چھوڑ دینے کا تعجب نہین کیونکہ صبر و تحمل میرے دلمین بہت
کم ہے لیکن مینے اِن کامون کا کرنا کچھہ اس باعث سے شروع نہین کیا کہ
مجھے پسند خاطر ہین یا میری اونسے دل لگی ہوتی ہے بلکہ گلاب نے مجھی تبلایا ہے
کہ انکو اپنے اوپر فرض سمجھون اور امید ہے کہ چاہے جسقدر میری طبیعت
اونسے برخاستہ کیون نہو تاہم مین اپنے معمول اور دستور کی پابند رہونگی

ابتک تو انمین میرا ایسا دل لگا ہے کہ کبھی مجکو اوسکا وہم بھی نہ تھا بلکہ عمر بھر کبھی
کسی کام مین ایسا دل نہ لگا تھا اور باعث اوسکا یہی ہے کہ ان کامو نسے
جو نتیجہ کہ میری مد نظر ہے وہ بہت اعلیٰ اور عمدہ ہے۔

بی بی چاندا س بات کو سُنکر بہت خوش ہوئین اور بولین کہ آپ بہت
درست فرماتی ہین تاہم مجھے خوف ہے کہ خلق اللہ کا بھلا کرنے مین بہت سی
باتین آپ ایسی پائیگا کہ وہ خواہ مخواہ خاطر کو برگشتہ کر دیتی ہین مثلاً لڑکونکے
مان باپ ہی بعض وقت اونکی تعلیم و تربیت مین ایسے ہارج ہوتے ہین کہ
پھر انسان کا دل بالکل ٹوٹ جاتا ہے۔

چمیلی یے باتین مجھے بی بی مونگا نے پہلے ہی سے ایسی سمجھا رکھی
ہین کہ اونمین وقت اور ہرج واقع ہونے کا ہرگز مین تعجب نکرونگی بلکہ
مجکو تعجب یہی ہے کہ ابتک مین اپنے مطلب مین کامیاب ہوئی لڑکے لڑکیونکے
باب مین جو جو باتین کہ مینے تجویز کین اونکے والدین نے بھی بہت خوشی سے
مان لین۔

پھر چمیلی اپنے سب کام اور شغل بی بی چاند سے بیان کرنے لگی اور
ایسی اوس گفتگو مین محو ہوگئی کہ وقت کی مطلق خبر نرہی یہانتک کہ بی بی
چاند کھڑی ہوئین اور رخصت مانگی چمیلی بہت گھبرائی دل نچاہتا تھا کہ اونکو اپنے
پاس سے اوٹھنے دے اگرچہ اسقدر گفتگو ہو چکی تھی تاہم بہت کچھ کہنا اور بہت سا

پوچھنا باقی تھا باصرار اوس روز بی بی چاند کو اپنے ہی مکان مین رکھا۔

چمیلی بی بی چاند کی صحبت سے بہت دل شاد تھی وہ گویا اس امر کی بڑی جانکار تھین کہ کون سی باتین کام کی ہین اور پھیر پھار کر باگ گفتگو کی اوسی طرف موڑتی تھین اور اس بے تکلفی اور اعتماد کے ساتھ چمیلی سے بات کرتی تھین کہ چمیلی کو اونپر پورا اعتماد ہو گیا بی بی چاند گلاب کا بھی بہت سا تذکرہ کرتی رہین اور کہتی رہین کہ ہم دونون ہم عقیدہ ہین بلکہ اعزاز و احترام کے سوا وہ اوسکی طرف سے اپنی بڑی احسانمندی ظاہر کرتی ہین اور سبب اوسکا یون بیان کیا کہ گلاب میرے خاوند سے بڑی دوستی رکھتا تھا بستر مرگ پر اوسنے بھائی سے زیادہ خدمت کی اور اوس آخری وقت مین بھی گلاب میری خاوند کے دل کی صلح اور فتح پانے کا باعث ہوا مجھ غریب بیوہ کے ساتھ بھی وہ حق دوستی کا نبھاتا ہی اور میرے لڑکون کا وہی اب والی وارث ہے اور کیسی کچھ اونکی حفاظت کرتا ہی چمیلی بہت دل دیکر خوشی سے گلاب کی تعریفین سنا کی بعض وقت اس امر کے بیان مین بی بی چاند کے دلکو ایسا اثر ہوتا تھا کہ زبان گویائی سے رک جاتی تھی تاہم اوںھون نے اپنی اور اپنے خاوند کی احسانمندیان گلاب کی طرف سے جہان تک بن پڑا بیان کین اور اوسکی اون صفتون سے چمیلی کو آگاہ کیا کہ جو صرف بباعث بلا و مصیبت بی بی چاند کو بھی کام پڑنے سے معلوم ہوئین گلاب کی فیاضیان اور نرم مزاجیان سنکر چمیلی کی آنکھہ سے بھی بی بی چاند کے ساتھہ بے اختیار

آنسو چل پڑے بی بی چاند کے چہرے پر اس بات کے دیکھنے سے کہ اس گفتگو نے کس قدر چمیلی کے دل پر اثر کیا اون آنسوؤن مین ایک اور ہی آب و تاب نمودار ہوئی دوسرے روز کھانے کے بعد ڈاک والے نے ایک بڑا لفافہ گلاب کا چمیلی کے حوالہ کیا بی بی چاند نے رخصت لی چمیلی اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے اوسے پڑھنے لگی لکھا تھا ای جان عزیز جو جو تمھارے خط آتے جاتے ہین جیسا مینے تمکو سمجھا تھا زیادہ تر اوسپر یقین بڑھاتے ہین اور امید ہے کہ جلد مین تمکو ویسا پاؤنگا کہ جیسا مین چاہتا ہون تم سچ کہتی ہو کہ باوجود اس محبت اور الفت کے بھی ایک نقص تم مین ایسا ہی کہ مین ابتک اوسکا اظہار نکر سکا کیونکہ جبتک مینے تمھارا یہ خط جو ابھی پہنچا ہے نپایا تھا مجھے یقین نہ تھا کہ تم میرے مطلب کو سمجھ سکو گی تمھین اس بات سے تعجب ہوتا ہے لیکن لے جان عزیز سکھہ پورے مین پہنچنے سے ایک ہفتہ پہلے اگر مین تمسے یہ بات کہتا کہ تم دینداری کی اصلی حقیقت سے نا واقف ہو تو کیا تم مجھے جھوٹھا نہ کہتین اور مثل اپنے رفیقون کے مجکو ایک متعصب مجذوب نہ تصور کرتین لیکن تمھارے اس خط سے کہ جو میرے واسطے گویا ایک جوہر بے بہا ہے مجھے ثابت ہوا کہ اب تم اس فروتنی کی بات کو مانتی جاتی ہو کہ جو کام اصلی دینداری کے ہین تم بالطبع اون سے نفرت رکھتی ہو اور قبل اسکے کہ ہملوگ دین کی خوبیون کے مقر ہون اس بات کا ماننا ضرور ہے اب تمکو اس بات کا فرق بخوبی دریافت ہوگیا کہ صرف

نام کے لیے دین کیا چیز اور جو دین کہ دل اور سمجھ سے علاقہ رکھتا ہے وہ کیا چیز
ہے اور یہ بھی تمکو یقین ہوگیا کہ پہلی قسم کا دین محض ناچیز اور بے حقیقت ہے
اور دوسری قسم کا ہونا ضروریات سے ہے۔

ساتوان باب

غرض چمیلی گلاب کے خط کو مکرر سہ کرر پڑھہ چکی تھی مگر پھر بھی الٹ الٹ کر
دیکھتی تھی اور بہت غور مین بیٹھی ہوئی تھی کہ اس درمیان مین بی بی مونگا بھی
آگیئن۔

بی بی مونگا یقین ہے کہ اس خط مین تو گلاب نے تمکو اپنے عقیدے سے
بخوبی آگاہ کر دیا ہو اور اب آپکے دلمین کچھہ شک باقی نرہا ہو۔

چمیلی نہین ابتک بھی وہ کھل کر کچھہ مفصل حال نہین کہتے اور اون
کتابون پر جو مجھے پڑھنے کو دے گئے ہین حوالہ کرتے ہین۔

بی بی مونگا مسکرائین اور بولین کہ بیشک یہ دق ہونے کی بات ہی
لیکن مین تم دونونکے درمیان اس بات مین کچھہ نہین کہہ سکتی۔

چمیلی خیر آپ اونکے باب مین کچھہ نفرمائین لیکن دو چار باتون کا شبہہ
تو میرے دلسے رفع کر دین مین آپ سے چند سوال پوچھتی ہون اگر آپ اونکا جواب
مجھے صاف صاف تبلادین تو کمال مہربانی ہوگی۔

بی بی مونگا — بسر و چشم۔

چمیلی — پہلے آپ مجھے یہ تبلائین کہ کیا آپ اور گلاب اپنے عقیدی کے بموجب دنیا کے آدمیون کو باوجود اسکے کہ ظاہرا اونکا خوب درست ہو بد تصور کرتے ہین اور یہ جانتے ہین کہ اگر لوگون کے دل کا حال ہملوگ معلوم کر سکین تو جہان مین ایک کا بھی دل اچھا نہ پائینگے گلاب کی راے تو یہی معلوم ہوتی ہی لیکن مین آپ سے صاف کہتی ہون کہ مجکو تو یہ بات بہت بعید معلوم پڑتی ہے۔

بی بی مونگا — ای عزیز ہم لوگونکے دل سب کے ناقص ہین پس ہملوگون کی نظر مین چاہے جیسا کوئی نیک کیون نہ معلوم ہو خدا کے سامنے وہ نالائق اور گنہگار ہی ٹھیریگا۔

چمیلی — نالائق اور گنہگار آپ ایسے الفاظ زبان سے نکالتی ہین۔

بی بی مونگا — اے عزیز یہ الفاظ کچھ مین اپنی طرف سے استعمال مین نہین لائی جیسا کتاب مین لکھا ہی ویسا ہی کہتی ہون اوسمین صاف لکھا ہی کہ آدمی کا دل سب سے زیادہ دھوکھا دینے والا ہی اور وہ بغایت بدکار اور خراب ہی۔

چمیلی — سارے آدمیونکا دل؟

بی بی مونگا — بیشک چمیلی کیونکہ کتاب مین استثنا کہین نہین کیا۔

چمیلی — آپ کیا اس بات کو بدل یقین مانتی ہین اور اگر مانتی ہین تو پھر

آپ اپنے ہمجنسون کے ساتھہ کیا محبت بھی رکھہ سکتی ہین۔

بی بی نونگا اے چمیلی ہمجنس نہ کھو بلکہ انکو میرا ہمگناہ کھو کیونکہ آخر مین بھی تو گنہگار ہون اور سچ مانو کہ جسقدر میرے دل مین یہ بات یقین ہوتی جاتی ہے اوسیقدر میری محبت اور ہمدردی اونکے ساتھہ بڑھتی جاتی ہے۔

چمیلی لیکن میرے خیال مین کتاب کا یہ مطلب ہے کہ انسان کی طبیعت بہت ضعیف ہے اور کچھہ حقیقت نہین رکھتی۔

بی بی نونگا اگرچہ انسان کی طبیعت ضعیف ہے اور کچھہ حقیقت نہین رکھتی لیکن ہملوگون کو اس باعث سے اپنے تئین ملامت و سرزنش کرنا مقتضاے انصاف نہین ہملوگ لائق ملامت و سرزنش تبھی ہین کہ جب اپنی طاقتون کو نالائق کامون مین صرف کرین اس باعث کبھی نہین ہو سکتے کہ وہ طاقتین ضعیف و تھوڑی ہین ہملوگون کو جو خدا نے اپنے افعال و حرکات درست کرنیکے لیے آئین عطا فرمائی ہین اور جسطور پر کہ ہملوگ اپنے افعال و حرکات رکھتے ہین ان دونونکی مناسبت دیکھنی چاہیئے اور اس سے یہ بات ثابت ہے کہ ہملوگ بالطبع خدا کی مرضی کے برخلاف کام کرنے کی طرف مائل ہین اور اون چیزون کے لیے محبت اور نفرت کرتے ہین اور امید و دہشت رکھتی ہین کہ جو ان چیزون سے مطلق جدا ہین جنکی ساتھہ محبت اور نفرت کرنے کو اور امید اور دہشت رکھنے کو خدا نے حکم دیا ہے۔

چمیلی — میری دانست مین آپ ایسا خیال کرتی ہین کہ ہملوگ بالطبع خدا کی نافرمانی کیطرف میلان رکھتے ہین لیکن مین جانتی ہون کہ اگر مجھے اتنا بھی معلوم ہوجاے کہ اوسکا کیا حکم اور کیا مرضی ہے تو پھر کبھی نافرمانی نکرون اور بسر و چشم اوسکے احکامات کو بجالاؤن۔

بی بی مولنگا — ای عزیز چمیلی اس سے زیادہ اور کوئی بات میرے دل پر یہ نہ ثابت کر سکیگی کہ تمنے اپنی عمر بھر کبھی اوس مرضی کے مطابق چلنے کی کوشش نکی یاد رکھو کہ اوسکی مرضی مین پہلے یہی ہی کہ ہنسان اپنے مالک خدا کو اپنی سارے دل و جان سے مقدور بھر پیار کرے لیکن خیر سلام اب رات بہت زیادہ گئی مین رخصت ہوتی ہون خدا کرے کہ یہ بھاری بات تمھاری راے مین ٹھیک ٹھیک درست جم جائے۔

دوسرے روز صبح کے وقت چمیلی ایک گوشے مین بیٹھکر اپنے اوضاع و اطوار کو جانچنے لگی اور بغور سوچنے کہ کونسی تدبیرین اونکے درست کرنے کی ہین کیونکہ ان باتون کو اوسنے اپنی دانست مین گلاب کا ساتھی ہونے کے لیے ضروریات سے سمجھا غرض اوسنے ہر ایک کام کے لیے جو مفید خلق اللہ سمجھے ایک ایک وقت مقرر کیا اور اسطرح پر اپنا سارا وقت تقسیم کر دیا کہ ایک لحظہ بھی بے شغلی کا نہ رکھا اور اوسی دم سے اوسکے بموجب کام کرنا شروع کیا وہ گھنٹا اوسنے اون کتابون کے پڑھنے کے لیے رکھا تھا جو گلاب نے دی تھین اور

دلہین مصمم ارادہ کیا تھا کہ چاہے اونمین دل لگی چاہے نہین لیکن پڑھنا اونکو ضرور چاہیے بغور پڑھنے لگی اور دل بھی لگا اکتانے کا کیا ذکر تھا ہر صفحے کے اختتام پر دوسرے صفحے کے پڑھنے کو دل چاہتا تھا یہان تک کہ کسی ملازم نے آکر خبر دی کہ بی بی کندن ملاقات کو آئی ہین۔

چمیلی (دلہین) یہ خواہ مخواہ کی تضیع اوقات ہوئی بس اب آج سارے کام کے وقتون مین فرق آجاویگا۔

لیکن جب بی بی کندن سامنے آئین تو چمیلی کے مزاج سے وہ ناخوشی جاتی رہی بی بی کندن عمر رسیدہ تھین اور دیکھنے مین بہت نیک چہرے پر مروت اور شرافت کے آثار نمودار۔

بی بی کندن بعد از سلام و استفسار خیریت مزاج بولین کہ شاید مین آپکے شغل مین خلل انداز ہوئی چمیلی نے رُک کر جواب دیا کہ مین صرف کتاب پڑھ رہی تھی۔

بی بی کندن اس سے بہتر اور کیا شغل ہے۔

چمیلی مسکرائی اور کہنے لگی کہ بیشک اسوقت مین بڑا دل دیکر اس کتاب کو پڑھ رہی تھی لیکن مجھے بڑا افسوس ہی کہ مین شرائط مہمانداری اوس خلق سے جیسا اس کتاب مین لکھا ہی آپکی نہ بجا لاسکی اور یہ بات جب آپ آئین تو آپکو میرے چہرے اور نگاہون سے ضرور کھل گئی ہوگی۔

بی بی کندن کے چہرے پر ایک ایسی نرمی اور خوش اخلاقی برستی تھی اور اوسکی چال ڈھال سے ایک ایسی مہرمادرانہ ٹپکی پڑتی تھی کہ چمیلی کے دلکو آنا فانا مین محو کر لیا اور یہی باعث تھا کہ وہ اوس سے ایسی بے تکلفانہ گفتگو اور اپنی خطا کا اقرار کرنے لگی۔

بی بی کندن نے ویک لحظے تک بڑے غور سے اوسکے چہرے کیطرف دیکھا اور پھر گلاب کی ماکی تصویر کیطرف جو وہان لٹک رہی تھی نگاہ اوٹھائی

چمیلی نے بھی اوس تصویر پر نظر کی اور بولی کہ بی بی کندن آپ تو یقین ہے کہ ان سے بخوبی واقف ہون۔

بی بی کندن بیشک اونکو خوب جانتی تھی مین یہان بہت برسون سے رہتی ہون اور اپنی عمر کے خوشی کے دن اسی جگہہ کاٹے ہین۔

چمیلی مین اس بات کے سُننے سے بہت ہی خوش ہوئی کیونکہ مین بدل آرزو رکھتی ہون کہ اپنے تئین اپنی ساس کیطرح درست کرون اور بڑی تلاش مین تھی کہ کوئی شخص ایسا ملے جنے اونھین دیکھا ہوا ور اونکے سب اوضاع واطوار کل مجھسے بیان کرے۔

بی بی کندن کی گویا یہ دلکی بات ہوئی اور ایک گھنٹے مین جب بی بی مونگا ہوا کھا کر پھرین تو مکان کے دروازے پر دیکھا کہ یہ دونون ہاتھ مین ہاتھ دیے چہل قدمی کر رہی ہین اور چمیلی اس غور سے بی بی کندن کی باتین

سُن رہی ہے کہ اونکے پہنچنے سے بھی مطلع نہوئی دلمین نہایت خوش ہوئین اور
بی بی کندن سے ملین بی بی کندن چمیلی سے کہنے لگین کہ مین پھر بھی اوسجگہ
کو دیکھا چاہتی ہون جہان گلاب کی مان اکثر میرے ساتھ میٹھی میٹھی دل کی
بھانے والی باتین کیا کرتی تھین اور میری سست و سرد دنیوی حرکات
وسکنات کو اپنی پاکی اور نیکی کی جوشش سے گرم کرتی تھین اگرچہ وہ مجھسے
بہت چھوٹی تھین لیکن آزمودہ کاری مین مجھسے کہین بڑھکر اگرچہ وہ دنیا کی
زیبایش کا موجب تھین لیکن دنیا اونکی نظرون مین ہیچ و پوچ تھی وہ اوسکی
بیوفائی سے خوب ماہر ہوگئی تھین اور ہمیشہ خاطر برداشتہ رہتی تھین جلد
یہان سے اُٹھہ جانا چاہتی تھین تاہم دنیا مین رہنے کے لیے جو سب کام کہ
انسان پر واجب و فرض ہین وہ اونکو عین خوشی سے ادا کرتین —

چمیلی لیکن کیا وہ اپنے لڑکے کے واسطے بھی اپنی جینے کی آرزو نہین رکھتی تھین

بی بی کندن لڑکے کو تو اونسے جدا کرلیا تھا وہ جانتی تھین کہ گلاب کا
باپ اوسکے دلمین کچھہ بھی اثر اون نیک باتون کا نہ رہنے دیگا کہ جو بچپن مین
اونھون نے اوسکو سکھلائی تھین فی الحقیقت یہ وقت اونکے بڑے امتحان کا تھا پر
اونھون نے اپنا توکل نچھوڑا باوجود اسہی خیال کے بھی وہ اپنی کوشش اور جدو
جہد مین مستعد بنی رہین اور اکثر کہا کرتین شاید جب مین نہونگی تو میرا خاوند اسکے
دل سے اون سب نقشون کو جو مینے بٹھائے ہین محو کرنے کی کوشش نکریگا

مینے اِس لڑکے کو خدا کے حوالہ کیا اور مجھے بدل یقین ہو کہ وہ مجیب الدعوات میری اون دعاؤن کو جو روز تولد سے اوسکے حق مین دیتی رہی ہون ضرور سنیگا خدا میرا شاہد حال ہے اوسی نے مجھے یہ خواہش دی کہ اپنے لڑکے کو سچا دیندار دیکھون اور اگر وہ ادنے سے ادنی بھی میرے خداوند کا خدمتگار بن سکے تو یہ نسبت اسکے کہ وہ بادشاہ روے زمین ہو اور مذہب نرکھتا ہو ہزار درجہ میری خوشی کا زیادہ تر موجب ہوگا جو باتین کہ لڑکون مین مان کے فخر و خوشنودی کا موجب ہین اللہ تعالی نے اوسکو سب عطا فرمائی ہین اور جب اپنے نزدیک مناسب سمجھیگا وہ عقائد حیات بخش بھی مرحمت فرمائیگا کہ جس سے وہ اپنی ساری قوتون کو اوس قادر برحق کی شان و عظمت و رفعت قدرت کے ظاہر کرنے مین کام لائیگا اور تب بیشک وہ خوش رہیگا۔ بی بی کندن نے یہ بھی کہا کہ گلاب کے حق مین تو جو جو اوس نے دعائین مانگی تھین خدا نے سب پوری کین اب وہ دعائین بھی جو اوس نے اپنے صدق دل سے تمھارے حق مین مانگی ہین خدا جلد پوری کرے۔

چمیلی — میرے حق مین؟

بی بی کندن۔ — ہان تمھارے حق مین اونکے خاوند نے اور تمھارے باپ نے جو تم دونون کی شادی کا منصوبہ ٹھہرایا تھا اونکو معلوم تھا اور اسلیے وہ تمھارے حق مین ہمیشہ مہر مادرانہ کے ساتھ دعائین دیا کرتی تھین۔

چمیلی کے دل پر اس بات کے سننے سے بڑا اثر ہوا اور خاموش آگے کو قدم بڑھایا چہل قدمی کرتی جب اوس مقام پر پہنچی جہان گلاب نے کوچ سے پہلے روز شام کے فرائض مذہبی ادا کیے تھے اور چمیلی تب سی ہر روز وہان آیا کرتی تھی اور اوسکو سب سی زیادہ اپنی دل لگی کا مقام سمجھتی تھی بی بی کندن کھڑی ہوگئین چمیلی نے پوچھا گیا یہی وہ جگہہ ہے جہان ہماری ساس اکثر تشریف رکھا کرتی تھین۔

بی بی کندن بیشک اس جگہہ کو وہ سب سے زیادہ پسند کرتی تھین اور یہان تنہائی مین بیٹھکے یاد الہی مین مشغول ہوتی تھین اتنا کہکر اوداس ہوکر بی بی کندن نے چوگرد نگاہ کی اور بولی کہ دیکھو کیا دلچسپ اور جانفزا یہ مقام ہے یہ سب خوبیان اس مقام کی دن دن بڑھتی جاتی ہین اور وہ جس نے اس جگہہ کو ان خوبیون سے آراستہ کیا۔

چمیلی اب اس سے بہزار درجہ زیادہ خوب اور آراستہ اور دلچسپ اور جانفزا مقام مین ہے۔

بی بی کندن مسکرا کر بولین پیاری تمھاری اس بات سے مجکو تمھاری ساس یاد آتی ہین وہ رکاوٹ اور اوداسی سے بہت نفرت رکھتی تھین اور جب کبھی مجکو منقبض اور اوداس دیکھتین اکثر کہا کرتین کہ اے بی بی کندن مین آپ کو اوداس کبھی نہونے دونگی آپ تو خوشی و راحت کی اصل حقیقی سی واقف

ہین اور جب کبھی ہین اپنے عزیزون کے مرنے کا ذکر کرتی تو وہ میرے خیالون کو کبھی گورا ور مدفن کیطرف نہ جانے دیتین اور کہتین کہ بی بی صاحب آپ ایسے اون لوگون کے درمیان تصور کیجیے کہ جو پاکی اور راحت دونون مین درجۂ کمال کو پہنچے ہین۔

چمیلی خوب کیا وہ بھی یہی بات فرماتی تھین بی بی کندن مین آپ سے کچھہ پردہ نہ رکھونگی ابھی صبح کو جو آپ تشریف لائی تھین اور مین گرمجوشی سے آپکے ساتھہ پیش نہ آئی سبب اوسکا یہی تھا کہ تا وقتیکہ گلاب نہ پھرین مینے اپنی اوقات اسطرح پر تقسیم کی ہے کہ غور اور تامل سے اور اون کتابونکی مدد سے جو گلاب دیگئے ہین اپنے دلکو درست کرون اور مدرسہ وغیرہ اون سب مکانون کی جو گلاب نے رفاہ خلائق کے واسطے مقرر کیے ہین اور بالفعل مجھے سپرد کرگئے ہین خبرگیران رہون تقسیم اوقات کے وقت یہ بات بالکل فراموش ہوگئی تھی کہ انکے سوا دنیا مین مجھے اور بھی کچھہ کام کرنا پڑیگا پس جونہی مینے اس تقسیم کے بموجب کتاب بینی شروع کی تھی کہ دربان نے آپ کی تشریف آوری کی خبر پہنچائی اس خلل اندازی سے مزاج ذرہ برہم ہوگیا لیکن اب جو دیکھتی ہون تو وہ خلل اندازی نہ تھی بلکہ آپکی تشریف آوری میرے حق مین حکم اکسیر رکھتی ہی اور عین مفید مطلب ہی اب حیران ہون کہ اپنے وقت کو کس ڈھب تقسیم کرون کیونکہ پہلے کی تقسیم تو ناقص ثابت ہوگئی اگر آپ کو تکلیف نہو اور آپ مجھے یہ تبلائیں

کہ میری ساس نے اپنا وقت کسطرح تقسیم کیا تھا اور کس طور پر اونکو اپنے سارے کام کرنے کی فرصت ملتی تھی توکمال مشکوری ہوگی کیونکہ بی بی منونگا جو اونکا بیان کرتی ہین اوس سے تو میرا دل کچھہ نہین ٹہرتا۔

بی بی کندن اے عزیز مین بہت خوشی سے یہ بات تمکو تبلاؤنگی اور اس بات سے بہت ممنون اور احسانمند ہوئی کہ تمنے پردہ تکلف بالکل درمیان سے اوٹھا دیا اور کیسا صاف صاف اس خلل اندازی سی مزاج کی برہمی کا حال بیان کر دیا تمنے جو اپنی اوقات کی تقسیم کا ارادہ کیا ہی یہ بہت ہی بڑی بات ہے لیکن تم اپنے خاوند کا درجہ و رتبہ دیکھو کہ اس پرگنہ والے اوسکو کیسا مانتے ہین پس مہمان نوازی اور جو لوگ کہ ملاقات کو آئین اونکی خاطر داری کے لیے بھی تمکو کچھہ وقت رکھنا چاہیے۔

چنبیلی تب تو میرے دلکی درستی ہو چکی۔

بی بی کندن کیون کیا دونون کا ہونا ممکن نہین۔

چنبیلی بیشک اور مجھے یہ بات خیال سے اوتر گئی تھی کہ آپ ابھی اوس ترکیب کو تبلائینگی کہ جس سے میری ساس باوجود اسقدر کم فرصت رہنے کے جو جو کام چاہتی تھین سب بخوبی کر سکتی تھین۔

بی بی کندن نے مسکرا کر پوچھا کہ آپ بستر راحت سے کس وقت اوٹھتی ہین۔

چمیلی کبھی کبھی جب کچھ کام پڑ جاتا ہے تو بڑے تڑکے اوٹھتی ہون ورنہ چھہ بجے میرا اوٹھنے کا معمول ہے آدھہ گھنٹے مین اون کتابون کو پڑھتی ہون جو گلاب دے گئے ہین اور نو بجے بی بی مونگا کے ساتھہ نوکرونکو کتاب سناتی ہون۔

بی بی کندن تمھاری ساس تمسے صرف ایک گھنٹے جلد اوٹھتی تھین۔

چمیلی صرف ایکہی گھنٹے

بی بی کندن ہان اور یہی ایک یا دو گھنٹے اونکے اختیار مین تھے وہ کہا کرتی تھین کہ بی بی کندن جو کچھہ خوشی اور راحت مینے حاصل کی صرف انہین دو گھنٹونکی بدولت۔

چمیلی کسطور سے۔

بی بی کندن وہ ان دو گھنٹون مین برابر روبآسمان کھڑی رہتین اور کتاب کھولکر خدا کے سامنے اپنے دل کو جانچتین اور اوسکے خیال اور خواہشونکو دیکھتین اور پھر اونکو خدا کی مرضی اور احکامات سے جو کتاب مین درج ہین مقابل کرتین اونھون نے وہ احکامات ایسے یاد کیے تھے اور اونکی اطاعت کو اور اپنے دلکی خوشی اور آرام و راحت کو ایسا لازم و ملزوم سمجھا تھا کہ وہ اکثر کہا کرتین بی بی کندن جسطرح جسم کی تندرستی کے لیے کھانا ضرور ہے اوسیطرح روح کی تندرستی کے لیے یہ صبح کے دو گھنٹے ضرور ہین دیکھو چمیلی اکثر نوجوان آدمی

صدق دل سے اپنے مالک کو راضی کرنا چاہتے ہین اور اسکے واسطے ایسے ایسی
کامون مین اپنی محنت ضائع کرتے ہین کہ جنسے کچھہ بھی پھل نہین ملتا اور اپنے دلکو
نہین جانچتے اور کتاب کو بھی اچھی طرح نہین دیکھتے حالانکہ یہی دونون کام
نجات کی راہ راست کے ہادی ہین وہ لوگ اور اور بہت سی علمی کتابین پڑھتی
ہین اور اونکے مضامین مین اُلجھتے ہین اور خواہ مخواہ اون مشکلونکے حل کرنے
مین مغز مارتے ہین کہ جنکا حل ہونا کبھی ممکن نہین اور خداوند کے اس فرمانے
کو یاد نہین کرتے کہ بغیر میرے تو کچھہ بھی نہین کرسکتا ہے تمھاری سا اس کتب
دینی کے سوا بہت شاذ و نادر کوئی کتاب دیکھتین اور اونکے اوس حکم پر کہ
ہملوگ خود ایک بھی اچھا خیال اپنے دل مین نہین لا سکتے اور اوس وعدی
پر کہ جو لوگ صدق دل سے چاہتے ہین اونکی طبیعت بدلکر بالکل نئی ہوجائگی
سیدھی سیدھی طرح اعتقاد رکھکر اپنے خالق برحق سے طبیعت نئی ہوجانیکی
لیے بہت فروتنی کے ساتھہ بھروسا کرکے درخواست کرتین اور جبکہ وہ اپنی
ان تدبیرون مین مشغول رہتین یعنے سمجھنے اور اوسپر عمل کرنیکے ارادے سی
پڑھتین اور اوس طاقت کے حاصل ہونیکی دعا مانگتین اور اپنے دل وجان
کو خدا کے سامنے صرف اسی ایک آرزو سے جانچتین کہ وہ رات دن اوسی
معبود حقیقی کی عبادت اور عبودیت مین رہے تو اونکو اوس صلح و راحت
موعودہ کا مزہ ملتا کہ جسکو نہ کوئی دے سکتا ہے اور نہ کوئی لے سکتا ہے اور

جو فہم و فراست سی گذر کر ہے اور اونکو اِن صبح کے تصورات سے کمال اطمینان
اور صفائی قلب حاصل ہوتی اونھون نے اپنا سہارا اوسکے باز و پر کیا تھا کہ
جسکا بازو ساری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اونکی ساری محبت اوسی
واجب الوجود کی ذات سے تھی وہ ہمیشہ اوس سے اس بات کی تائید اور
توفیق مانگتین کہ جسمین وہ اوسی راہ مین چلین جو اللہ تعالی کو راضی کرتی ہی اور اگرچہ
اونکو ہمیشہ ایسے ایسے اتفاقات پڑا کیے کہ جسمین اکثر انسان بچل جاتے ہین پر
مینے ایسا کوئی آدمی نہ دیکھا کہ جو سواے اونکی تعریف و توصیف کے دوسری طرح
کی بات زبان سے نکالے گویا اوس بزرگ کا یہ وعدہ کہ جب تو دہنے اور
بائین ہاتھ کو مڑیگا تیرے کان اس بات کو سنینگے کہ راستہ یہ ہی اور تو اسمین
چل تمھاری ساس کے حق مین بالکل پورا ہوا وہ ہر مجلس کی جان تھین اگرچہ وہ
اکثر گفتگو کے وقت کلام کی باگ اون باتون کی طرف پھیرتی تھین جو عقل و
فہمید کی ہین اور انسان کے دلکو عبرت دلاتی ہین لیکن اونکا چلن لوگون کو
ایسا معلوم ہوگیا تھا اور ہر بنی آدم کی خوشی و راحت اور فائدے کے لیے
صدق دل سے اونکی آرزو کا جوش کرنا ایسا سب پر کھل گیا تھا کہ جنھون
نے اپنی بدیان اور بے اعتدالیان ترک نہین کی تھین وہ بھی اپنے صدق
دلسے اونکے سامنے اس بات کو قبول کرتے تھے کہ راحت اور خوشی صرف
نیکی ہی سے ملتی ہے ای عزیز چمیلی یہہ ہر دل عزیز تمھاری ساس جو ایسی ہوئین

باعث اوسکا یہی تھا کہ توفیق الٰہی رفیق ہوئی تھی وہ اس توفیق کی قدر
جانتی تھین اور اپنے دلمین یقین مانتین کہ بنا اس توفیق کے راحت ہرگز
حاصل نہین ہوتی جناب باری سے توفیق کا مانگنا گویا اپنی راحت چاہنا ہے
اور اسی لیے وہ ہر روز صبح کو اوٹھتے ہی پہلے اس کام کو کرلیا کرتین اور سمجھتین
کہ دن بھر کے سارے کامونکا بگڑنا سدھرنا گویا خداے پروردگار کی مرضی پر
منحصر ہے اور پھر جو کچھ یاس یا راحت اونکو دن بھر مین ملتی وہ اوسے اسطور
پر مان لیتین کہ خالق برحق جو مسبب الاسباب ہی میری طبیعت سے بخوبی واقف
ہے وہ اوسکے درست کرنے کی تدبیرین مجھسے زیادہ جانتا ہے پس جو کچھ
اوسکی طرف سے ہوتا ہے بہتر ہے۔ بی بی کندن اتنا کہکر خاموش ہوئین اور
چمیلی کیطرف دیکھنے لگین اوسوقت چمیلی کی آنکھ سے آنسو جاری تھی۔

بی بی کندن عزیز اسکا کیا باعث۔

چمیلی آنسو رومال سے پونچھ کے مسکرائی اور بولی کہ باعث تو مین
کچھ بھی نہین بتلا سکتی لیکن کاش مین اوس راحت کو دریافت کرسکتی جو دینداری
و تقوی سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ مین اتبک اس دینداری و تقوے کو ایک
روگ سی سمجھتی رہی ہون یا کہ پروردگار مطلق کی مخلوقات کی خوبیون کو دیکھکر
اوس کی ذات پاک کی صنعتون مین حیران سی رہا کی ہون۔

بی بی کندن کمال شفقت سے بولین کہ اے عزیز با تمیز اگر تم خداوند

کی معرفت کا پیچھا کرو گی تو تمکو بیشک اوسکی معرفت حاصل ہوگی مجھ نحیف بمقدار
گنہگار کی بات یقین مانو کہ جو لوگ ناتوان سے ناتوان ہین اور جناب باری
کی رحمت پر بھروسا رکھنا نہین چاہتے اونکو بھی اوسکی معرفت کا حاصل ہونا
باعث صلح اور راحت کا ہے اگرچہ وہ اون لوگون کو اُس گناہ اور رنج
سے نہ بچاوے کہ جو اونکی بے اعتقادی کے باعث ہوتے ہین تاہم وہ صلح اور
راحت اون سب چیزون سے کہ جو دنیا مین حاصل ہوسکتی ہین اسقدر بڑھکر ہی
کہ جب ایک دفعہ ملگئی تو پھر اس بات کے بیے کہ وہ خدا سے ہے اور کچھ
دلیل درکار نہین ہوتی —

چمیلی مین آپ کی کمال احسانمند ہوئی جتنی باتین آپ نے فرمائین ہین
اون سب پر بدل یقین رکھتی ہون اور امید ہی کہ کسی روز وہ سمجھ مین بھی
آجائینگی لیکن تب تک مین اپنی فرشتہ طینیت سا اس کی اقتدا مین کوشش
کرونگی اور کچھ نہین تو بھلا اتنا تو کرونگی کہ صبح اوٹھتے ہی اول کتب دینی
پڑھا کرون گی ✤

اٹھوان باب

دوسرے روز چمیلی معمول سے ایک گھنٹہ جلد اوٹھی اور جسطرح ہرروز
اپنے دل کے جانچنے کا ارادہ باندھا تھا اوسیطرح جانچنے لگی پر حیران تھی کہ کس

ڈھب سی جانچنے اور کدھر سے اوسکا جانچنا شروع کرے کتاب سامنے کھولکر
زانو کے بغل کھڑی ہوگئی اور وہ طور یاد آیا کہ جو بی کندن نے گلاب کی نا
کا اپنے دل جانچنے کا بیان کیا تھا نہایت عبرت کھا کر دلمین کہنے لگی کہ یہ بھی
کیا بھاری کام ہے گلاب کی ما خدا کو حاضر و ناظر جان کر اپنے دل کے ایک
ایک خیال اور تصور کو جانچتی تھی چنبیلی نے بھی اوسی طور پر اپنے دل جانچنے
کی کوشش کی کتاب پڑھتی جاتی تھی اور اوسکے سمجھنے کی دعا مانگتی تھی اپنی
عمر گذشتہ پر خیال کرتی تھی اور احکامات دینی سے اونکی مطابقت کرتی تھی
اوسے صاف یہ بات روشن ہوگئی کہ ان نظروںسے وہ سارے دن عمر گرانمایہ
کے جو گذر گئے صرف واہیات اور لہو و لعب اور دنیا کی ہوا و ہوس مین
برباد ہوئے اوس ذات پاک کا جسکی جگہہ دلمین سب سے مقدم ہونی چاہیے کبھی
خیال بھی نہ کیا آخر جب اپنے دلکو جانچ چکی نہایت عجز و انکسار اور فروتنی کے
ساتھہ اوٹھی اور کچھہ دن تک اگرچہ اسیطرح ہر روز صبح کو اپنا دل جانچا کرتی پر
خوشی اوسکی کچھہ نہ بڑھی بلکہ کبھی کبھی اوسکا دل بحر غم مین غوطے کھانے لگتا لیکن
جون جون وہ کتاب کے مضمون سے واقف ہوتی جاتی تھی اپنے دل اور
زندگی کو احکامات دینی سے مقابل کرنیکے وقت یہہ بات جو پہلے سوچتی تھی کہ
جس قدر ان احکامات سے آگاہی ہوتی ہے اوسیقدر اونکا عمل مین لانا زیادہ
تر نا ممکن معلوم ہوتا ہے اسواسطے اونسے آگاہ ہی نہونا چاہیے اوسکی غلطی

بخوبی کھلتی جاتی تھی پہلے وہ اکثر اپنے دلمین کہا کرتی کہ ان احکامات پر کبھی
کوئی انسان عمل نہین کرسکیگا پس جب اونپر عمل کرنا ناممکن ہے تو اونکے اجراسے
صرف یہی مراد ہے کہ ہملوگ اپنی طرف سے کوشش کرنے مین قصور نہ کرین
لیکن پھربھی یہ کھٹکا اوسکے دلسے نہ رفع ہوا تھا کہ اگر یہ احکامات غیر ممکن التعمیل
ہین تو ایسے احکامات ہملوگون کے لیے صادر کیون کیے مگر جون جون وہ اوس
کتاب کو صدق دلسے پڑھتی جاتی تھی مذہب کا عقدہ روز بروز اوسکے دل پر
کھلتا جاتا تھا گلاب نے جو اوسکا چھوٹا سا خلاصہ لکھہ دیا تھا وہ اوسے نہایت
غور سے پڑھا کرتی اور بی بی مونگا سے دل کھولکر اپنے شکوک وشبہات پوچھا کرتی
بی بی مونگا بھی حق کی تلاش مین اوسکی بڑی مددگار رہین اور چمیلی درجہ بدرجہ
کتاب کے اون سب فقرات کے جنھین دیکھکر پہلے وہ سچی دیندار ہونے سی
مطلق ناامید ہوگئی تھی اصلی معنی صاف صاف بالیقین سمجھنے لگی۔

ایک روز شام کے وقت بہت سی مفید باتون کے بعد چمیلی بی بی مونگا
سے یون کہنے لگی کہ دیکھو اب مین اون باتون کو کیا خوب سمجھہ گئی ہون جنپر اوس
زمانے مین جب کہ مین احکام شرع کی سختی اور اپنی ناتوانی دیکھکر بالکل ناامید
ہوگئی تھی مجھے متوجہ کرنے کے لیے آپ کی ساری کوششین رایگان جاتی تھین
اب صاف دیکھتی ہون کہ یہ پاک احکامات اور یہ ٹھیک آئین گویا ہملوگون کو خدا
کی طرف لانے کے لیے مدرس اور معلم ہین اور فی الحقیقت بغیر خدا کے ہملوگ

اونمین سے ایک بات پر بھی ٹھیک عمل نہین کر سکتے آپ نے آخر مین یہی بات
کہی تھی کہ تجربہ سے تو اس بات کو سیکھیگی سوای شفقت فرما آپکا کہنا بہت بجا او
درست تھا سرمو اوسمین تفاوت نہ نکلا اب مجھے وہ سب باتین ایسی صاف صاف
سوجھتی ہین کہ مین خود اوس سے حیران ہون

بی بی مونگا — پیاری تم سچ کہتی ہو بارے خدا نے تمھارے حق مین میری
اور گلاب کی دعا قبول فرمائی جس بات کا تمھین حاصل ہونا وہ دیسے چاہتا تھا
اوسکی تلاش مین جب اوسے یہہ تمھاری کوششین اور جد وجہد معلوم ہونگی کیا ہی
خوش ہوگا —

چمبیلی نے ایک آہ سرد بھری اور بولی کہ جب اونکو یہہ بات معلوم ہوگی
کہ مجھپر مطلق اثر نہین کرتین تو پھر حقیقت حال پر مشکل سے اعتماد آئیگا بی بی مونگا
مسکرائین اور جواب دیا کہ عزیز اگر وہ میری طرح اتنا بھی دیکھنے پائیگا کہ تم اپنی
طبیعت اور عادتون سے کیسا جھگڑ رہی ہو تو خوش ہوجائیگا اور اوس کے
دلکی مراد پوری ہوگی —

چمبیلی نے جیسے کہ بی بی کندن کے ساتھ گفتگو کی صبح کو جانچنے کے
وقت اپنی عادتون پر غور کرنے کا بھی معمول رکھا تھا اور اس ترکیب سے اوس نے
اپنے دل اور مزاج مین بہتیرے ایسے عیوب پائے جنکا کبھی خواب وخیال بھی
نہ تھا وہ روز بروز اس بات کی زیادہ تر درپئے ہوئی اور اسی باعث وہ

ہر روز درستی پر آتی گئی اوسکے دلکا راحت و آرام بڑھتا جاتا تھا اور دون پر دن
زیادہ تر تسکین حاصل ہوتی جاتی تھی اوس انتشار اور دل برداشتگی کے عوض
جواتبک اوسے اپنے اشغال روز مرہ اور ہر طرح کی خوشی اور دل لگیون سے
حاصل ہوا کرتی تھی اسقدر سرور و انبساط ملا کہ جو اوسکے کبھی سوچ مین بھی نہ
سمایا تھا اب اوسنے اپنی زندگی اپنے خالق کے واسطے سمجھی اور اوس صلح اور
فرحت دلکا مزہ چکھا جو اوسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب انسان کے جمیع خیالات
و تصورات پر مذہب کا اثر چھا جاے فی الواقع یہہ خیال کہ جو کچھہ ہملوگون پر
گذرتا اور جو کچھہ پیش آتا ہی سب اوسی پروردگار مطلق اور رحیم کریم کے حکم سے ہی
جسکی حکمت غلطی سے مبرا ہے اور جسکی رحمت سے یہ بات بہت بعید ہے کہ بلا
ضرورت ایک ذرہ بھی ہملوگون کی تکلیف کا روادار ہو ایسا تسلی دہ اور تسکین
بخش ہی کہ پھر اوسکے سامنے رنج کے ٹھہرنے کا کیا ذکر ہے اگرچہ وہ اور سب خوشیون
سے مطلق مشابہت نہین رکھتا لیکن یقین جانو کہ وہ اون سب سے کہین برتر
اور بڑھہ چڑھکر ہے —

اسی عرصے مین عین انتظار کے درمیان گلاب کا خط بھی آپہنچا چمیلی جب تک
کہ اوسکا لفافہ کھولے بے اختیار اوسکے منھہ سے یہ الفاظ نکل آئے ای میرے
پیارے گلاب ای میرے ہادی اور رہنما ای میری جلیل و خلیل خط مین گلاب نے
اپنے مزاج کی خیر و عافیت کے بعد لکھا تھا کہ جس کام کے لیے مینے سفر اختیار

گیا تھا وہ فضل آلہی سے بخوبی تمام ہوا چاہتا ہے اب مین عنقریب تمھارے
پاس پہنچتا ہون لیکن تم اس عرصے مین بنارس جاکر اپنی بہن مہتاب سے ملاقات
کر آؤ اسمین تبدیل آب وہوا بھی ہوجائیگا اور تمھارا دل بھی بہلا رہیگا بلکہ مین
اوسی جگہہ تمسے ملونگا اگرچہ چمیلی کے دل کو سکھ پورے کی فضا اور تنہائی اور وہ
سب مفید اشغال جنمین مصروف رہتی تھی زیادہ تر بھاتے تھے اور نقل مکان
ہرگز نہین چاہتی تھی تاہم گلاب کی رضاجوئی بہر حال منظور تھی بی بی مونگا اور
لڑکیون سے بہت محبت اور شفقت کے ساتھہ رخصت ہوکر بنارس آن پہنچی
وہان اوسکی بہن بہت تپاک اور گرمجوشی کے ساتھہ پیش آئی ۔
پوچھنے لگی کہ بہن چمیلی مینے سنا ہے کہ تمنے گلاب کے مذہبی عقیدون کو
جنسے پہلے بہت نفرت رکھتی تھین اختیار کرلیا کیا یہہ بات فی الحقیقت سچ ہے مجھکو تو
تمسے بہتیری باتین پوچھنی ہین جسب روز سے تم شادی کرکے اپنے شوہر کے
یہان گئین مین تمھارا سارا حال سننا چاہتی ہون ۔

چمیلی — اے بہن میری نفرت کا باعث اونسے صرف یہی تھا کہ مین اونسے
واقفیت نہین رکھتی تھی پہلے تو گلاب کے عقیدون کو صرف اوسکے لحاظ اور خاطر
سے مین پسند کرنے لگی لیکن اب مجھے یہہ بات بخوبی معلوم ہوگئی کہ اون عقیدون کو
اونھین کی خاطر پیار کرنا پڑتا ہے اگر یہہ بات نہوتی تو وہ کچھہ حقیقت نرکھتے اور
جو لوگ اونکو اختیار کرتے ہین اونپر کچھہ اثر بھی نہین کرتے مگر یہہ تو بتلاؤ کہ تمکو اس

بات مین کیا عذر ہے۔

مہتاب — ای عزیز چمیلی مجھے ہمین اکہی بات کا عذر ہے یعنی جو لوگ کہ ان عقیدون کو اختیار کرتے ہین وہ پھر کچھہ عجب طرح کے بن جاتے ہین لیکن خیر یہہ تو بتاؤ کہ گلاب کیا اپنے مذہبی عقیدون کے باعث اوداس نہین اور ہنستے کھیلتے ہین۔

چمیلی — یہ تو مین نہین کہہ سکتی کہ وہ ہنسوڑا و کھلاڑی ہین لیکن تمنے جو اونکی مزاج مین تحمل اور سوچ بچار کا ہونا مذہب کے باعث تصور کیا ہے یہہ غلط ہے اونکی طبیعت ہی ایسی ہے بلکہ دینداری نے تو اونکے وجود مین ایک اور بھی نئی بات دلکی لبھانیوالی پیدا کردی جب سے مین اونکے پاس گئی ہون وہ گھڑیان جنہین وہ تنہائی کے وقت مذہبی کتابون کا مطالعہ کرتے ہین معلوم ہوگئی ہین جب کبھی مین اونسی ایسے وقت مین مل گئی ہون کہ وہ اون کتابون کے مطالعہ سے اوٹھتی ہین اوسوقت جو کچھہ تسکین و قرار اونکے چہرے پر اور شیرینی اور جانفزائی اونکی کلام مین مینے دیکھی ہے بس کچھہ بیان نہین کرسکتی اے مہتاب بھلا کبھی صفات باری اور کمال کے درس سے بھی دلکے درست ہونے مین پھر نقص رہ سکتا ہی کیا خدا سے لو لگنے پر بھی جان کو اوس صلح و راحت کا حاصل ہونا باقی رہ جا سکتا ہے جس سے اندر تو جیسی چاہیئے خوشی رہا کرتی ہی اور باہر سب کو فیض پہنچتا ہی اور محبت کی شعلے کو خوب ہی گرم جوشی کے ساتھہ بھڑکا دیتی ہے اوسکی بزرگی بیان سے باہر ہے اوسکے تصور سے بھی دل خوش ہوتا ہے۔

مہتاب خوب آپ بھی تشریع بن گیئن اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مجھپر بھی اپنا سایہ ڈالینگی پر مین ابتک آپکا مطلب کچھ بھی نہین سمجھی خیر اب رات زیادہ گئی اور آپ تھکی ہوئی ہین آرام فرمائیے سلام۔

نوان باب

دوسرے روز چمیلی معمول بموجب علی الصباح بستر استراحت سے اوٹھی اور گلاب کے حق مین دعا مانگی اور اپنی درستی کی بھی دعا مانگ کے بہت غور اور توجہ سے کتاب پڑھنے لگی اور خدا سے توفیق چاہی کہ اسی عرصے مین چنبی نے آہستہ سے کواڑ کھٹکھٹائے چمیلی نے اوٹھکر کواڑ کھولے چنبی نے چمیلی کو چھاتی سے لگایا اور بولی کہ پیاری مین کل ہی شب کو تمھارے پاس آتی تھی لیکن مہتاب نے آنے نہین دیا اور کہنے لگی ایک روز تو چمیلی کو اکیلی مین ہی اپنے حصے مین کھونگی اسی لیے ہمنے اور بی بی جواہر نے یہ صلاح کی کہ آج صبح ہی چلے چلین جواہر بھی چمیلی سے لپٹ گئی چمیلی نے کہا جواہر تمھاری ملاقات تو آج گویا نعمت غیر مترقبہ ہے اسی عرصے مین جب جواہر کی نگاہ کتاب پر پڑی جو وہان رکھی ہوئی تھی تو کہنے لگی کہ چمیلی ہمارے آنے سے شاید تمھارا ہرج ہوا۔

چمیلی ہرگز نہین آپ خاطر جمع رکھین مین ہرج نہونے دونگی ابھی اوس مقام کو جسے پڑھ رہی تھی تمھارے ساتھ پڑھتی ہون۔

یہہ کہکر چمیلی نے دونوکو نزدیک کھینچ لیا اور بڑے موثر انداز سے کتاب کے چند فقرے پڑھے۔

جواہر — مین آپکی کمال احسانمند ہوئی کیا ہی خوب یہ مقام ہے جو ابھی آپ نے پڑھا۔

چمیلی — بیشک خوب ہے چنی تمکو کیسا معلوم ہوا۔

چنی — مین نے اوسکے معنی ہی نہین سمجھے۔

چمیلی — تمنے اوسکے معنی اسی باعث نہین سمجھے کہ وہ دل سے سمجھے جاتے ہین اور تمنے دینداری اور دینی باتون کے لیے اپنے دلکے کواڑ بالکل بند کر لیے بھلا یہ تو بتلاؤ کہ تم ابتک بھی قصے کہانی کی کتاب کو کتب دینی پر ترجیح دیتی ہو ایکدن تو تمنے ایسا ہی کہا تھا۔

چنی — اگر مین قصے کہانیون کو کتب دینی پر ترجیح دیتی ہون تو اب اوسکے چھپانے سے کیا حاصل طبیعت تو مین اپنی نہین بدل سکتی۔

چمیلی — نہین نہین چھپانے کی کونسی بات ہے مگر بڑا تعجب ہے کہ تم دنیا کی ساری بھلی چیزون سے خوش ہوتی ہو اور آدمی کی بنائی ہوئی بھلی چیزین پسند کرتی ہو شعر شاعری کا بہت شوق رکھتی ہو لیکن کتب دینی کی خوبی اور اوسکے مضمون کی متانت تمھین نہین سوجھتی اور اون سب کی محبت کو تو جو تمھین پیار کرتی ہین تم بدل مانتی ہو اور اوسکی محبت کا جو کہ سب سے بڑھکر ہے تم شکر ادا نہین کرتین

اور اوسکی طرف سے مطلق سرد مہری اختیار کر رکھی ہے۔

چنی کے چہرے پر سرخی آگئی اور خاموش ہو رہی۔

چمیلی نے چنی کا گال چوما اور بولی کہ آپ مجھے معاف کرنا مینے ہرگز نجانا تھا کہ آپکو میرا کہنا گران گذریگا اسمین شک نہین کہ مینے آپ سے یہ بات بالکل صاف صاف کہدی لیکن یہ جو آپ اپنی خوشی اور راحت کی تدبیر سے غافل بیٹھی ہوئی ہین اگر میرے دلکو اوسکا افسوس نہو تو پھر میری تمھاری محبت کیا ٹھہری اتنا کہکر بولی مہتاب کی سی آواز آتی ہے خوب ہوا اونکو بھی آجانے دو

اسی عرصہ مین مہتاب بھی وہان آگئین اور کہنے لگین کہ لڑکیو تم بڑون کا کہنا نہین مانتین تمنے آخر چمیلی کو آستا یا راستے کی تھکان بھی نہ رفع ہونے دی ذرہ تو اوسے آرام کرنے دیتین۔

جواہر ہم جب آئے تب وہ اوٹھ چکی تھین کتاب پڑھتی تھین۔

بالآخر کھانا کھانے کے لیے جب بیٹھین سب کی سب۔

چمیلی کی اتنے دنون بعد ملاقات ہونے کے باعث نہایت خوش دل تھین۔

مہتاب جواہر دو روز ہوئے تم جو ایک محتاج کے گھر گئی تھین اوسکا پھر کیا حال ہوا تمکو اوسکا مکان مل گیا تھا۔

جواہر ہان ہمنے اوسکا مکان ڈھونڈھ لیا لیکن ایسا خراب مکان تو مینے عمر بھر نہین دیکھا تھا اگر اماجان کو خبر ہوتی کہ تبتو جی مجکو ایسے مکان مین لیجانیگی

تو ہر گز نہ جانے دیتین لیکن خوب ہوا کہ مین گئی ورنہ صرف سنکر کبھی مجکو یقین نہ آتا
کہ وہ اسقدر محتاج ہے اور اوسکے بال بچون پر ایسی تباہی پڑی ہوئی ہے لیکن
شبّو جی کہتی ہین کہ اس سے بھی زیادہ زیادہ لوگ دنیا مین محتاج اور تباہ ہین ۔

چمبیلی کیا ہملوگون سے اون محتاج کو کچھہ مدد نہین پہنچ سکتی ۔

جواہر کیون اگر دینا چاہین تو کیون نہین پہنچ سکتی لیکن مین اوسکا ٹھکانا
نہین تبلا سکتی کیونکہ شبّو جی مجکو اتنی گلیون کے اندر سے لے گئی تھین کہ مین
حیران ہون کسطرح اُنھون نے یاد رکھین جب اوسکے مکان پر پہنچے تو ایک ٹوٹی ہوئی
کاٹھہ کی سیڑھی پر چڑھکر اندھیرے مین ٹٹولتے ٹٹولتے دروازے کے پاس گئے
پہلے تو اوس زینے پر چڑھنے سے بہت خوف کھایا لیکن شبّو جی نے کہا کہ خوف
نکھاؤ بلا تامل چڑھہ آؤ اور اونکو دیکھو جو بیچارے رات دن اسی ٹوٹے ہوئے
زینے پر چڑھتے اوترتے ہین دروازے پر پہنچے تو اندر سے کسیکے پڑھنے کی آواز
آئی شبّو جی نے کہا کہ ایسے وقت مین ہارج ہونا نچاہیئے غرض ہم دونون چند لحظے
اوسی مقام پر ٹھہرے کان دیکر سنتے رہے اوس شخص کے دعا مانگنے کی نرمی
اور خوبی سے مین تعجب کھا رہی تھی کہ آخر وہ خاموش ہوا اور شبّو جی آہستہ سے
دروازہ کھولکر اندر گئین کیا دیکھتے ہین کہ ایک چھوٹی سی کوٹھی ہے کونے مین
ایک کھاٹ بچھی ہوئی ہے اوسپر گٹھری کے سہارے سے ایک کمعمر عورت بیٹھی
ہوئی ہے دُبلی اور چہرہ اوسکا زرد مگر صاف اور پیارا نزدیک ایک بڑھیا کہ

جسکا قد بڑھاپے سے جھک کر خم ہو گیا تھا اور دھنک کی ماری پڑی کانپ رہی ہی
اور بھی کئی آدمی اوس کوٹھری کے اندر بیٹھے ہوئے تھے لیکن اندھیرے کے
باعث جاتے ہی پہلے تو کچھہ دکھلائی نہ دیئے جب ذرہ ذرہ سوجھنے لگا تو ایک
کونے مین چٹائی کے اوپر ایک چھوٹا سا لڑکا پڑا ہوا نظر آیا لیکن ایسا دبلا اور سوکھا
کہ مین نہین جانتی کسطور وہ جیتا تھا اوس لڑکے کے پاس ایک اور عورت آنکھہ مین
پٹی باندھے سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی وہ آدمی جسکے دعا مانگنے کی آواز ہم دونون
نے باہر سے سنی تھی ہمارے اندر آتے ہی باہر چلا گیا شببو جی نے اوس عورت سی
جو کھاٹ پر پڑی ہوئی تھی نہایت نرمی اور ملایمت سے کہا کہ بی بی مینے تمہارے
کنبی کی محتاجی اور تباہی کا حال سارا سن لیا ہی اور اسی واسطے یہان آئی ہون تا کہ
دیکھون اگر بن پڑے تو تمھاری کچھہ مدد کرون اوس عورت کے چہرے پر ایک آب سی
آگئی بولی بی بی صاحب آپ نے ہملوگون کے حال پر کمال مہربانی فرمائی بیشک
ہملوگون کو محتاجی اور تباہی نے گھیر لیا ہے مگر فضل ایزدی شامل حال ہی اوس
رحیم کریم نے جسقدر اس محتاجی اور تباہی کا بوجھا اپنے نزدیک مناسب سمجھکر
ہمارے سر پر رکھا اوسکے اوٹھانے کے لیے استقلال کا زور بھی کافی عطا فرمایا
اوسکے وعدے کبھی جھوٹھے نہین ہوتے ہمکو کام پڑ چکا ہے اور یہ رنج و مصیبت
جسمین ہملوگ گرفتار ہین ہماری بہتری کا موجب ہے شببو جی اسطور کا توکل اور
شکر و سپاس ایسی تباہی اور مصیبت مین دیکھکر نہایت خوش ہوئین پھر اوس

نے تبلایا کہ وہ بڈھی میری ماہی کتنی سال تک مین اور میری بہن دونون کسی کسی
ڈھب اوسکی پرورش کرسکے اسی عرصے مین اوسکی ما بول اوٹھی کہ بی بی صاحب
اس نیکبخت لڑکی نے کچھہ دور پر ایک گانون مین بہت اچھی نوکری حاصل کرلی تھی
لیکن صرف میری خبرگیری کے لیے اوسے چھوڑکر یہان چلی آئی اب اوسکو اسحالت
بیماری مین دیکھکر میرا کلیجہ پھٹا جاتا ہے لیکن امید ہے کہ وہ رنج کو اپنے دلمین راہ
نہ دیگا اور ہمیشہ اس کلام کریمانہ کو یاد رکھے کہ جسکو خدا پیار کرتا ہے اوسکو تنبیہ
کرتا ہے پھر اوسکی لڑکی کہنے لگی کہ قریب آٹھہ مہینے کے گذرتے ہین میری ماکو
ایسی تپ آگئی کہ دن بھر تو اوسکی خدمت مین جاتا رات کو پیٹ بھرنے کے لیے
محنت کرتی لیکن اس قلیل آمدنی سے بیچاری بڈھیا کی احتیاجین کب رفع ہوسکتی
ہین ناچار ہملوگون نے اپنے پہننے اوڑھنے کا اسباب ایک ایک کرکے بیچنا شروع
کیا یہان تک کہ اس نوبت کو پہنچ گئے مینے سوچا کہ جب ماکو آرام ہوجایگا
تو محنت مزدوری کرکے پھر کچھہ اسباب بہم پہنچا لونگی اور ما کی پرورش بھی
کرتی رہونگی لیکن قبل اسکے کہ ما کو شفاے کلی حاصل ہو مین خودہی تپ مین گرفتار
ہوگئی اور اسحالت کو پہنچی تپ کے درمیان کھانسی بھی ہوآئی ہے سو اس
کھانسی سے تو حکیم بیدجواب دے چکے اور کہہ گئے کہ دم کے ساتھہ ہی وہ
عورت جو لڑکے کے پاس بیٹھی ہے میری بہن ہے اوسکا خاوند سفر کو گیا تھا
لیکن خبر نہین کہ مرگیا یا جیتا ہے کیونکہ آج دو برس سے اوسکا کوئی خط نہین آیا

جب مین بیمار ہوگئی تو ہم دونونکی خدمت کے لیے وہ اپنا لڑکا لیکر یہان آئی
مگر ہملوگون کے پیٹ بھرنے کے لیے دن کے سوا وہ رات کو بھی اتنا کام
کرتی تھی کہ آخر قریب ہی کہ اندھی ہوجاے غرض جب وہ بھی آنکھہ نرہنے کے
باعث ہملوگون کی پرورش سے معذور ہوئی تو پروردگار کارساز نے بی بی
صاحب آپکو یہان بھیجا اسدم ہماری گھر مین ایک کوڑی بھی نہین ہے اور نہ ایک
ٹکڑا روٹی کا کوئی دم مین میری بہن کی دونون لڑکیان مدرسے سے آتی ہونگی
بیچاریان بھوکھہ سے بلبلاتینگی اس غم واندوہ مین خدا نے یہ ہملوگون پر بڑا رحم کیا
کہ وہ ایک خیراتی مدرسے مین بھرتی ہوگئی ہین وہان تعلیم و تربیت پاتی ہین
اور ترس خدا سیکھتی ہین وہ یہ کہی رہی تھی کہ وہ دونون لڑکیان بھی آگئین
کپڑے اگرچہ اونکے موٹے تھے مگر قرینہ سے پہناتے ہوئے آنکھونسے ضعف اور
سستی نمودار تھی شبو جی نے اس مہربانی اور شیرینی سے اونکے ساتھہ گفتگو کی
کہ وہ لڑکیان مطلق نہ جھجھکین اور جو جو بات پوچھی سب کا بیخوف جواب دیا چھوٹی
لڑکی آہستہ آہستہ اپنی ما کے پاس گئی اور کان مین کچھہ بات کہی مانے سر
ہلایا وہ لڑکی کچھہ دیر تو خاموش اوسی جگہہ کھڑی رہی لیکن آخر آنسو اوسکی آنکھون
سے جاری ہوے اور اوسکے زرد رخسارون پر ڈھل کر ما کے کندھے پر گرنے
لگے مانے پیار سے اوسکا ہاتھہ پکڑ لیا اور چھاتی سے لگا کر آہستہ آہستہ
کان مین تسلی کی باتین کہنے لگی مینے نزدیک جاکر حال پوچھا لیکن اوسکی مانے

بات ٹال دی اور لڑکی سے کہا بیٹی وہ حمد کا گیت تو سناؤ جو صاحب نے تجھے سکھایا تھا
لڑکی نے فی الفور اپنی ما کا حکم مان کر گانا شروع کیا اور آنکھہ آسمان کیطرف اوٹھائی
لیکن چھاتی اوسکی بھری ہوئی تھی آواز منہہ سے بمشکل نکلتی تھی مین اوس لڑکی کا
ہاتھہ پکڑکر علحدہ ایک کونے مین بیٹھ گئی اور پوچھا کہ بیٹی پہلے تم مجکو اپنا حال کہہ
سناؤ کہ یہ کیا ماجرا ہی اوس بیچاری معصوم نے غم کی بھری ہوئی آواز سے جواب
دیا کہ بی بی صاحب مجھی بھوکھہ بہت شدت سے لگی ہی اور گھر مین کھانے کو کچھہ بھی
نہین پھر آنسو اوسکی آنکھہ سے دونے بہنے لگے۔

یہ حال پُردرد سنکر چنبی کی آنکھون سے بے اختیار آنسو ٹپک پڑے پکار
اوٹھی کہ جواہر بس خدا کے واسطے اب اور زیادہ اونکا حال بیان نکرو بچون کا یہہ
درد و رنج سنکر کلیجہ پھٹتا ہے اس سے بڑھکر اور کیا تباہی اور مصیبت ہوگی۔

چمیلی ای عزیز جواہر آپ ان باتون سے گویا ہملوگون کو یہ سکھلاتی ہین کہ ذرہ
ذرہ سی دُکھہ درد مین جو ہملوگ آہ وزاری کرنے لگتے ہین تو وہ محض ناشکری اور گنہگار
بنتا ہی ذرہ ان بیچارون کی مصیبت پر خیال کرو ادھر تو اوسکا خاوند سفر کو گیا ہی کہ
جسکی دو برس سے مرنے جینے ہی کی خبر نہین ملی اُدھر اوسکا لڑکا مرنے کو پڑا ہی اور لڑکی
بھوکھہ سی بلبلاتی ہی فی الحقیقت ہم لوگون کو اپنی آنکھین کھولنی چاہئین اور جاننا چاہیئے
کہ دنیا مین لوگون پر ایسی ایسی مصیبت بھی پڑتی ہے لیکن جواہر اونکا حال جو کچھہ باقی
رہا ہو وہ بھی کہہ سناؤ۔

جواہر   تم یقین کرکے مانو کہ اگرچہ اون لوگونکی تباہی اور مصیبت دیکھکر تو میرے دلکو کمال درد ہوا تھا لیکن وہ بہشتیونکا سا چہرہ اوس بیمار بہن کا وہ توکل اور تحمل دوسری بہن کا وہ شکر و سپاس جو اونھون نے ہم لوگون کا ادا کیا اور وہ محنت اور خبرداری کہ جسکے ساتھہ وہ اپنی لڑکیونکو تعلیم و تربیت کرتی تھین دیکھکر میرے دلکو ایک عجیب خوشی سی پیدا ہوئی اسی عرصے مین شبو جی نے اون لڑکیون کے واسطے کچھہ کھانا منگوایا جب تک کہ کھانا آئے ہملوگون نے ایک دوسری محتاج کو جو اوسی مکان مین رہتا تھا جاکر دیکھا جب کھانا آگیا تو اوس لڑکی نے پھر کئی گیت حمد باری کے بہت خوش الحانی سے گاکر سنائے اور چند ورق اپنی کتاب کے پڑھے شبو جی کو شبہہ تھا کہ آیا یہہ جو گاتی اور پڑھتی ہے اوسکی معنی اور مطلب بھی سمجھتی ہے یا نہین لیکن سوالات پوچھے تو اوس لڑکی نے ایسے صحیح جواب دیئے کہ ہم لوگ کمال تعجب مین آئے وہ جو اون لوگونکی مصیبت دیکھکر دل گھبرایا تھا ان جوابونکو سُنکر ذرہ تسکین حاصل ہوئی اور مجھے بخوبی ثابت ہوگیا کہ انسان چاہے جیسی آفت مین کیون نہ پڑے مذہب اوسی تسلی اور تسکین بخشنے کی طاقت رکھتا ہی جب ہم دونون وہان سے اپنے گھر کی طرف مڑے وہ لوگ ہر طرح پر خوش اور رزاق مطلق کے شکرگذار معلوم پڑے اور اونکو اس بات کا یقین تھا کہ جو کچھہ مصیبتین اس دنیا مین اونکو جھیلنی پڑتی ہین صرف اونکی عاقبت سُدھرنے کے لیے اونپر نازل ہوئی ہین۔

چمیلی   یہ شبو جی کون ہین۔

جواہر وہ زور آور زمیندار کی بہو ہین چند سال گذرے اونکا شوہر سفر میں انتقال کر گیا شبو جی نے دنیا کی خوب سیر کی ہی اور ایک زمانہ دیکھا ہی وا قفکار بھی وہ خوب ہین اور اخلاق نہایت پسندیدہ رکھتی ہین ہر شخص اونکی ملاقات کی آرزو رکھتا ہے اور ایسا کوئی نہین جو اون سے ناخوش ہو دو اونکی چھوٹی بہنین ہین ما کی طرح اون دونون کی پرورش کرتی ہین فیاض اسطرحکی ہین کہ اپنا سارا وقت اور ساری دولت دوسرون کے کام مین لاتی ہین اگرچہ وہ اون ہنرون کی جو عورتون کی زیبایش کا موجب ہین کچھہ قدر نہ کرتی تھین تاہم کمال اوٹھین سب مین حاصل ہی اور یہی باعث ہی کہ جو اما جان مجھے اونکے یہان کبھی جانے آنے کی ممانعت نہین کرتین ورنہ اونکے دستورات مذہبی سے اما جان بہت خائف اور ترسان ہین کہ مبادا مین بھی کبھی اونکو اختیار کر لون۔

چمیلی مین یقین جانتی ہون کہ شبو جی کے ساتھہ میرا مزاج موافق پڑیگا

جواہر بہت بہتر شبو جی بھی آپ کی ملاقات کی کمال مشتاق ہین اور اما جان بھی ابھی آپ سے اس بات کی استدعا کرنے کی لیے کہ آج شام کو جو کنبی کے لوگون کی ضیافت ہوگی اوسمین آپ شبو جی سے ملاقات کرین آتی ہی ہون گی۔

چمیلی مین اس بات سے کمال خوش ہونگی اور تم مجکو اون اپنے محتاجونکے دیکھنے کے لیے بھی لے چلنا۔

شام کے وقت چمیلی مہتاب اور چنبی کے ساتھہ جواہر کی دعوت مین گئی
لیکن وہان آدمی جسقدر کہ تصور کیے تھے اوس سے زیادہ پائے چمیلی کی طبیعت
اس بات سے دق ہوئی اور شبو جی بھی تنگ ہوئین مہتاب نے شبو جی سے
پوچھا کہ آپ ضیافتون مین زیادہ آدمیونکا ہونا پسند کیون نہین کرتین ــ

شبو جی اے جناب اگر مین اسکے باعث بیان کرنے لگون تو شاید رات
بھر مین بھی ختم نہو سکینگے لیکن مین آپ سے یہہ پوچھتی ہون کہ ضیافت مین زیادہ
آدمیونکی بلانے سے فائدہ کیا نکلتا ہے اور اوس سے خوشی کونسی ملتی ہی ــ

مہتاب مسکرائین اور بولین کہ ایسا سوال پوچھکر جسکا جواب دینا مجھے
مشکل پڑے آپ میرے سوال کے جواب دینے سے بچا چاہتی ہو یہہ کبھی نہین ہوگا

شبو جی خیر جہان تک بن پڑتا ہے مین آپکے سوال کا جواب دیتی ہون
سنئے اسقدر آدمیون کی ضیافت مین ایسی کوئی بھی بات دیکھنے یا سننے مین نہین
آتی جس سے انسان کا دل سدھرے یا کچھہ فائدہ ہو جدھر دیکھو خود آرائی و خودنمائی
اور کر و فر اور ناز و ادا اور نخرے ٹھسّے کے سوا اور کچھہ بھی دکھلائی نہین دیتا ہان
کچھہ تھوڑی بہت گپ شپ البتہ سننے مین آجاتی ہی سو محض ہنسی کی لائق ہی دیکھو وہ
چار عورتین بیٹھی جو سر کھیل رہی ہین بھلا کہو اونکے حال پر افسوس آئے یا نہین
خواہمخواہ بیٹھی ہوئی اپنے وقت گرانمایہ کو مفت برباد کر رہی ہین ماسوا اسکے اسمین
کچھہ دل لگی بھی نہین ہی کیونکہ اس بھیڑ مین ہر شخص کو مین اکتایا ہوا پاتی ہون ــ

دسوان باب

دوسرے روز صبح چمبیلی روزگذشتہ کے واقعات اور جو کچھ حال گذرا تھا جانچنے لگی اوسکو معلوم تھا کہ جو لوگ اوسکا سا درجہ رکھتے ہین اسی طور پر اپنا وقت کاٹتے ہین کہ جیسا اوسکو وہ ایک روز گذرا۔

کھانے کے بعد جب شبّو جی چمبیلی سے ملین تو مسکرا کر پوچھنے لگین کہ فرمائیے کل کی اوس صحبت سے کچھ آپکا نقصان تو نہین ہوا۔

چمبیلی نہین ایک دن مین تو کیا نقصان ہونا تھا لیکن خدا پھر کبھی مجھے ایسی بھیر بھاڑ مین نہ ڈالے۔

مہتاب مین نہین جانتی کہ تم اِن ضیافتون مین کس چیز کا نقصان سمجھتی ہو۔

چمبیلی مین اپنے حق مین تو جتنی بات نیک ہین سب کے واسطے اوسے مضر سمجھتی ہون۔

مہتاب لیکن باعث اوسکا کیا ہے۔

چمبیلی باعث اوسکا یہی ہے کہ جیسی حالت دینداری مین ہملوگون کو اپنا دل رکھنے کے لیے کتاب مین لکھا ہے اور جو حالت اگر کچھ بھی حاصل ہو جائے اسقدر راحت بخش ہے کہ دنیا کی ساری نعمتون سے مین اوسکی زیادہ قدر کرتی ہون وہ باتین اوس حالت سے مجھے محض برعکس اور برخلاف معلوم

ہوتی ہین۔

مہتاب — لیکن میری دانست مین کتاب ہم لوگون کو ایسی کسی حالت مین بھی اپنا دل لانے کو حکم نہین دیتی کہ جسکو اپنے بھائی بندون کو مشغول اور خوش دیکھنے سے ضرر اور نقصان پہنچے۔

چمیلی — میری سمجھ مین کتاب ہم لوگون کو اپنی درستی اور اصلاح کے لیے یہہ حکم دیتی ہے کہ اپنے خالق پروردگار کے ہر جگہہ موجود ہونے اور اوسکے فرضون کا جو ہمپر واجب الادا ہین اسطرح ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے کہ جو کچھہ ہم کرین یا کہین یا سوچین صرف اوسکے راضی کرنے اور جہان تک مخلوق سے ممکن ہے اوسکی عظمت دکھلانے کے لیے کرین اور کہین اور سوچین اب فرمائیے کہ کل کونسی ایسی بات دیکھنے مین آئی جس سے اسطرح کی حالت دلکو حاصل ہو بلکہ اسکے برعکس دوسرون کی بیوقوفیون سے تو البتہ ہملوگ اپنا دل بہلاتے تھے کوئی بھی یہ بات کہیگا کہ ہم لوگون کے دل دینداری کے مطابق اور موافق تھی تم تو مہتاب اس بات کے خیال ہی سے مسکراتی ہو لیکن مین پوچھتی ہون کہ کسطرح بھی ایسی صحبت مین ہم لوگون کو اپنا وقت ضائع کرنا روا ہے جس مین اس بات کے ذکر ہی سنے کہ دین بھی کچھہ اثر رکھتا ہے ہنسی اور ٹھٹھا ہو۔

گیارہوان باب

دوسرے روز شبو جی چمیلی اور مہتاب کو اوسی محتاج کے مکان مین لیگئین جسکا جواہر نے بیان کیا تھا وہ اون غریبون کے محلے سے مثل اپنے گھر کے واقف تھین جب مکان کے نزدیک پہنچین تو شبو جی نے اوسکا دروازہ کھولا اور ان دونون کو اوس کوٹھری مین لیگئین جہان وہ محتاج بیٹھے تھے جسقدر اوس چھوٹی سی کوٹھری مین گنجایش تھی اب اونکے آرام کے لیے سب سامان مہیا ہوگیا تھا وہ بیمار عورت تو تکیون کے سہارے سی پلنگ پر بیٹھی ہوئی تھی اور اوسکی مان اور بہن بیچاری اپنے چھوٹے سے بچے کو گود مین لیے ہوئے اوسکے پاس بیٹھی تھین کیسر کے بچھونے پر ایک کتاب بھی رکھی ہوئی تھی۔

شبو جی — کہو کیسر اب تمھاری طبیعت کیسی ہے۔

اتنا کہکر بہن کی مانند محبت اور الفت کے ساتھہ دست بوسی کے لیے ہاتھہ بڑھایا۔

کیسر نے دونون ہاتھون سے اوسکے ہاتھہ پکڑے خوشی کے آثار اوسکی آنکھون سے نمودار تھے اور اے پیاری مبارک بی بی شبو اتنا کہکر چپ ہوگئی۔

شبو جی — مین تمھاری ملاقات کے لیئے اپنے دو دوستون کو لائی ہون یہہ بی بی چمیلی ہین جنھون نے تمھارے واسطے یہ سب چیزین بھیجی تھین۔

چنبیلی نے دست بوسی کے لیے ہاتھہ بڑھایا کیسر نے بڑی حیا مکی نظر سی
اوسے دیکھا چنبیلی مسکرا کر بولی کہ آپکے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید آپ
پیشتر سے مجھے جانتی ہین۔

کیسر — ای نہین بی بی ہم غریبون کو ایسے آدمیون کی ملاقات کہان نصیب
ہی پھر اوسنے مہتاب کو بہت خوشی کے ساتھہ دیکھا اور شبّوجی سے اوس سے
بھی زیادہ خوشی کے ساتھہ مخاطب ہوکر یون بولی کہ دیکھو ایسی ایسی بیبیون کا
اس نوجوانی کی حالت مین خالق پروردگار جل شانہٗ کو یاد رکھنا دیکھکر دل کو کیسی
ایک خوشی حاصل ہوتی ہے ای بیبیو تم لوگون کو بھی نیکی کرنے کا کسقدر اختیار حاصل
ہے چنبیلی اوس بیچاری بہن کا جو لڑکا لیے ہوئے تھی مونڈہانہ لیکر کیسر کے پلنگ پر
بیٹھہ گئی شبّوجی اور مہتاب بھی اوسی پر بیٹھہ گئین چنبیلی نے کتاب اوٹھائی کیسر
بولی کہ مین ابھی یہہ کتاب اپنی ما اور بہن کو سنا رہی تھی لیکن پڑھنے کی باعث
کھانسی اور درد پہلو نے ایسا زور کیا کہ ناچار بند کر کے رکھہ دی چنبیلی نے کہا
اگر کہو تو مین پڑھکر سناؤن اوںھون نے اس مہربانی کا شکرانہ ادا کیا چنبیلی جب اوس
مقام پر پہنچی جہان صلح و راحت کا مذکور تھا کیسر نے ہاتھہ جوڑے اور آہستہ سی
بولی اوٹھی ہان بیشک کامل صلح و راحت کامل چنبیلی ٹھہر گئی اور پوچھنے لگی کہ
کیسر تم اس فقرہ کے معنی کیا سمجھی ہو۔

کیسر — اے بی بی یقین ہے کہ آپ نے اس فقرہ کے معنی مجھے تجربہ سے

سمجھے ہون لیکن اگر آپ مجھسے اِس گران قدر وعدے کے صدق کی شہادت
طلب کرین تو مین یہہ کہہ سکتی ہون کہ جب مین اپنی روح کی نجات اور تاریکی اور
گناہ سے مخلصی پانے کے لیے صرف اپنے خداوند رحیم و کریم پر بھروسا رکھتی
ہون اور اپنے سارے تردّدات اور رنج و ملال اوسی پر چھوڑ دیتی ہون
تو مجھے اسطرح کی کامل اور راحت بخش صلح حاصل ہوتی ہے کہ مین اوسکو کیا
تندرستی کیا دوست اور کیا دولت و حشمت کسی چیز کے واسطے بھی ہاتھہ سے
نہ دونگی اگر ساری دنیا بھی اوسکے عوض ملے ہرگز معاوضہ نہ کرونگی کیسر
کے چہرہ سے اور بھی اِس بات کی زیادہ صداقت معلوم ہوتی تھی مہتاب بی بی
آنکھون سے بے اختیار آنسو بہنے لگے چھپانے کے لیے منہہ پھیر لیا شبو جی اور
چمیلی کمال خوشی سے آپسمین مسکرائین چمیلی کچھہ دیر تک اون لوگون کو کتاب
سناتی رہی اور اون سبھون کے چہرے پر برابر اوسکا اثر ظاہر ہوتا رہا جب
چمیلی نے کتاب بند کی کیسر نے اِس موثر طور سے چمیلی کا شکرانہ ادا کیا کہ چمیلی
کو اوسمین اپنا ہی فائدہ معلوم ہوا —

چمیلی دوسری بہن سے گفتگو کرنے لگی اور پوچھا کہ کچھہ تمکو اندنون
مین اپنے خاوند کی بھی خبر ملی ہے اوسنے جواب دیا کہ بی بی مینے تو دو برس
سے اوسکی کچھہ خبر نہین سُنی لیکن شبو جی نے میرے لیے یہہ بات دریافت
کی ہے کہ وہ حیدرآباد مین ہے اور ابتک زندہ ہے چمیلی نے کہا کہ مین اِس بات

کے سننے سے نہایت خوش ہوئی اور تمکو تو جسقدر خوشی ہوئی ہوگی اوسکا بیان
ہی نہین ہے کیا تم اپنے خاوند کے پاس جانا چاہتی ہو اگر چاہو تو جانے کا
بخوبی بند وبست ہو جایگا اوسنے جواب دیا کہ بی بی دل تو میرا بہت چاہتا ہے
لیکن اب اس بات کا خیال ہی نکرنا چاہیے اور آپ بھی مہربانی فرماکر اب
بارِ دیگر اوسکا تذکرہ نکرین کیونکہ مین اپنی ما اور بہن کو ہرگز نہین چھوڑ سکتی مجکو
جو اتنا معلوم ہو گیا کہ وہ زندہ ہے یہی خدا کا ایک بہت بڑا رحم ہے کیا ہی مشکل
سے مینے وہ دن کاٹے ہین کہ جب اوسے مُردون مین خیال کیا تھا اور اس
بات سے مطلق بے علم تھی کہ آیا اوسنے اپنے انتقال دار العقبیٰ کی تیاری بھی
کرلی ہے یا نہین یہہ میری چھاتی پر بہت ہی بڑا بوجھہ تھا اے بی بی صاحب
اگر مین جانتی کہ اوسے اپنی روح کے دوامی فائدون کا لحاظ ہے تو مین
سہل مین ساری باتین برداشت کرسکتی میرے خیال مین ایسا آتا ہے کہ
خدا اب مجھے سہارا دیگا —

جب چمیلی اور اوسکے ساتھیون نے ان محتاجون سے رخصت لی دیکھا
کہ ہر شخص کو اونمین سے اصلی راحت حاصل ہے دونو لڑکیان بھی اس عرصے مین
آگئی تھین اور خوش اور تندرست نظر پڑتی تھین بیچاری کیسر نے جب اپنی
منعم یعنی کریم چمیلی کو صدق دل سے دعا دینے کے لیے آسمان کی طرف
آنکھین اوٹھائین نہ وہ دردِ دنیا دی کی رسائی سے باہر معلوم ہوتی تھی اور

دل کے سکون و آرام نے اوسکے چہرے کو ایسے بہشت کے آثار دیے تھے کہ تبھی رخصت ہوتے وقت یہہ بات زبان پر لائین کہ اب اسکو اوس حالت سے باز رہنے کی آرزو کرنا جسمین وہ اون پاک خوشیون کو پاسکتی ہے کہ جسکا مزہ اوسکی روح اسوقت چکھتی ہوئی معلوم دیتی ہے دوستی اور مہربانی کا کام نہین ہے۔

بارہوان باب

علی الصباح جب چمیلی اوٹھی تو اوسکا دل ایسا ہلکا تھا کہ کبھی نہوا تھا پہلے اوٹھتے ہی اوسنے یہہ دعا مانگی کہ یا جناب باری تو کہ وہی محبت اور دانائی ہے جو کبھی خطا نہین کرتی سب کام مین اپنے بندون کی رہنمائی کرتا ہے مجھے یہہ طاقت بخش کہ اپنے سارے ترددات اور خوف تیرے ہاتھ مین چھوڑ دون مجیب الدعا نے اوس کی دعا قبول کی۔

کھانے کے وقت جب وہ مہتاب اور موتی کے شامل ہوئی تو دیکھا کہ موتی کا چہرہ بہت بھاری اور اداس ہے مہتاب کا دھیان اونھین کے چہرے کی طرف ہی چمیلی نے پوچھا کہ مزاج تو آپکا اچھا ہے موتی نے اس ڈھب اپنا چہرہ پھیرا کہ چمیلی کو یقین ہوگیا کوئی بات ایسی ہوئی ہے جسکو یہہ چھپانا چاہتے ہین کلیجہ اوسکا دھڑکنے لگا آخر مہتاب بولی کہ اے صاحب آپ مجھسے

کیون چھپاتے ہین کیا ہوا ہے تبلا دیجئے مجھسے کوئی بات نہ چھپایئے کیا کوئی شخص بیمار ہو گیا ہے ـ

موتی نے مہتاب کا ہاتھہ پکڑ لیا اور کہا ذرہ ادھر آیئے دلکو تسکین رکھیے موتی مہتاب کو کمرے سے باہر لیگئے پہلے تو چمیلی نے سوچا کہ شاید یہہ کچہ بات مہتاب سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہین لیکن پھر گلاب کی طرف سے دھڑکا پیدا ہوا غرض وہ بھی جلد جلد اونکے پیچھے چلی آئی دروازے کے نزدیک آکر موتی نے مہتاب کے کان مین کچھہ بات کہی لیکن پھر چمیلی کو دیکھکر اوسے وہان سے ہٹا دیا ـ

چمیلی نے جبراً اپنے دلکو تھام کر کہا کہ دوستو مین سمجھہ گئی کیا ماجرا ہے مجھسے کہنے مین خوف نہ کھاؤ ــــ مین مستعد ہون ــــ یا بار خدا مجپر رحم کر ــــ کہو مہتاب کیا حال ہے ــــ بولو ــــ

مہتاب نہین عزیز چمیلی تم خاطر جمع رکھو مین سارا حال کہہ دیتی ہون ـ

چمیلی میری خاطر جمع ہے آپ جلد کہیے وہ بات کیا ہے آپ بولتین کیون نہین خاموشی کی کیا وجہ ہے ـ

مہتاب یہہ خط تھو کا آیا ہے آپ اسکو پڑھہ لیجیے ـ

چمیلی تھو کا یا اللہ مجھے بخش مجپر رحم کر! کیا گلاب کو لکھنے کی بھی طاقت نہین میرا ہاتھہ کانپتا ہے ــــ مجھے کچھہ بھی نہین سوجھتا اے مہتاب تمھین اس خط کو جلد پڑھہ کر سنا دو ـ

مہتاب نے خط پڑھنا شروع کیا مضمون اوسکا یہہ تھا۔

میرے دل کو اس بات کے لکھنے مین کمال درد ہوتا ہے کہ میرا پیارا دوست گلاب کل جب کٹک سے لوٹ کر آیا اور راستے مین جلد جلد چل رہا تھا کہ چمیلی سے ملنے کے لیے بنارس کو روانہ ہووے یکایک ایک مکان کی پاڑ ٹوٹ کر اوسکے اوپر گر پڑی اور ایسی ضرب شدید پہنچائی کہ کئی ہڈیان ٹوٹ گئین اور مجھے خوف ہے کہ اگر اور کچھہ نہین تو اوسکے آرام ہونے کو ایک بڑا عرصہ چاہیے اور باعث بڑی تکلیف کا ہوگا چمیلی کا خیال اوسکی بیماری کو اور بھی بڑھاوے گا۔

چمیلی مین ابھی اسی دم اوسکے پاس جاتی ہون اب ایک لحظے کی بھی دیر کرنی کیا ضرور ہے۔

مہتاب جیسی آپکی مرضی مین بھی آپ کے ہمراہ ہون۔

چمیلی ہرگز نہین تم عزیز کہان چلوگی مین تمکو ہرگز تکلیف دینی نہین چاہتی مین اکیلی ہی جاؤنگی موتی صاحب آپ مہربانی فرماکر حکم دیجیے کہ میرے جانے کی فوراً تیاری کرین۔

پھر چمیلی دوڑکر اپنے کمرے مین گئی اور دریاے خوف و غم مین ڈوبی ہوئی روبآسمان ہوکر جناب باری سے یون دعا مانگنے لگی کہ اے رحیم کریم باب ایسا نکر اوسکی جان بخش اوسے بچا اور دل ہی دل مین دعا مانگتے مانگتے کچھہ دیر

اوسمین محو ہوگئی آخر اوس کارساز مطلق کی رحمت اور شفقت پر ایک ایسا
بھروسا پیدا ہوا کہ بے اختیار آنکھون سے آنسوؤن کی دھار بہ چلی اور دل کچھہ ہلکا
ہوا لیکن جب اوسے یہہ بات یاد آئی کہ ابھی کل ہی شام کو مینے جناب باری
سے یہہ دعا مانگی تھی کہ خدا کی محبت کے پکے بھروسے کا تجربہ ہو جو سخت سے
سخت مصیبت مین بھی سہارا دیتا ہی تو یکبارگی کانپ اوٹھی اور کمال عجز و انکسار
اور صدق دل سے دعائین مانگنے لگی یہان تک کہ کسی نے آہستہ سی دروازہ
کھٹکھٹایا چمیلی نے اودھر رخ کیا شبو جی آہستہ سی دروازہ کھول کر اندر آئین
اونکے دلکو بھی اس بات کے سننے سے کمال رنج ہوا کہنے لگین کہ چمیلی مین اسوقت
تمھارے کام مین بارج ہوئی لیکن ایک بات مانگنے کو آئی ہون چمیلی نے بہت
نرمی سے پوچھا کہ شبو جی ایسی کونسی بات ہی جو آپ مجھسے مانگنا چاہتی ہین شبو جی
کے منھہ سے بات نہ نکلتی تھی چمیلی کا ہاتھہ پکڑ لیا اور کہنے لگین کہ دیکھو جو باتین
کل سنی تھین کیسا جلد اونکی امتحان کا تمھین کام پڑا۔

چمیلی اے شبو جی مجھسے نہین ہو سکتا مین گھبراتی ہون مجھسے نہین ہو سکتا
لیکن مین ہرگز باور نکرونگی۔

یہہ کہکر کانپ اوٹھی۔

شبو جی لیکن جسقدر ضرور ہے اوس سے زیادہ کیون پیش بینی کرتی ہو
مین آپ کے پاس صرف یہی بات مانگنے کے لیے آئی ہون کہ آپ مجھکو اپنے ہمراہ

چلنے کی اجازت دین —

چمپیلی کیا میرے ساتھہ چلنے کی؟ سارے عزیزون کو تکلیف دینے سے کیا حاصل ہے آپ مجکو تنہا جانے دین خدا میری نگہبانی کریگا —

شبّو جی ای عزیز چمپیلی اگر تم اپنے عزیزون کو اس بات کی اجازت نہ دوگی جو انھون نے تمھاری طرف سے اپنا تردد و تفکر گھٹانے کے لیے نکالی ہی تو تم بیشک اونکی تکلیف بڑھاؤگی مجھے یقین ہی کہ تم اپنے ہمراہ چلنے کی اجازت دوگی اور ہرگز اس بات سے انکار نہ کروگی —

چمپیلی یہہ آپکی کمال مہربانی ہی لیکن پھر اب چلنے مین دیر کرنی کیا ضرور ہی —

شبّو جی اسیدم چل دیجئے —

چمپیلی لیکن شبّو جی مین راستے مین ٹھہرونگی کہین نہین ایک لحظے بھی نہین —

شبّو جی ٹھہرنے کا کیا کام ہے خدا سے چلنے کی طاقت ملنی چاہیے —

صندل نے جھٹ پٹ چلنے کی سب تیاری کرلی اور مہتاب بھی جلدہی آگئین چمپیلی اپنی دوست بی بی مہتاب سے ہمکنار ہوتی اور رخصت مانگی —

چمپیلی ای عزیز مہتاب اپنے دوست کے حق مین دعا مانگو لواب تمھین خداکو سونپا خدا تمھین برکت دے سلام صندل گاڑی طیار ہی —

صندل طیار ہے —

شبو جی چمیلی کے ساتھہ فی الفور سوار ہوگئین گاڑی بھی ایسی تیز چلی کہ
گھوڑے ہوا سے باتین کرتے تھے چمیلی ہاتھہ بھینچ کر پکار اوٹھی کہ ہان اتبک بھی
امید ہی اور پھر بے اختیار اوسکی آنکھون سے آنسو بہنے لگے شبو جی کیطرف مخاطب
ہوکر بولی کہ بہن دیکھو مین اپنے تئین کسقدر خدا کی مرضی سے سرکش پاتی ہون
مین ہرگز تن بہ تقدیر نہین دیسکتی مین خیال مین بھی یہہ بات نہین لاسکتی۔
کچھہ دیر تو شبو جی بھی اوسکے ساتھہ روتی رہین لیکن آخر چمیلی کو تسکین
اور دلاسا دینے لگین۔
چمیلی بیشک آپکا فرمانا بہت بجا ہے اگر خدانخواستہ کوئی بات نوع
دیگر ہوئی تو یہہ بلا اور مصیبت صرف اوسکے پس ماندون کے لیے ہی ورنہ اوسکو
تو موت کی مطلق دہشت نہین وہ تو پوری خوشی کا حصول مرنے ہی کے بعد
سمجھتا ہے۔
اتنا کہکر اپنے دل کو صحراے اضطراب و تردد سے منزل قرار و تسکین
کی طرف لائی اور اپنے خاوند کے بہشت نصیب ہونے کے خیال مین پڑکر دل
ہی دل مین یہہ دعا مانگنے لگی کہ یا بار خدا اگر تیری ایسی ہی مرضی ہے تو خیر لیکن
اتنا تو کر کہ مجھے بھی اوسیکے ساتھہ اوٹھا لے۔
غرض اسیطرح دو روز گذر گئے تیسرا دن منزل مقصود پر پہنچنے کا تھا چمیلی
نے اور تو شبو جی کا سب کچھہ کہنا مانا لیکن سونے کے واسطے راستے مین ایکدم

بھی نہ ٹھہری اور اس بات کے لیے شبّو جی نے دو دن تو کچھ ایسی ہٹ
بھی نہ کی تھی لیکن تیسرے روز البتہ کہنے لگین کہ آپ چند ساعت ٹھہر کر آرام
نہ کرلوگی تو بہن تم وہان بہت تھکی ہوئی پہنچوگی اور پھر تم متحمل بہ تسکین کسی امر
کی نہو سکوگی اور نہ ۔

چمیلی ای پیاری اگر وہ ابتک زندہ ہی اور تم خیال کرتی ہو کہ مین بدون
آرام کیے کسی امر کی متحمل نہین ہوسکونگی تو خیر مضایقہ نہین مین وہان پہنچ کر کچھہ
دیر سو رہونگی اور اگر وہ کوچ کر گیا تو پھر مین کسی امر کی بھی متحمل نہین ہونا چاہتی
شبّو جی خاموش ہو رہین ۔

چمیلی شبّو جی تم مجکو برسر غلط سمجھتی ہو لیکن کچھہ دیر میرے ساتھہ اور بھی
صبر کرو مین اس بات مین خدا کی درگاہ سے بھی امید عفو کی رکھتی ہون اگر مین
اسدم یہان ٹھہرون یقین ہے کہ میری عقل بالکل جاتی رہیگی اور خبط ہو جایگا ۔

شبّو جی تب آپ ہرگز نہ ٹھہرو لیکن اپنے دل کو ذرہ سمجھائے رہو اور یقین
رکھو کہ جسقدر خدا تمھارا امتحان لیگا اوسیقدر اوس امتحان کے لیے تمکو طاقت
بھی بخشیگا توکل کا سہارا ہرگز ہاتھہ سے نہ دو ۔

چمیلی مجھے اس بات پر یقین ہے ۔
مین ہرگز توکل چھوڑنا نہین چاہتی لیکن دل میرا بحر اضطراب مین غوطہ زن ہے
اور گھبراہٹ چلی آتی ہی مہربانی فرماکر پیاری اسوقت مجھسے کچھہ بات نہ کہو ۔

شبّوجی نے اوسکا سر اپنی چھاتی سے لگا لیا ازبسکہ فکر و سفر سے تھک رہی تھی جھپکی لگ گئی شبّوجی کمال تردد کے ساتھہ اوسکے چہرے کو دیکھہ رہی تھین اوس چھوٹے سے پیارے پیارے چہرے مین آثار تردد و تفکر کے بالکل نمودار ہوآئے اوسکے گالون کا زرد ہونا اور ہونٹھونکا خشکی سے پھٹ جانا او نیند مین بھی چہرے پر کمال تردد و تفکر کے نشانونکا ہویدا ہونا شبّوجی کے نہایت تشویش کا موجب ہوا پر چارہ کیا تھا اوسیطرح اوسکے سر کو اپنی چھاتی پر لیے رہین یہان تک کہ گاڑی کلکتہ کے شہر مین پہنچی اور پختہ سڑک کی کھڑکھڑاہٹ سے چمبیلی چونک پڑی۔

چمبیلی کہان آئے۔

شبّوجی قریب اپنی منزل مقصود کے پہنچے۔

چمبیلی الحمد للہ والمنت۔

شبّوجی خاموش رہین چمبیلی دل ہی دل مین خدا سے دعا مانگنے لگی بازار اور راستونکا کچھہ انتہا نہ تھا ہر طرف آدمیون اور گاڑیونکا ہجوم دکھلائی دیتا تھا

چمبیلی یہی کلکتہ ہی؟ کیسا اوداس معلوم ہوتا ہی کیا ہی بڑا شہر ہے درد و غم بھی اوسکے اندر کتنا ہی ہوگا ابھی تک سوبھا بازار نہین آیا۔

شبّوجی ابھی وہ یہان سے دو میل ہے۔

چمبیلی خاموش رہی گاڑی اڑی جاتی تھی تھوڑے سے عرصے مین وہ

سوار بھی جسے آگے دوڑا دیا تھا لوٹ کر آملا اور بڑی خوشی سے بول اٹھا کہ آج
تو ہمارے آقا کی طبیعت کچھہ رو باصلاح ہے شبو جی نے شکرانہ ادا کیا چمیلی پہلے تو
نکلے ایک غش سا کھا گئی لیکن آخر شبو جی کا ہاتھہ پکڑ کر کہنے لگی کہ اللہ تعالی نے
مجھپر بڑا کرم کیا ای پیاری شبو جی میری بدی اور سرکشی پر خیال نہ کر کے اوس نے
میری دعائیں قبول کین۔

گاڑی کھڑی ہوئی نتھو ان دونون کو اُتارنے کے لیے دروازہ کے
باہر نکل آئے۔

نتھو آج گلاب کی طبیعت کو فرصت ہی چمیلی نے بکمال اشتیاق سے
پوچھا کہ اب کچھہ خطرہ تو باقی نہین رہا۔

نتھو خاموش رہے چمیلی سست پڑ گئی۔

چمیلی اے صاحب جو ہو سچ تبلادو۔

نتھو یقین ہی کہ بی بی چمیلی اب آپ کے پہنچنے سے اونکو جلد شفا حاصل
ہو جاوگی آپکا سوچ جو اونکو رہا کرتا تھا اس باعث سے بڑا خیال تھا کہ مبادا آپ
نہ آجاتے اور تپ کا اسوقت مین آنا نہایت مضر ہے۔

چمیلی لیکن اونکو ابتک ہمارے پہنچنے کی کچھہ خبر نہین کیا اونھین کچھہ ہم
لوگون کے آنے کا بھروسا تھا اب یہ کہو کہ مین اونکے پاس کب چلون۔

نتھو اونکو ابھی کئی دن تک تمھارے پہنچنے کا بھروسا نتھا جراح اونکو

تمھاری ملاقات کے لیے تیار کر رہا ہے مین جا کر دیکھتا ہون۔

شبّو جی تو کمال محبت کے ساتھ چمیلی سے ہمکنار ہو کر اپنے ایک عزیز کے مکان کی طرف سوار ہو گئین اور چمیلی کمال اشتیاق سے تھو کی معاودت کا انتظار کھینچ رہی تھی آخر وہ جراح کو لیے ہوئے وہان آئے۔

چمیلی گلاب اب مجھسے ملاقات کر سکینگے یا ابھی اور کچھ دیر ہی۔

جراح حرکت اور جوش تو کسی طرح کا بھی ہو اسوقت مین گلاب کے دل کو مضر ہو گا لیکن وہ سکون و آرام بھی جو اسوقت اونکے واسطے درکار ہے آپ سے زیادہ اور کسی سے اونکو حاصل نہو گا اگر آپ کی مرضی ہو تو مین اونکے کمرے تک آپکے ہمراہ رہون تھو آگے بڑھجا ئینگے اور جب گلاب کو آپ کی آنے کی خبر دیچکینگے مین وہان آپکو چھوڑ کر تھو کے ساتھ باہر چلا آؤنگا۔

چمیلی نے یہہ بات قبول کی اور اپنے دل کے جوش کو ضبط کر کے تھو کے پیچھے پیچھے گلاب کے کمرے مین گئی خاموش کھڑی رہی مارے خوف کے دم بھی نہ لیتی تھی گلاب کی مسہری کا پردا گرا ہوا اور مکان اندھیرا تھا سُن سان ہو رہا تھا اور اوداسی چھا رہی تھی تھو آہستہ سی مسہری کے پیچھے گئے چمیلی گلاب کی آواز سُننے کی منتظر تھی لیکن جب سُنی تو اوسکی چھاتی ایسی بھر آئی کہ سارے اعضا تھرانے لگے اور دل بھی اسقدر دھڑکنے لگا کہ دم لینا مشکل پڑگیا گلاب کی آواز بہت دھیمی اور صاف تھی لیکن کلام اوسکی زبان سے بدقت نکلتے تھے۔

گلاب — نتھو شفیق رفیق

نتھو — مین ابھی صرف اسی بات کے دیکھنے کو آیا کہ چمیلی کے آپہنچنے کی خبر سنکر آپ کے دل پر کسطرح کا اثر ہوا۔

گلاب — ای نتھو مین دیکھتا ہون کہ میرا دل ابتک زندگانی کی ہوس رکھتا ہی جب مجھی چمیلی کا خیال آتا ہی اور اوسکی محبت کی اس نئی دلیل پر دھیان جاتا ہے موت سے طبیعت رکتی ہی۔

اس بات کے کہنے مین اوسکی آواز بالکل بدل گئی جراح بھی آگیا۔

جراح — آپ چمیلی سے ملنے کے واسطے تیار ہین آپ مجھسے ہمیشہ سچ کہلانے کی آرزو رکھتی ہین مین پھر بھی آپ کو بخوبی جتائے دیتا ہون کہ آپکی شفا کا مدار صرف اسی بات پر ہی کہ کسی طرح کا جوش دل مین نہ آنے دیجیے۔

گلاب — مین جسطرح پر آپ جو بات کہینگے اوسیطرح پر اوسے عمل مین لاؤنگا لیکن جناب میری شفا کا مدار اللہ تعالی کی مرضی پر منحصر ہے۔

چمیلی — (اپنے دل) پیارا گلاب

نتھو — ای دوست ہم چاہتے ہین کہ تمکو چمیلی سے ملنے کے لیے طیار کرین۔

گلاب — بہت بہتر مین تیار ہون لیکن چمیلی ابھی کیونکر پہنچ سکتی ہی اتنا جلد وہ کسڈھب یہان آجایگی۔

نتھو — وہ آگئی۔

گلاب — یا پروردگار رحیم ہم دونون کو اپنا سہارا دے۔

چمیلی نے بھی جو مثل عاج سفید اور بے خون مگر سکون و قرار کے ساتھ نزدیک آگئی تھی یہی دعا مانگی۔

جراح اور نتھو وہان سے باہر نکل گئے چلتے وقت پھر بھی چمیلی کے کان مین اتنا کہتے گئے کہ دیکھنا ایسی کوئی بات نہ کرنا جس سے دل مین جوش آئے جب چمیلی گلاب کے سامنے آئی۔

گلاب — اے میری چمیلی تمنے بڑی مہربانی کی تم بہت جلد آئین۔

چمیلی ایک بھی لفظ منھہ سے نہ نکال سکی نہ گلاب کے چہرے کی طرف آنکھہ اٹھا سکی لیکن گلاب نے جو دست بوسی کے لیے ہاتھہ بڑھایا پکڑکر اپنی پیشانی پر رکھا اور بہتیرا چاہا کہ آنسوؤن کو روکے پر وہ کب رُک سکتی تھی

گلاب — ای جان جان ای لخت جگر ای مہربان چمیلی مین کس زبان سے تمھارا شکرانہ ادا کرون۔

چمیلی — ای گلاب اسوقت محبت اور مہربانی کے کوئی کلام زبان سے نہ نکالیے خواہ مخواہ دلمین جوش آویگا اسوقت اور سب بات بھول جائیے میرے تئین صرف اپنی دایہ تصور کیجیے۔

گلاب — لیکن پیاری تمنے قطع منازل مین اسقدر شتابی کیون کی

تمھارے ساتھ کون آیا ہے تمھین آنے کسنے دیا کیا راہ مین کہین بھی نہین ٹھہرین
چمبیلی نے گلاب کی باتون کا جواب دینے کو جو آنکھہ اُٹھائی تو اُسکے چہرے
کا وہ تبدل دیکھتے ہی منھہ سے آواز جاتی رہی گلاب مسکرایا اور بولا کہ چمبیلی تم اپنے
دل مین کسی طرح کا خوف نہ لاؤ خون کے نکلنے ہی سے مین اسقدر زیادہ بیمار
دکھلائی دینے لگتا ہون اے پیاری صرف یہی بات ہے ورنہ تکلیف مجھی کچھہ
بہت نہین ہے چمبیلی رو پڑی اور آنسوؤن کے چھپانے کو منھہ پھیرا گلاب نے
اوسکا ہاتھہ پکڑ لیا اور کہا کہ پیاری چمبیلی جو کچھہ کہ پیش آوے اوسے برداشت کرنیکی
ہمت رکھنی چاہیے ہم لوگون کو زمانہ استقبال کیطرف بھی ہر آینہ نگاہ رکھنی چاہیے
اپنے دل کے ساتھہ اوسکی حالت دبانے کو کیون ناحق لڑ رہی ہو۔
چمبیلی نے جو دیکھا کہ گلاب کو بولنے مین کمال تکلیف ہوتی ہی نہایت دردکی
آواز سے پکار اُٹھی کہ ای گلاب تم کیون اپنے اوپر ضعف طاری کرتے ہو میری
عرض قبول کر کے کچھہ دیر آرام کرو مین تمھارے پاس بیٹھی ہون۔
گلاب نہین چمبیلی تمکو آرام کرنا چاہیے مجھے تمکو اپنے پاس سے ہٹانا پڑا یہہ
تمھارے چہرے کی سستی میرے دل کو گھائل کیے ڈالتی ہی مجھے تم اب تھوڑی کے
پاس چھوڑ جاؤ جب تم ذرہ آرام کر لوگی اور میرے پاس پھر آؤگی تو مجھے تمھارے
ساتھہ بہت سی باتین کرنی ہین اور اون سب کو ابھی کہ طاقت باقی ہی مین تمسے
کہہ دینا واجب سمجھتا ہون۔

چمیلی یہہ سنتے ہی چونک پڑی۔

گلاب پیاری تمسے مین کچھہ بھی حال نہین چھپاؤنگا خطرہ ابتک باقی ہی
کچھہ ہڈیان تو بیٹھہ گئین لیکن ابھی ایک علاج اور ہونا باقی ہی اوسکے بغیر صحت
کی ہرگز امید نہین ذرہ طاقت آنے سے وہ علاج عمل مین آئیگا شاید کل ہوجاے
اب یہہ کون جانتا ہی کہ وہ علاج راست ہی پڑیگا مبادا بگڑ جاے اسواسطے
مین چاہتا ہون کہ جب ذرہ آرام کرلین تو جو کچھہ مجھے تمسے کہنا ہی کہدون اب
ہم دونون کو لازم ہی کہ آپس کی خاطر سے کچھہ کچھہ آرام کرلین اس بات کے
کہنے سے خود گلاب کے دل پر بھی اثر ہوا اور چمیلی تو بیقابو ہوگئی لخطے ایک تو
اوسکے ہاتھہ سے چپٹتی رہی پھر آخر جھپٹ کر باہر نکل آئی اور غش کھاکر بیہوش ہوگئی
جب ہوش مین آئی تو اپنے تئین پلنگ پر پایا اور دیکھا کہ صندل متامل
پاس بیٹھی ہوئی ہے۔

چمیلی تو بھی صندل جاکر ذرہ آرام کر مجھے یہان اکیلی رہنے دی۔

جب چمیلی اکیلی ہوئی پھر گلاب کا چہرہ آنکھون کے آگے گھومنے لگا وہ بیماری
کی ضعیفی اور وہ درد و کم طاقتی سے جو ہل نہ سکتا تھا اوس حالت مین چہرے پر
بہشت والون کے سارے آثار اس ڈھب دکھلائی دینے لگے کہ آخر چمیلی غم
واندوہ کی مغلوب ہوکر رو پڑی اور بے اختیار دل مین یہی بات آگئی کہ اب
اسکو آرام نہین ہوگا اور جب یہہ خیال آیا کہ نہ معلوم ابھی اور بھی کسقدر اسکو

تکلیف اُٹھانی پڑیگی خوف سا کھا کر خاموش رہگئی بجز دعا مانگنے کے اور کسی
بات مین بھی کچھ امید یا پناہ یا قرار نہ پایا رضاے ربانی پر توکل اور اپنی سب
ہواے نفسانی پر غالب ہونیکی طاقت عطا ہونے اور اِس بات کی کہ چاہیے
جو کچھہ پیش آئے رنج و تردد کی عوض وہ گلاب کے آرام کا موجب اور سہارا ہووے
درگاہ کبریا سے بصد نیاز اور صدق دل سے دعا مانگنے لگی دعا کے مانگتے ہی
اوسکا دل بڑھا اور خیال مین عظمت سمائی اون چیزون کے سامنے جو باقی رہینگی
یہہ دنیا کی ناپایدار چیزین اوسکی نظرون مین ایسی ہیچ و پوچ و بے حقیقت معلوم
ہونے لگین کہ خود اوسے تعجب سا معلوم پڑا اوسکے دل مین اس بات کی آرزو
پیدا ہوئی کہ آپ بھی گلاب کے ساتھہ اوٹھہ جائے لیکن ساتھی خیال گذرا
کہ آیا تیرے پاس اِس سفر کا سامان بھی تیار ہے یا نہین اور اِس بات کی یاد
آتے ہی صرف ایک اپنے ہمجنس مخلوق کی محبت سے اوسنے مرنے پر کمر
باندھی یکبارگی تھرا اوٹھی فوراً جبین نیاز جناب باری مین گھس کر دعا مانگنے
لگی کہ یا پروردگار رحیم تو میرے دل کو اِس ہواے دنیاوی سے مخلصی
بخش اور اسطور پر اپنی طرف رجوع کردے کہ جسمین تیری محبت سب سے
بڑھکر دل مین جگہہ پاوے اور اوسی دم اوسکے دل مین گویا کسی نے یہہ
سرگوشی کی کہ اِس بات کا ذریعہ ہر آئینہ گلاب کا مرنا ہوگا۔
آخر بہت سی تضرع و زاری و تکسیر نفس کے بعد یہی بات اوسکی زبان دلسے

نکلی کہ جو کچھہ تیری مرضی ہے وہی ہونے دے اور پھر اوسیوقت سے اوسکے
دل کو یک گونہ تسکین اور قرار اور توکل حاصل ہوا اور جلد ہی آرام مین آگئی۔
دوسرے روز صبح جب اوسکی آنکھہ کھلی فوراً پلنگ سے اوٹھی اور خدا سے
توفیق ملنے کی کمال عجز و نیاز سے دعا مانگ کر اپنے کمرے سے باہر نکلی اور آہستہ
سے گلاب کے کمرے کا دروازہ کھولا چمیلی کے جاتے ہی نوکر باہر نکل گئے گلاب
کی پھر آنکھہ لگ گئی تھی چمیلی کھڑی کھڑی اوسکا منھہ دیکھا کی اس خوف سے کہ مبادا
وہ جاگ اوٹھے نہ ہل سکتی تھی نہ دم لینے کی جرات کرتی تھی اپنے مالک سے لو لگائے
اوسی پر توکل کیے ہوئے تھی۔
آخر گلاب کو نیند مین بے چینی ہوئی اور آثار درد کے لظلے ایک اوسکی پیشانی
پر نمودار ہوئے چمیلی جھک کر دیکھنے لگی لیکن وہ وہین رفع ہوگئے اور چہرے پر
بہشت والون کیطرح نشان حلم اور ملایمت کے ظاہر ہو آئے مگر جلد ہی اوسکو
پھر بے چینی ہوئی اور کروٹ لینے مین آنکھہ بھی کھل گئی چمیلی کو دیکھتے ہی چونک
پڑا اور پیشانی پر بشاشی آگئی۔
چمیلی گلاب تمھین اسوقت بے چینی معلوم ہوتی ہے۔
گلاب نہین پیاری چمیلی اسوقت مجھے سوائے خوشی کے اور کچھہ نہین معلوم
ہوتا پیاری تمنے بھی کچھہ آرام کیا۔
چمیلی البتہ لیکن اب گلاب مین تمھاری بیمارداری مین حاضر رہونگی اور

سواے تمھاری صحت و شفا کے ہم دونون سے کسیکو بھی اور کچھہ خیال دل مین نہ لانا چاہیے اب اسوقت تمھارے واسطے یہی دوا ہے کہ کچھہ دیر اور سو رہو صرف درد کے باعث تمھاری آنکھہ کھل گئی ہے چمیلی اوسکے تکیے درست کر رہی تھی اور وہ اوداسی سے بھری ہوئی خوشی کے ساتھہ اوسکا چہرہ دیکھہ رہا تھا۔

گلاب ای پیاری بیمار دار تمھارے آنے سے کیا ہی آرام اور قرار میرے دلکو حاصل ہوا ہے۔

چمیلی ای گلاب تمکو کیا وہ بات یاد نہین کہ کسیطرح اسوقت دل مین جوش نہ لانا چاہیے۔

گلاب بیشک چمیلی مجھے وہ بات یاد ہی لیکن عمل اوسپر اوسیقدر رہوگا جسقدر ممکن ہے جو ہو جب تک کہ مجھمین طاقت ہی اپنے دل کی باتین تمسے ضرور کہونگا۔

چمیلی جو کچھہ تمھارے دل مین ہو ایکہی بات مین کہڈالو۔

گلاب بہت اچھا ایسا ہی کرونگا ابتک بھی مجھے بھروسا ہی کہ اچھا ہو جاونگا لیکن شاید اگر اچھا نہوا تو تمھارا حافظ اس دینا مین سواے تمھاری دانائی و ہوشیاری کے اور مین کسیکو نہین دیکھتا یہہ خیال ایسا ہی کہ اوسکا برداشت ہونا مجھسے مشکل ہے مگر اس مین بھی مین اپنی غلطی دیکھتا ہون مین تمکو اوس قادر مطلق کی حفاظت مین چھوڑتا ہون کہ جسپر تم بھی امید ہے بھروسا رکھتی ہو۔

چمیلی ای پیارے اس بات کا تم ہرگز خوف نہ کھاؤ ہم دونون کبھی جدا

نہونگے مجھے کوئی حافظ نہین چاہیئے خدا میری دعا قبول کریگا اوس وجود کی واسطے
کہ جو مین ایک روز بھی گوارا نہ کرسکونگی کیون مجھے آمادہ کرتے ہو ای پیاری مجھی صاف
معلوم پڑتا ہے کہ ہم دونون جدا نہونگے۔

یہہ بات چمبلی نے ایک ایسی اوداسی کے ساتھہ کہی کہ گلاب بے اختیار
ہوا چاہتا تھا مگر پھر اوسنے اپنے تئین سمبھالا اور کہنے لگا کہ خیر اس بات کی بوین
تمھارے ساتھہ تکرار نہین کرتا لیکن شاید تمھارا یہہ گمان غلط ٹھہرے تو اوس
حالت مین تمھین اپنے پیارے کے دم واپسین کی آرزو اور باتون کی یاد سے
ایک طرح کی خوشی گو اوسمین اوداسی بھری ہو حاصل ہوگی چمبلی سے آنسو
نہ رک سکے اونکے چھپانے کو گردن نیچی کرلی گلاب چمبلی اور بی بی مونگا اور
لڑکیین اور سکھہ پورے کے آدمیون کی بہ نسبت جو جو کچھہ اپنے دل مین رکھتا تھا
بیان کرتا رہا۔

گلاب اگرچہ اپنے منصوبون کو تمھین سمجھانے کے لیے کاغذ پر لکھنے کی
مجھے طاقت نہ ملی لیکن ضرورت کے موافق مجھے یقین ہے کہ تمکو میرے کاغذون
سے سارا حال دریافت ہو جایگا جسقدر اختیار کہ بہ نسبت ان آدمیونکے ہم دونون
کو جناب باری سے عطا ہوا تھا اب چمبلی تمھارے ہاتھہ مین رہیگا اب یہہ سب
تمھارا ہی تمھارے اختیار مین بہتیری باتین ہین بہتیری نیکیان ہین پیاری میرے
اس قول کو یاد رکھنا ای جان ای عزیز از جان چمبلی ابھی ایک بات اور بھی تمسے کہنی ہے وہ

وہ ضرور کہنی چاہیئے وہ یہہ ہی کہ خدا صنم اور تمثال کبھی گوارا نہ کریگا اس بات
مین میرا دل اوسکے سامنے گنہگار ہی ہملوگون کو آپسکی محبت سے اوسکے ساتھہ
زیادہ محبت رکھنا سیکھنا چاہیے یہہ سبق چاہے جیسا درد انگیز کیون نہو۔
بس پیاری جو کچھہ مجھے کہنا منظور تھا کہہ چکا صرف اتنا کہنا رہگیا ہی کہ میری
روح کو صلح کامل حاصل ہی آیندہ کا کچھہ بھی خوف نہین جبکہ موت دور معلوم
ہوتی تھی اوسوقت جن عقیدون پر مین اعتقاد رکھتا تھا اب اسوقت کہ خدا کی سامنے
جانے کا وقت نزدیک معلوم ہوتا ہی وہ عقیدی میرے سہارے کیواسطے بالکل کافی ہین میرا
اعتقاد اور بھی زیادہ ہوتا ہی صرف ایکصورت کی لیے میرا دل اب بھی اس دنیا مین کچھہ دن
رہنی کی واسطے چاہتا لیکن اگر وہ صورت ایک بھی اون فرائض سی جو اوسکے حقمین واجب
ہین میرے دل سی بھلاتی اسمین کچھہ شک نہین کہ مین اوسصورت کی ساتھہ بھی ملول
اور اندوہگین رہتا مینے بارہا یہہ دعا مانگی ہی کہ ہم دونون کی محبت والفت اس
انداز سے رہے کہ ہم دونون جیین اور اوسکی چاکری بجالائین لیکن مین اپنی آرزو
اوسکی رضامندی پر چھوڑتا ہون اور اوسیکی رضا سے راضی ہون ہان اتنا البتہ
کہہ سکتا ہون کہ ای خداے رحیم تو ہم دونون کو جدا نکر ہم دونون کو عقبیٰ مین
بھی نیا وجود ساتھہ ہی بخشش یا یہہ کہ ہم دونون کو اپنی پوری محبت عطا کر اور اسی
دنیا مین ہم لوگون کی زندگی سے اپنی عظمت بڑھا لیکن مین ہرگز نہین جانتا کہ
ان مین کونسی بات بہتر ہے اور کونسی بات وہ ہم لوگون کو اپنے لائق

پاک کرنے کے واسطے ضرور سمجھتا ہے۔

اتنا کہکر گلاب خاموش ہوا ضعف شدت سے طاری ہوگیا تھا چمبیلی نے مطلق سر نہ اُٹھایا گلاب کے آخری کلام نے اوسکے دلکو خالق کی طرف رجوع کردیا تھا صدق دل سے اپنے اور گلاب دونون کے لیے دعائین مانگتی تھی کہتی یا پروردگار رحیم ہم دونون کو اپنی رضا پر راضی اور شاکر رکھہ اور کبھی کہتی کہ یا رحیم کریم مجھے اوس واقعہ کی جسکا وقوع مین آنا تو مناسب سمجھے پر گناہ دہشت کے مغلوب کرنے کی توفیق بخش اور جو کچھہ نازل ہوا اوسے مہر پدری ماننے کو آمادہ رکھہ۔

چمبیلی کے دل مین اوسوقت نہایت پریشانی تھی اور منہہ سے بے اختیار آواز آہ بھرنے کی نکل آئی گلاب نے کچھہ دیر تو اوسے اوسی حالت مین رہنے دیا لیکن آخر آہستہ سے اوسکے سر پر ہاتھہ رکھکر کہنے لگا (آواز گلاب کی اٹک اٹک کر نکلتی تھی)

گلاب — اے عزیز چمبیلی اگر بالضرور ہم دونو کو جدا بھی ہونا پڑے تو اُس جدائی کی عمر بہت تھوڑی ہے اوس وصال دوامی کی بقا کو خیال کرو کہ جو آخر ہم دونون کو نصیب ہوگا بقا کے سامنے یہہ زمانہ کچھہ بھی حقیقت نہین رکھتا اے عزیز چمبیلی اوس حالت کی تیاری مین تم بدل مصروف ہو اپنے معلم آسمانی کے سامنے اپنا دل کھولو وہی تمھارے دل کو اپنی مرضی مطابق درست کریگا وہی

تمھارے دل کی ساری خواہشین اور محبتین اپنی طرف رجوع کریگا اور تب تم اس دنیا مین بھی یہہ بات کہہ سکوگی کہ ہمکو جسقدر دکھہ ہوا وہ ہمارے ہی بھلے کے واسطے تھا اور جب ہم دونون دوسری دنیا مین ملاقی ہونگے ای چمیلی میری خوشی کا اوسوقت کیا حد و حساب ہی کیسی حقیقی وہ دنیا اسدم مجھے دکھلائی دیتی ہی -

چمیلی گلاب کا ہاتھہ اپنے ہاتھہ مین پکڑکر کمال آرزومندی سے کہنے لگی کاش مین ایسا ہی کرسکتی جیسا تم چاہتے ہو کاش مین اپنے تئین بالکل خدا ہی کی مرضی پر چھوڑ سکتی -

گلاب اي پیاری وہ تمھاری اس آرزو پر لحاظ کریگا اب تم ذرہ میری روح کی بھی بیمارداری کرو مجھہ مین پڑھنے کی طاقت مطلق نہین اتبک تو تمھو پڑھہ کر مجھے سناتے تھے لیکن اب پیاری مجھے تمھارا بھروسا ہی -

چمیلی لیکن گلاب تم تھک گئے ہو ذرہ آرام کرلو -

گلاب بہت بہتر اب پیاری جو تم علاج تبلاوگی وہی مین کرونگا -

چمیلی گلاب کے پاس بیٹھہ گئی گلاب خاموش تھا مگر نگاہ اوسکی چمیلی پر تھی چمیلی اوسکے چہرے کے آثار دیکھہ رہی تھی کہ جسمین دل کو تخفیف رہے جب گلاب کو سننے کی طاقت ہوئی تو چمیلی کتاب کے وہ سب مقامات جو انسان کے خیال کو موت اور دنیا کی ناپایدار چیزون سے گذر کر آگے کو لیجاتے ہین پڑھکر سنانے لگی چمیلی کے دلکو بھی اونکے پڑھنے سے تسکین اور قرار اور توکل کی زیادتی ہوئی

تیرہوان باب

غرض اسی طور سے وہ دن گذشت ہوا شام کو جراح نے آنیکا وعدہ کیا
تھا چمیلی اوسکی منتظر تھی اور دمبدم اوسکے قدم کی آہٹ لیتی تھی آخر وہ جراح
اپنے وقت موعودہ پر آکر حاضر ہوا چمیلی وہان سے اُٹھکر باہر نکل آئی جراح نے
گلاب کے زخم دھوئے پٹی بدلی جب جراح باہر نکلا چمیلی اوسے ایک گوشہ مین
لے گئی اور بہت منت کرکے پوچھنے لگی کہ جو کچھ حال ہو مجھے سچ سچ بتلا دو۔

جراح آج گلاب کی تپ کو تخفیف ہی کل مین ہڈی بٹھلاؤنگا گلاب کا عجب
مزاج اور عجب طبیعت ہی درد برداشت کرنے کے لیے تو ایسا استقلال مینے
آج تک کسی بیمار مین نہین دیکھا اگر مین کبھی پوچھتا ہون کہ آپ کو درد تو نہین ہوتا
تو وہ مسکراتے ہین اور فرماتے ہین کہ ای میان جراح معالج حقیقی میرا اور ہی ہے
وہ تمسے زیادہ حکمت رکھتا ہی اور ممکن نہین کہ کبھی خطا کرے ای چمیلی وہ ہمیشہ مجھے
اسیطرح مہربانی کے ساتھ جواب دیتا ہی۔

چمیلی کی آنکھین بھر آئین۔

چمیلی لیکن کیون میان جراح کیا ہڈی بٹھلانے مین کچھ خطرہ ہوا کرتا ہی
جراح ہڈی بٹھلانے مین استقدر خطرہ نہین ہی کہ جیسا اوسکے پیچھے ہوا کرتا ہے
لیکن گلاب خود ہم لوگون کو ہمارا کام سکھلاتے ہین وہ فرماتے ہین کہ ہم لوگون کو

وہی کام کرنے چاہیین جو مناسب معلوم ہون پیچھے جو کچھہ کہ اونسے نتیجہ نکلے وہ خدا کے بھروسے پر چھوڑنا چاہیے آیندہ کی ساری باتین خدا کی حکمت کاملہ نے ہم لوگون سے چھپا رکھی ہین حال مین جو کچھہ کام کرنا چاہیے یہہ صاف ہی۔

چمیلی — آپ سچ فرماتے ہین آپ نے میری بات کا جواب ندیا خیر شاید اِس وقت یہی مناسب ہی۔

جرّاح — اب آپ اور گلاب دونو آج رات بھر خوب آرام فرمائین اور اوس محنت کے واسطے جو درپیش ہی آمادہ ہورہین پرسون کے روز گلاب کے واسطے چپ چاپ آرام سے سورہنا ضرور ہوگا ہرگز کسیطرح کی ہل چل ہونے پائے اور آپکو بی بی صاحب بڑی خبرداری سے اوسکی بیمارداری کرنی پڑیگی۔

چمیلی نے زیادہ اس بات مین کچھہ سوچ بچار نہ کیا وہان سے گلاب کے کمرے کیطرف چلی جرّاح نے اگرچہ اوسے بالکل نا امید تو نہ کردیا تھا تاہم اوسکی شک آمیز گفتگو سے چمیلی کے دل پر ایک ملال سا پیدا ہوا جو کچھہ کہ جرّاح نے کہا تھا اوس سے ہرگز وہ آیندہ کا کچھہ خیال نہ کرسکتی تھی اور جو کرنا بھی چاہتی تھی تو دل بیٹھا جاتا تھا۔

گلاب کی وہ بیمار آنکھین چمیلی کو دیکھتے ہی خوشی سے روشن ہوگئین نتھو اوسوقت اوسکے پاس بیٹھے تھے چمیلی کو دیکھتے ہی اوٹھہ کھڑے ہوئے۔

چمیلی — اجی صاحب آپ کیون اوٹھتے ہین آپ اس جگہہ رہیے اگر میرے

آنے سے گلاب کے دوست اسطور پر اوسے چھوڑ چھوڑ کر اوٹھنے لگینگے تو پھر گلاب
کو میرا یہان آنا بہت شاق گذریگا۔

گلاب پیاری آج رات بھر تمھو ہی میرے پاس رہینگے تم میری اس بات
سے برا نہ مانو اگر مین تمھین اپنی بیمار داری مین دیکھونگا کہ تھک کر ماندی ہوئی جاتی
ہو تو پھر تم کیا یہہ ممکن سمجھتی ہو کہ مین تندرست ہو جاونگا دیکھو میرے اتنے دوست مجھپر
مہربانی فرماتے ہین اور میرے پاس رہنا چاہتے ہین کہ میری بیمار داری بھی ہوجائیگی
اور کسیکو تھکاوٹ اور ماندگی بھی نہ آئیگی۔

چمیلی گھنٹے ایک تک مضطرب سی خاموش اوسکے پاس بیٹھی رہی مگر پھر جب
گلاب نے بہت باصرار کہا تب اوسنے تمھو اور اوسکے ملازمونکی خبرداری مین چھوڑکر
وہان سے اوٹھی اور یہہ کہہ گئی کہ خیر پیارے آج تو مین تمھارا کہنا مانتی ہون لیکن
پھر کبھی مجھے اسطرح پر جدا ہونے کا حکم نہ دینا چمیلی اپنے کمرے مین آئی اور
اس ارادہ سے کہ اگر بن پڑے تو کچھہ دیر آرام کرے جسمین دوسرے روز کام
کرنیکی خوب طاقت رہے چاہا کہ فکر و تردد کے سب خیالون کو اپنے دل سے باہر
نکالے اور آنکھہ بند کرکے سو رہے کچھہ دیر تک تو یہہ کوشش اوسکی بیفائدہ رہی
لیکن آخر تھکاوٹ کے باعث نیند نے اوسکے اضطراب طبیعت پر غلبہ کیا اور خواب
مین اگئی کیا دیکھتی ہے کہ سکھہ پورے مین ہی گلاب بھی اوسی جگہہ ہے شروع
بہار ہی اور ہر طرف گلزار کھل رہا ہی آنکھہ جو کھلی یاد آیا کہ تو کہان اور سکھہ پورا

کہان موسم بہار کہان اور یہہ رنج وتیمار بیمارداری کا کہان دل گھبرا گیا پلنگ سے اوتر پڑی کھڑکی کھول کر جو باہر نگاہ کی سکھہ پورے کے گلزار کے بدل کلکتہ کے مکانات دکھلائی دیے ہنوز کچھہ رات باقی تھی لیکن اوسنے فرائض مذہبی ادا کیے اور بعد از دعا و مناجات گلاب کے کمرے کی طرف چلی سنسان مین اوسوقت بالکل سن سنان تھا دروازہ کمرے کا آدھا کھلا ہوا تھا چنبیلی آہستہ آہستہ دبے پاؤن نزدیک گئی تھو گلاب کے پاس بیٹھے تھے بیٹھہ اونکی چنبیلی کیطرف تھی کچھہ فاصلہ پر ایک لنیٹین جل رہی تھی اوسیکی چمک سے کتاب پڑھہ رہے تھے جب کتاب کا ورق آہستہ سی لوٹتی تو نظر بھر گلاب کو دیکھتے پھر پڑھنا شروع کرتے گلاب تب تک نیند مین تھا چنبیلی نے دعا مانگی کہ یا جناب باری تو گلاب کو آرام بخش اور برکت دے پھر دروازے سے باہر نکل آئی اور پاس ہی بیٹھہ گئی خدا سے دعا مانگتی تھی اور گلاب کی بیداری کا انتظار کھینچ رہی تھی گلاب آرام سے سوتا رہا چنبیلی کی دعا قبول ہوئی چنبیلی کی روح کو پاک تسکین اور قرار معلوم ہوا اور روبآسمان ہوکر شکرانہ ادا کرنے لگی جون جون وہ جناب کبریا مین اپنی پیشانی گھستی تھی اوسکے دل کو سبکی اور صلح حاصل ہوتی تھی اور اوسکی طرف جو تمام نیکی اور تمام پاکی اور تمام خوشیون کا منبع اور مصدر ہے میلان طبیعت اور محبت زیادہ بڑھتی تھی آخر چنبیلی کو گلاب کی آواز سنائی دی فی الفور اٹھکر اوسکی پاس گئی اور کمال الفت سے پوچھنے لگی کہ کہو اسوقت طبیعت کیسی ہے نیند

کیسی آئی تھی گلاب کا جواب اوس نے اپنی امید سے زیادہ پایا اور گلاب
کے چہرے سے بھی فرحت اور تازگی جو نیند آجانے کے باعث حاصل ہوئی
تھی ظاہر تھی اور اوسکی نگاہون سے دل کی حالت تسکین و قرار اور بلند ہمتی
ہویدا تھی —

گلاب — ای دوست تھو جب تک کہ جناب باری مین ہم لوگون کیطرف
سے شکر و سپاس ادا نکرلو میرے پاس سے نہ اٹھو تھو فی الفور روبآسمان
ہوئی چمیلی بھی اوسی طور کھڑی ہوگئی تھو نے بہت موثر زبان مین شکر و سپاس
ادا کیا پھر اٹھکر بچون کی طرح الفت کے ساتھہ گلاب سے رخصت مانگی اور
کہنے لگے کہ گلاب آج تو دن بھر تم مجھے اپنے پاس رہنے کی اجازت دو —

گلاب — جیسی تمھاری مرضی لیکن اتنا دلمین یقین رکھو کہ مجھے دنیاوی مدد
مطلق درکار نہین چمیلی تھو کا مطلب سمجھہ گئی اور جب وہ چلے گئے تو اس بات سے
نہایت خوش ہوئی کہ اوس روز وہ گلاب کے پاس دن بھر حاضر رہینگے —

گلاب — ای چمیلی مجھے اس بات سے صرف رنج حاصل ہوتا ہے لیکن مین
جانتا ہون کہ اگر مین اونکی جگہہ پر ہوتا تو میرے بھی دل کا وہی حال ہوتا اسواسطے
مینے کچھہ عذر نہ کیا لیکن مجھے بخوبی یقین ہے کہ وہ میری تکلیف کے خیال سے حال انکہ
مجھے اوسقدر تکلیف نہوگی مجھسے زیادہ تکلیف اوٹھائینگے اس دنیا مین ہماری
محبت صادق کا یہی نتیجہ ہے پر چمیلی وہ بھی وقت آتا ہی کہ جب ہم لوگ ایک دوسرے

کو پیار کرینگے اور تکلیف اور تجاوز اور تبدل کی کچھہ دہشت نہ ہیگی۔

چمیلی بیشک پیارے لیکن اس خود غرضی کو کیا کرون کہ ہم مین سے صرف ایک کے لیے اوس خوش زمانے کا نزدیک ہونا میرے دلکو نہین بہاتا اگر دونون کے واسطے ہوتا تو مجھے بھی موجب کمال خوشنودی کا تھا۔

گلاب تم کیا خوش ہوتین کیا تمھین کسی بات کی دہشت نہین ہی کیا تمھین آیندہ کی بہ نسبت کچھہ شبہہ نہین ہے۔

چمیلی کیا مجھے خوف اور شبہہ ہونا چاہیے گلاب سچ بتلادو کیا تمھاری سمجھہ مین مین صرف خیال خام پکاتی ہون کیا تمھاری سمجھہ مین میری امید محض بےبنیاد ہے۔

گلاب پیاری مجھے امید ہی کہ تمھاری امید بےبنیاد نہین اور مجھے بھروسا ہے کہ تمنے اوس کا سہارا لیا ہی جو روح کے واسطے صرف ایکہی بنیاد ہے موت کی طیاری کے واسطے پیاری اپنے مالک خداتعالی سے ہم لوگون کو ایسی دلی محبت رکھنی چاہیے کہ اگر وہ ہم لوگون کو زندہ رکھے تو اس زندگی کی واسطے بھی وہ محبت سب سی بہتر کارآمد ہو۔

گلاب کی چہرے پر تھکاوٹ بہت معلوم ہونے لگی ناچار چمیلی کے بہت کہنے سے گھنٹے ایک سو گیا چمیلی خاموش پلنگ کے پاس بیٹھی رہی اسی عرصے مین کسی شخص کے قدم کی آہٹ ملی وہ جراح تھا چمیلی اوسکی صورت

دیکھتے ہی زرد ہوگئی اور غش مین آگئی۔

گلاب آپ جناب آج تو کچھہ سویرے تشریف لائے۔

جرّاح نہین اپنے معمولی وقت پر آیا ہون۔

گلاب ہان تو آج چمیلی دن بہت جلد چڑھہ آیا

جرّاح نے نبض دیکھی۔

گلاب کیسے نبض آپکی مرضی مطابق ہے۔

جرّاح خوب مین اپنے بھائیون کو بھی بلالون

گلاب جب چاہیے۔

جرّاح اوٹھہ کر باہر گیا۔

گلاب نے چمیلی کے گال کہ اوسوقت بالکل زرد ہوگئے تھے چومے

اور کہا کہ پیاری اب اسوقت تم یہان سے ہٹ جاؤ۔

چمیلی ای گلاب کیا مین کچھہ بھی کام نکر سکونگی یہان سے ہٹ ہی جانا پڑیگا

گلاب ای پیاری تم میرے حق مین دعا دو اوس سے ہم دونون کو سہارا ملیگا۔

چمیلی کو جراح کے قدمون کی پھر آہٹ ملی کمال بیتابی کی حالت مین گلاب کے ہاتھہ کو اپنے لبون پر لگایا اور جون ہی جراح کو کمرے مین آتے دیکھا اوٹھکر دوسرے کمرے مین چلی گئی چلتے وقت تھوڑے دیکھنے کو مڑکر نگاہ کی

وہ اوسی جگہہ موجود تھے اور اونکے چہرے سے سکون و قرار اسقدر پایا گیا کہ چمیلی کے
دلکو اور بھی زیادہ اعتماد ہوا۔

گلاب — ای عزیز تھو نزدیک آو اور اپنے سینہ پر میرا سر رکھو۔

تھو نے گلاب کا سر اپنی چھاتی پر رکھہ لیا اور جراح اپنے اوزار نکال کر چیرپھاڑ
کرنے کو مستعد ہوگئے چمیلی بمشکل تمام اپنے کمرے تک پہنچی جاتے ہی غش کھا کر مردہ
سی زمین پر گر پڑی اور بہت دیر تک اوسیطرح بیہوش پڑی رہی آخر جب کچھہ
حواس درست ہوئے اور دم آیا تو آنکھہ کھولی دیکھتی کیا ہی کہ بیچاری صندل اوسکے
پاس کھڑی ہی اور آثار نہایت تفکر کے اوسکے چہرہ سے ہویدا ہین چمیلی چونک پڑی
اور بے اختیار پکار اوٹھی کہ مین کہان ہون یہہ کیا ہوگیا پھر جو اپنا ہوش سنبھالا او
جو کچھہ کہ گذرا تھا اوسے یاد کیا تو بولی کہ ہاے ابتک یہہ جراح اپنے کام سے
فارغ نہوے بعد ازان منہہ ڈھنک کر خدا سے گلاب کے حق مین دعا مانگنے لگی آواز
اوسکے منہہ سے بمشکل تمام رک رک کر نکلتی تھی۔

چمیلی — کسقدر ان لوگون نے دیر لگائی اب مین جا کر دیکھتی ہون۔

یہہ کہکر چمیلی وہان سے اٹھی اور آہستہ آہستہ گلاب کے کمرے مین
گئی جراح چلے گئے تھے ایک حکیم کو چھوڑ گئے تھے تھو وہان موجود تھے گلاب کی
مسہری کے پردے بالکل پڑے ہوے تھے چمیلی کے جاتے ہی حکیم نے اوسے
اشارہ کیا کہ خبردار بولنا نہین چمیلی گلاب کی مسہری کے پاس بیٹھہ گئی حکیم و تھو

بھی کچھہ دیر تک بے حس و حرکت بیٹھے رہے چمیلی اپنے کان مسہری کی طرف دیے ہوئے تھی لیکن آواز گلاب کے تنفس تک کی بھی نہ سنی تھوڑے سے عرصے مین حکیم مسہری کے نزدیک آیا اور آہستہ سی اوسکے پردون کو ہٹایا چمیلی نے گلاب کو جو بجد سست اور سفید دیکھا سکتے کے سے عالم مین آگئی گلاب کی جب چمیلی پر نظر پڑی تو اوسی نقاہت کی حالت مین مسکرایا حکیم نے کچھہ دوا اوسکے منھہ مین دی اوسنے بمشکل تمام اوسے نگلا اور پھر لحظے ایک چمیلی کیطرف دیکھا اور اسطرح پر ہونٹھون کو ہلایا کہ گویا کچھہ کہنا چاہتا تھا مگر بات زبان سے کچھہ بھی نہ نکلی اور آنکھین اوسکی بند ہوگئین چمیلی نے جو اوسکی یہہ نوبت دیکھی چہرے کا رنگ فق ہوگیا کلیجہ کانپنے لگا حکیم کی نگاہ گھڑی پر تھی تھوڑی ہی تھوری دیر بعد گلاب کو مقویات پلایا جاتا تھا۔

حکیم سارا دن اوسی جگہہ حاضر رہا لیکن آخر جب رات بہت گئی تو گلاب کو چمیلی کے سپرد کیا چمیلی نے ہر ایک بات دوا دارو کی حکیم سے شرح وار پوچھہ لی تھی کوئی بھی نکتہ باقی نچھوڑا تھا اور طریقہ بھی اوسکے علاج کا بخوبی دل لگا کر دیکھہ لیا تھا۔

جب دوا پلانے کا وقت آیا اور چمیلی نے پیالا گلاب کے منھہ سے لگایا اوسنے مسکرا دیا اور خوشی کے اثر سے کوئی لحظہ ایک اوسکی آنکھون مین تاب سی آگئی آہستہ سے کہنے لگا کہ مجکو کچھہ تکلیف نہین ہے چمیلی نے زیادہ بولنے سے اپنے تئین روکا اور

صرف اتنا ہی کمال آہستگی سے کہکر خاموش ہو رہی کہ شکر خدا کا۔
حکیم اوس سے گفتگو کرنے کو باصرار منع کر گیا تھا گلاب جب چمیلی اوسکے
نزدیک جاتی چاہتا تھا کہ کچھ بولے لیکن وہ نہ آپ بولتی نہ اوسے بولنے دیتی۔
غرض کئی روز تک گلاب اسی حالت ضعف و نقاہت مین پڑا رہا حکیم
چمیلی کے تفحص و استفسار کا جواب برابر ٹالتا رہا یہانتک کہ چمیلی معلوم کر گئی
کہ گلاب کی طبیعت رو باصلاح نہین لاتی اور حکیم اور تیمار دونون ریاے یاس و
ہراس مین غوطہ زن ہین ناچار اس شب و روز کے ششش و پنج اور محنت سی چمیلی کا
دل بھی ٹوٹنے لگا ایک روز شام کے وقت چمیلی گلاب کی پاس بیٹھی ہوئی تھی اور
وہ خواب مین تھا ابتک تو اوسکی نیند تھوڑی ہی تھوڑی دیر مین اوچٹ جاتی تھی
لیکن اوس روز کئی گھنٹے تک وہ بآرام تمام سوتا رہا چمیلی غیر معمولی بات دیکھکر بہت
ہراسان ہوئی اور اوسی پر سر جھکائی کھڑی رہی چہرے پر گلاب کے سکون و قرار
کے آثار نمودار تھے بلکہ ایک طرحکی مسکراہٹ نمایان تھی اور تنفس بھی اوسکا بہت
درست تھا اگرچہ چمیلی کو نبض کی خوب اٹکل تھی پر اوسکا ہیاؤ نہ پڑا کہ اوسکی نبض دیکھے
اور اوسے چھیڑے اتنا البتہ قرینہ سے دریافت کر گئی کہ نبض بھی اور روزون کی نسبت
بہت درست ہو وہ جو اکثر یہہ بات سنتی رہی تھی کہ مرنے کے قبل بیمار کو ذرہ سی دیر
کے لیے طاقت آجاتی ہے اور اوسکے آثار درست دکھلائی دیتے ہین وہ خیال
اسدم موجب کمال تشویش کا ہوا جھک جھک کر اوسکے چہرے کو دیکھتی اور سہم

یہی خیال کرتی تھی کہ بس اب جو دم باہر نکلا ہے بھتیر بچا ئیگا جس قدر چمیلی کا بدن محنت سی تھک گیا تھا اوسیقدر دل بھی اوسکا شب و روز کے تردد و تفکر سی سست پڑ گیا تھا گلاب اوسیطرح کئی گھنٹے تک آرام سے گہری نیند مین سوتا رہا اور جب اوسکی آنکھ کھلی تو اودھر سے حکیم بھی آپہنچا حکیم نے گلاب کی نبض ہاتھ مین لی اور چمیلی حکیم کا چہرہ دیکھنے لگی حکیم کے چہرہ پر نبض دیکھتے ہی خوشی چھا گئی۔

حکیم لو اتبو نبض بدلی اب مہربان آپ کو جبراً اس دنیا مین رہنا پڑا۔

چمیلی گویا شادی مرگ ہوئی بیہوش ہو کر قریب تھا کہ گر پڑے حکیم نے تھام گلاب کی آنکھوں سے اچپل اوسے کرسی پر بٹھایا آنکھون سے آنسوؤن کی دھار جاری تھی جب چھاتی ذرہ ہلکی ہوئی تو اوٹھ کر پھر گلاب کے پاس گئی دیکھا کہ وہ منہہ پھیرے ہوے خیال مین ڈوبا ہوا ہے اور آنکھین آسمان کیطرف اوٹھائی ہے جب گلاب سے چمیلی کو دیکھا دست بوسی کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

گلاب پیاری کیسا ہی تمنے میری بیمارداری کی ہے حکیم صاحب آپ نے انکو کیونکر اسقدر محنت اوٹھانے دی وہ ہمیشہ یہی کہتی تھین کہ آپ کا اسی ڈھب حکم ہے اگر مین کچھ بات کہتا نہ سنتین نہ اوسکا جواب دیتین۔

حکیم اب چمیلی جسقدر آپ فرما دینگے باتین کرینگی اور آرام بھی جتنا آپ چاہینگے لینگی اب میری دانست مین آپ کے پاس اسقدر شب و روز حاضر رہنے کا کام نہین پڑیگا

حکیم تو یہہ کہکر رخصت ہوا

گلاب پیاری دیکھو تو تمھارا چہرہ کیسا سفید ہوگیا ہی اور تمھارے بدن مین کسقدر نقاہت آگئی ہی پیاری کیون میرے دلکو ستاتی ہو جاؤ جاکر کچھہ دیر آرام کرو اب مین تمکو یہان ایک لحظہ بھی نہین بیٹھنے دونگا —

چمیلی لیکن گلاب میری دانست مین تم غمگین معلوم ہوتے ہو تمھین اس دنیا مین رہنے کا رنج ہوا تم پیارے میری خاطر سے ہو مجھے رہنما اور اصلاح کار چاہیے خدا نے میری دعا قبول کی —

گلاب نہین چمیلی بلکہ ماجرا برعکس ہی حکیم کی بات سنکر مجکو کمال خوشی ہوئی مینے اپنے تئین اس بات کی ترغیب دی تھی کہ مین فی الواقع موت کا خواہان ہون اور بیماری سے شفا پانے کی آرزو نہین رکھتا اور مین صرف راضی برضا نہین ہون بلکہ اس دنیا کی ساری چیزون کی بہ نسبت اور ای عزیز چمیلی خود تمھاری بہ نسبت بھی اون عظمت و شوکت کی امیدون کو جو دین دار دوسری دنیا مین رکھتی ہین مینے ترجیح دی لیکن جب مجھی معلوم ہوا کہ اب میرے بدن مین پھر طاقت آنی لگی تو تعلقات دنیاوی نے مجکو پھر اپنے جال مین پھنسانا شروع کیا ای جان عزیز اگر مجھے یہہ معلوم ہوتا کہ دینداری بغیر یہہ دنیا محض ناچیز ہے تو بیشک مجھی اپنے سچے دیندار ہونے مین بڑا شک ہوتا —

چمیلی ای پیارے گلاب جب خدا تمھین عنایت کرتا ہی تو اس زندگی سے

ناز و نعمت کی قدر کرنا کچھہ بیجا نہین ہی ایک مرتبہ تمنے مجھکو لکھے تھا کہ جب مین تمکو اونکی قدر حد سے زیادہ کرتے دیکھون تو متنبہ کر دیا کرون مین حتے الامکان اس بات کو یاد رکھون گی لیکن میرے خیال مین تو اگر تم اونسے نفرت اور نا امیدی کی ساتھہ اپنا رخ پھیرتے تو یہہ بات بھی بیجا ہوتی پیارے تم مرنے کے واسطے ہر طرح سے مستعد تھی اب تم زندگی بھی اسطرح پر بسر کر سکو گے جسمین خدا کی اس دنیا مین عظمت بڑھے تمکو اس بات کی جد و جہد مین خوشی حاصل ہوگی اور مین تو جہان تک میرا مقدور ہوگا اوسکی عظمت کے بڑھانے کی تمھاری ہر ایک آرزو مین مددگار رہنے سے کسقدر خوش ہون گی اوسکا کچھہ بیان ہی نہین ہو سکتا۔

چودھوان باب

کئی دن تک چنبیلی اپنا سارا وقت گلاب کے کام مین لاتی رہی کبھی کتاب پڑھکر سناتی کبھی گاتی بجاتی کبھی اپنی بھولی بھندلی باتون سے اوسکا دل بہلاتی اور ہر روز اوسکا من بھانے کے لیے ایک نیا اختراع اور ایجاد نکالتی گلاب اگرچہ اتبک ضعف و نقاہت کے باعث اپنے کمرے سے باہر نہ نکل سکتا اور ہنوز بھی چوٹ کے باعث چلنے مین لنگڑاتا تھا تاہم روز بروز رو بشفا لاتا جاتا تھا دن دونا رات چوگنا تھا چنبیلی مارے خوشی کے پھولون نہ سماتی تھی چہرے پر بھی تازگی اور رونق سی آگئی اور قدم بھی ہلکے اوٹھنے لگے وہ نازکی بھری ہوئی خوش ادا اینیا

اور جوانی کی اٹھکیلیان پھر ویسی کی ویسی ہوگئین۔

چنبیلی پیارے اب حکیم نے اجازت دیدی ہو اگر تمھارا دل چاہے تو ایک ایک دو دو دوستون سے بھی ملاقات کیا کرو تمھاری ملاقات کے واسطے اسقدر آدمی آرزو رکھتے ہین کہ اگر دو دو آدمی کی بھی ہر روز ملاقات کیا کروگے تو کم سے کم ایک مہینا لگیگا۔

گلاب مسکرایا اور حکیم کی اس اجازت سے کچھہ خوش نہ دکھلائی دیا۔

گلاب ای چنبیلی مجھے ڈر لگتا ہی کہ شاید مجھے اسقدر شفا حاصل ہونے کا افسوس کرنا پڑے وہ سب دوست چاہے جسقدر مہربان کیون نہون لیکن تمھاری مانند بیماردار کب ہوسکتے ہین۔

چنبیلی اور کیا جب وہ آئینگے تو تم مجھے باہر نکال دوگے۔

گلاب کیا تم خود نکل جانا نچاہو گی کیا کرون میری خودغرضی نہین مانتی ورنہ مین خود چاہتا کہ تم اس بیمارخانے سے جو تمھارے باعث مجھے سب جگھون سے زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے بھاگ جاؤ لیکن چنبیلی اب رات زیادہ جاتی ہے اور۔

چنبیلی اور کیا تمھارا ارادہ ہے کہ مین پڑھکر سناؤن کیا کوئی بھی چیز کبھی پیارے تمھارے دل سے فرائض و واجبات مذہبی کو بھلا نہین سکتی۔

گلاب نے مسکرا کر کہا کہ چنبیلی کیا تم چاہتی ہو کہ مین تمھارے سامنے

اپنے دل کی باتین ظاہر کرون —

چمیلی ہان ایک دفعہ تو مجھے اس بات کی آرزو ہے —

گلاب بہت اچھا سنو جب مجھے اسطرح کا فرض اکثر اسواسطے نہین فراموش ہوتا کہ وہ وقت معہود آپہنچتا ہے اور یاد دلا دیتا ہے تاہم کبھی کبھی مین ادائے فرض سے قاصر رہا ہون اور شاید اب بھی ایسی کم فرصتی کے درمیان مین اوس سے قاصر رہتا لیکن احسان نہ ماننا اور شکر سپاس نہ ادا کرنا اس بات سے میرے دل مین ایک ایسا درد والم اور افسوس پیدا ہوتا ہے کہ مین کچھہ بیان نہین کر سکتا ہان اگر مین اپنے سارے جنگ وجدل کا حال جو مدت تک ایمان وتجربص اور امید وبیم اور خوشی وغم کے درمیان ہوتے رہے ہین اور جنکے باعث میرے اس سفر کی یہہ تھوڑی سی راہ طی ہوئی ہے تمھین کہہ سناؤن تو البتہ ممکن ہے —

چمیلی بس گلاب اب زیادہ نہ سناؤ رات بہت گئی اور دل بھی اسوقت نہایت گھبرایا ہوا ہے —

گلاب ای پیاری تم اپنے دل کو جانچنے مین اور اوسسے اوسکے مالک حقیقی کیطرف رجوع کرنے مین ہرگز دیر نکرو اگر ہمارے یہہ سب ناز ونعمت ہمارے اور اوس مالک حقیقی کے درمیان فرق ڈالینگے تو یاد رکھو کہ آخر انجام اونکا رنج اور مصیبت ہوگا —

گلاب نے کتاب مین ایک ایسا مقام چمیلی کے پڑھنے کو نکال دیا کہ اوسنے اوسیدم اوسکے دل سے پریشانی دور کردی چمیلی کی آنکھون سے بے اختیار آنسو جاری ہوئے پھر گلاب نے اوسکے ساتھہ اس قرینہ سے گفتگو کی کہ چمیلی کو اپنے دل کی حالت بالکل ٹھیک ٹھیک بیان کردینی پڑی اس گفتگو کے درمیان وہ زیادہ واقفیت اور تجربہ کے باعث کمال مہربانی اور محبت کے ساتھہ بہت سی صلاحین دیتا رہا یہانتک کہ چمیلی کو معلوم پڑا کہ گلاب کی یہہ باتین اوسکی عاقبت کے سدھارنے کو اسقدر ازدیاد محبت کا باعث ہوئین کہ ویسی کبھی اور کوئی بات نہوئی تھی گلاب بھی اس بات مین چمیلی کے واسطے حد سے زیادہ دلدہی اور شفقت کرتا تھا۔

کئی روز تک شام بعد گلاب دیوانخانے مین اپنے دوستون کے ساتھہ ملاقات کرتا رہا اور حسب الاجازت حکیم کے باہر بھی سوار ہوا کیا آخر کلکتہ سے کوچ کرنے کی سب تیاری ہوگئی چمیلی سکھہ پورے کی طرف مراجعت کرنے سے نہایت خوش تھی لیکن سچ پوچھو تو اوسکو گلاب کے ساتھہ سبھی جگہہ خوشی حاصل تھی جون جون گلاب کی بدن مین زور آتا جاتا تھا اوسکی طاقت گفتگو بھی بڑھتی جاتی تھی اور اگرچہ وہ ہمیشہ اپنی کلام کی باگ ایسے مضامین کی طرف موڑتا کہ جنکو لوگ عموماً بزم ومجلس کے انبساط کا موجب نہین سمجھتے تاہم وہ گویا اپنے سارے ہم جلیسون کی جان تھا۔

ایک روز اسیطرح بعد شام کے جب وہ اپنے ہم جولی دوستون کے

ساتھہ بیٹھا ہوا تھا یون کہنے لگا کہ سنو جو بات خدا کے سامنے ہم لوگون کو کرنی یا کہنی
یا سوچنی ناروا او رنا واجب ہی اوسے کرنا کہنا اور سوچنا ہی کیون چاہیے شرع
مین ایسا کوئی حکم نہین ہی کہ جو ہم لوگون کو بیگناہ دل لگیون سے منع کرتا ہو بلکہ
مجھے اب تعجب ہوتا ہے کہ بیدین کیونکر کسی کا دل منبسط اور منفرح رہ سکتا ہی مجھے تو
گفتگو مین جب تک کوئی ایسا تذکرہ نہ آئے کہ جس سے ہم لوگون کو اپنے خالق پروردگار
کے حضور مین ہونا یاد پڑجائے ہرگز چین نہین پڑتا ہاے وہ لوگ بھی کیا ہی بھولے
ہوئے ہین کہ جو دینداری وتقوی کو موجب اوداسی کا سمجھتے ہین اس سے زیادہ
دینداری کی خاصیت سے کیا ناواقفیت ہوگی۔

آخر کلکتہ سے چلنے کا وقت آن پہنچا۔

چمیلی کیا ہی اچھا آج شام کا وقت ہی کیا ہی دلکو بھاتا ہی۔

جب شہر سے باہر نکل گئے اور ہر طرف پہاڑ کے پھول اور سبزہ زار دکھلائی
دینے لگے اور ادھر آفتاب کا کمال آب وتاب سے غروب ہوتا دکھلائی دیا او
ادھر مندی مندی ٹھنڈھی خوشبو سے بھری ہوئی ہوا آنے لگی چمیلی کے دلپر کہ مدت
تک شہر کے اندر بیمار خانے مین رہی تھی بڑا ہی اثر ہوا۔

چمیلی وہ بھی کیسے آدمی ہین جنکا شہر مین دل لگتا ہی ہم لوگون کے دل کی
تو شہر مین جاتے ہی آدھی خوشی جاتی رہتی ہی۔

غرض شفق پھولی ہوئی تھی شام کی بہار دیکھتے ہوا کھاتے دونون آدمی

چلے جاتے تھے کہ اسی عرصے مین چاند بھی اوگ آیا چاندنی کے کھلنے سے کیفیت
دوبالا ہوگئی ہر طرف صلح چھا رہی تھی گلاب خاموش تھا چمیلی نے اوسے چھیڑنا
مناسب نہ سمجھا لیکن خیال چمیلی آسیکا باندھ رہی تھی کبھی اپنے دل مین سوچتی کہ
اب مین گلاب کو اون لوگون کے درمیان جو دل سے اوسکے ساتھ محبت رکھتی
ہین اوس حالت مین کہ وہ اپنی ساری عمر اوس پاک پروردگار کی چاکری مین جو
اوسے سب سی زیادہ پیارا ہی صرف کریگا خوشیان مناتے ہوئے دیکھونگی اور مین
بھی اونمین شریک ہونگی کبھی سکھ پورے اور اونکی فضا اور بہار اور چمن اور روشونکا
تصور باندھتی کبھی وہ اپنے دل مین یون بچارتی کہ اب پھر گلاب وہان میرے ساتھ
ہوگا اور ہم دونون اپنے سب بھاری بھاری منصوبے پورے کرنے مین اور باہم
خوشیان حاصل کرنے مین مصروف ہونگے کبھی یاد کرتی کہ بی بی مونکا گلاب کے
پہنچنے کی خبر سنکر کسقدر خوش ہونگی کبھی لڑکیون کا گلاب کے گلے سے لپٹنا اور
گلاب کی بغل مین فرائض مذہبی ادا کرنے کے لیے اپنا کھڑا ہونا آنکھون کے سامنے
گھومتا اسی عرصے مین گلاب نے ایک آہ بھری ۔

چمیلی پیارے آہ کیون بھرتے ہو یہہ تو ایسی پر فضا اور بہار کی جگہہ ہی کہ
جس سے صرف صلح اور خوشی ہی دلکو حاصل ہونی چاہیے ۔

گلاب تم اپنے دل کا حال تبلاؤ میرا دل تو اتنے دنون تک بیمار رہنے
اور خدا کی عنایت سے جان بچ جانے اور اب اس چاندنی کی رونق او کیفیت

کے دیکھنے سے اسقدر اداس ہوا جاتا ہی کہ مین ہرگز بیان نہین کرسکتا تھا ارا
دل چمیلی اسوقت کہان ہے۔

چمیلی سکھ پورے مین

یہہ کہکر چمیلی نے اس لطافت کے ساتھہ سکھہ پورے مین گلاب کی پہنچنے پر
جو باتین ہونیوالی تھین اونکا ڈول دکھلایا کہ رفتہ رفتہ گلاب کے دل سے وہ داغ اونکی
بالکل رفع ہوگئی اور جب منزل پر پہنچے حسب معمول اوسکے چہرے پر بشاشی آگئی
روز بروز سکھہ پورہ نزدیک ہوتا جاتا تھا اور آخر ایک روز وہ چمیلی کے سب
خیالات سچے ہوگئے یعنے سکھہ پورے مین آن پہنچی اوسدم وہان کی فضا چمیلی کو
اوس سے بھی دوچند خوش معلوم ہوئی کہ جو سابق مین ہوتی تھی اور بی بی مونگا
کی خوشی اوس سے بھی وہ چند تھی کہ جو چمیلی نے خیال کی تھی۔

بی بی مونگا نے دونون کو چھاتی سے لگایا لڑکیان بھی آکر گلاب کی
گردن سے لپٹ گیئن۔

چمیلی۔ تم بیوفا چھوکریو جب گلاب کو دیکھتی ہو مجھے بھول جاتی ہو۔
اور یہہ کہکر اونھین پیار کرنے لگی وہ اسکے بھی گلے سے لپٹ گیئن اور
پیاری پیاری ممانی چمیلی پکارنے لگین۔

چمیلی کے خیالات اوسوقت اور بھی ظہور مین آگئے کہ جب وہ گلاب کے
ساتھہ اپنے سارے کنبے کے درمیان جناب باری مین شکرانہ ادا کرنے کہو کھڑی

ہوئی اور سب کے واسطے اوس رحمت و برکت کی دعا مانگی کہ جو اون لوگون
کو اس زندگی کے فرائض ادا کرنے کے لائق بنانے کو اور بہشت مین مکان
لازوال کی پاک خوشیان حاصل کرنے کے لیے اونکی ارواح از سر نو بدلنے
کو ضرور ہے فقط

تمام شد